

کتابخانه تصنیف سید کاظم علی آبادی دکن

۱۸۷۴

نمبر دست

تاریخ رجسٹر

نام کتاب

فصل کتاب

نمبر کتاب

فیوض الحریین ترجمہ سعادت کونین

سفرنا

۰۹

فِي الطَّبْعِ بِحَمْدِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

بن عبد الرحیم الدہلوی جامعہ اللہ تعالیٰ
 بدفعہ و تفسیر اہل حق من اعظم نعم اللہ تعالیٰ
 علیہ و تفسیر محمد بنہ و زیارۃ علیہ افضل صلوات
 و سلام سینہ ثالث و ربین والی تلمذہا من الشیخ
 الثانی عشر و اعظم من ہذا النعمۃ بکثیرا
 جعل الخیر الشہوق و المعرفۃ لاجل الجہد و الشہدۃ
 و زیارۃ زیارۃ مبصرۃ لازیرۃ عمیاء قتلہ نعمة
 اعظم عندی من حسیم النعمۃ فایضی الخیر
 اسر رتک المشاہدۃ لکما علیہ ربی تبارک و تعالیٰ
 و لکما استقلنا فی روحانیۃ بیننا علیہ اللہ و سیم
 تبارک و تعالیٰ و تبصرۃ لای غیب الا انی غیبہ انی غیبہ
 لبعض ما وجب علی من شکرہا و سمیت الیہ
 بقیۃ ضاحک من حسنہ اللہ و نعمہ الی الکیل و
 لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
تلك المشاہد انی زایت فی المنام
 جا غفیل من اهل اللہ شہدۃ من اهل الادکار الیہا
 داشت قد ظہرت علی قلوبی بہد الانوار و علی
 وجہ ہم النضار و الجلال و ہم لا یعتقدون
 وحدۃ الوجود و شہدۃ من یعتقدون وحدۃ
 الوجود و یشتغلون بامرہ من الفکر فی سیرا
 الوجودی ظہرت علی قلوبی بہد بخالۃ و فیہا فی
 جنب الحق القاطع تبدیہا العالم غیبی فاوالنفس
 خصوص صفا و علی وجہ ہم سئل و فیہا فی
 الفرقان قال اهل الادکار و الاوار و الاتوار
 اهل الادکار و الجلال علیہا نفعنا ہذا طریقۃ منکم

بن محمد الرحیم الدہلوی کی خدا تعالیٰ و نور پرستی اور الٰہی
 اور رحمت کرے کہ جو کہ اندک انسان سے یہ بڑی نعمت عبادت
 ہوئی کہ یہی توفیق دی حج بیت المقدیارت رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کی مشاہدہ جو ایک بڑا کیسہ و مشکلیں میں ہے
 یہ اور بڑی نعمت ملی کہ میرا حج مشاہدہ کے ساتھ ہوا اور رحمت
 نے حجاب اور نامعلومی کے ساتھ اور زیارت بھی زیارت
 انکھون والون کی زیارت اندھون کی ہی سو یہ میری نزدیک
 سب نعمتوں سے بہت بڑی نعمت ہے میں نے جاہا کہ میں کو
 ان مشاہدہ کے ہمدرد جیسے مجھے اللہ نے معلوم کر کے ہیں
 جیسے مجھے فائدے پہنچے ہیں روحانیہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اسلئے کہ یہ میرے لیئے یادگار رہے
 اور میرے بھائیوں کے واسطے بصیرت ہو اس سے
 امید ہے کہ کچھ شکر ادا ہو جائے اور اس سال کا نام میں نے
فیوض الحرمین رکھا کافی ہے اللہ ہو اور اچھا
 کا رہا ہو ہمارا بڑائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اسی ہو
 اول مشاہدوں سے مشاہدہ اول میںے خواب میں ایک
 جماعت کشیدہ اہل اللہ کے دیکھے ایک فرقہ اہل ذکر و یاد و شکر کا
 ان کے دلون میں نور و چہرے تروتازہ اور صاحب جمال تھے
 ان کا عقیدہ وحدت الوجود تھا اور وہم فوق وحدت الوجود
 والے جسکا شغل فکر سریان وجود میں تھا ان کے دل میں
 شہدہ مندی و محبت اس حق امر سے کہ عالم
 کے تدبیر عموما اور نفوسوں کی خصوصاً حق ہے ان کے
 چہرے سیاہ اور منہ سوکھے ہوئے و فوجتے
 ہیں اہل ذکر و ورد نے کہا کیا تلو ہمارا نور و جمال
 نظر نہیں آتا ہمارا طریقہ تم سے بہت ہدایت ہے

اور وحدت الوجود دوائے کہتے ہیں کیا سب موجودات کی
ہستی حق کی ہستی کے آگے ناپودہ ہونی امر حق واقع نہیں
ہیں وہ راز معلوم ہو جس سے تم جاہل رہے
پس کہو تو یہ فضیلت ہر جب انہیں تازیخ پڑی تو یہ کو نصف بنایا
پر میں ان دونوں فرقوں میں نصف بنا اور کہا بعض علوم
صادقہ ایسے ہیں جسے نفس مہذب ہوتا ہے
اور بعض ایسے ہیں جسے نفس تہذیب نہیں پاتا اس واسطے
کہ اللہ نے نفوس میں طرح کی استعدادیں پیدا کیں ہیں
اور علوم حقہ میں ہر نفس کا ایک مشرب ہے جب اس میں
مستغرق ہو جائے تہذیب پاتا ہے اور صبور جاتا ہے
اور جو مستغرق نہ ہو مہذب نہیں ہوتا ہے نہ اصلاح
پاتا ہے سو تہارا مسئلہ اگرچہ علوم حقہ سے ہے لیکن تم
دونوں کا یہ مشرب نہیں تہارا مشرب تو حقیقت جامہ
کی طرف متوجہ ہونا ہے موافق تضرع فرشتوں کی مولود
والافتخار اگرچہ اس مسئلہ سے جاہل رہا مگر اپنے مشرب
حق کو پہنچ گیا نفس مہذب ہو گیا اور سنو گیا اور جس کمال کے واسطے
پیدا ہوا تھا اسکو پہنچ گیا لیکن وحدت الوجود کے اگرچہ مسئلہ کو
پہنچ گئے لیکن اپنے مشرب حق کو نہ پہنچے اسلئے کہ جب انہوں نے
اپنا فکر صرف کیا سرایان وجود میں تعظیم و محبت اتمہ سے
جاتی رہی جس سے فرشتوں نے اپنے رب کو پہچانا اور وارث
ہوئے اُس کے قواعد افلاک بسبب مرثت کے
اور جو نہ وارث ہوئے اُس کے ان کے نفس مہذب
نہوئے اور نہ وہ اُس کو پہنچی جس کے لئے پیدا
ہوئے سو اُن نے وحدت الوجود والو
تمہارا وہ جزو گویا ہوا اور بولا

وَقَالَ اهل وحدة الوجود الحق ليس ان اضمحل الوجود
ملت في الحق الحق امك حق مطابق لموت
فعلنا مناسن جهلنا فلنا الفضل عليكم فلما انزل
البتشأ جبري منهم حكموني ورفعوا الى مشأ جبري
فقلت باين هو لآء وهو لآء فقلت من العلوم
الصادقة طاعة لهدب بمانفس ومنها لا يتهدب
به النفس وذلك لان الله تعالى خلق النفس
باسم خدا ذات شتمه وكل نفس مشرب من العلوم
الحقه اذا استغرقت فيه نهزت واصلت اذا
المستغرق فيه لم تهذب ولو لم يصل هذه المسئلة
وان كانت من العلوم الحقه ولكنكم جميعا ليس
هذه مشربكم وانما مشربكم انما جعل الى الحقيقة
الجامعة بحسب نفس عات املاء الاعلى اما اصحاب
الانوار فانهم واب جهلوا هذه المسئلة للكه
مخجلوا مشربكم من الحق فتهدبت نفوسهم
وصلت وبلغت ما خلقت لاجل من الكمال واما
اصحاب وحدة الوجود فانهم وان اصابوا في
المسئلة لکنهم اخطأوا مشربهم من الحق لانهم
لما سرحو افكارهم في مربي السرايان ضاع
من ابد يهم التعظيم والحمية والتناز به التي عرف
بها اللدلاء الاعلى ربحا وورثها من قوى الافلاک
بجلم الفطرق فامتلاء العالم ببعض فتهم وما
ورثوها مها فله تهذب نفوسهم ولم تبلغ
ما خلقت لاجل فانتم اربا الفالوبان بوحدة
الوجود ودر بان الوجود في العالم نطق منكم

بہذا السر جن وعلین من شأنہ العلم وادانہ
 الذی مشرب بہذا العلم فانہ من فیہ لم یسوخ
 لا یحکم بہذا السر والاجنہ اعلم فانہ فیہ کمال
 العناصیر القلیبۃ فاقدۃ لہا بلیق بہا من کمال
 انما الخیر بہذا السر من کان ذلک الخیر فیہ
 غضا طریا لہ من النشأت الماترکۃ ففہو
 ہذا المسئلۃ واخذ عنہ بہا ثقلت وھذا امر
 الاسرار الخی اختصر فی بہا حکم بہا بیدکم فی
 اختلاف فیہ والحق رب العلمین ثم انتبهت
مشہد آخر رایت ببصر روحی تلیا
 ہو شے واحد متصل فی ذاتہ ساری فی العالم
 کل کان العالیستار فوقہ وهو الداخل فیہ
 وفطنت حیث ان ہذا التدی اذ الخیر جالیہ
 العارف وابصر ببصر روحی وفیہ مقوی
 ثانیہ وارشادہ وحملہ التصرف فی الحق بالحق
 وھذا التدی لہ وجہان فواجہ علیہ وجہ الوجود
 الخارجی وھذا کان لہ من منطبع فی الواح النفوس
 یسمی بالنو والوجہ الثانی علیہ وجہ الوجود
 الدہنی وھذا ابتداء فی مع الذات وهو الوجود
 والتدی ولا جملہ یقال ان النقشبندیۃ اد
 رجت النہایۃ فی البدایۃ ومن وصل الی اللہ
 یواسعہ لہا تھل التدی لہ یعلم الاختیار
 والارادۃ وحمل نفسہ مغنی زنی بھی احاط
معنی عظمت اد رالہ الخ
 التدی الی عبادۃ باعظم التدیات ان

السر والاجنہ

معنی عظمت

جو اس علم کے لائق نہیں اور جس چیز کے لائق یہ مشرب ہے
 وہ گوشت اور سخی ہو گیا اور تم میں عناصر فلیک جو اجزا
 فاطنہ اس کمال کے ہیں بالکل نہیں اس سر کے لئے
 وہ شخص لائق ہے جس میں یہ خیریت راسخ ہو اور اسکو
 نکما کر دے ظہورات گھیر لینے والے وہ دونوں فریق
 سمجھ گئے اور یقین کر لیا پریشانی کہا اللہ نے جسکو خاص کیا
 ان اسرار سے جس میں تہا را اختلاف تھا اس میں میں نے
 منصفی کر دی احمد مد رب العالمین پھر میرے آنکھ کھل گئی
مشہد میں نے اپنی روح کی آنکھ سے تدی کو دیکھا کہ
 وہ ایک شے واحد متصل فی ذاتہ تمام عالم میں ساریت
 کی ہوئی ہے گویا عالم اس پر پردہ اور وہ بیچ میں ہے
 اس وقت میں نے جانا کہ یہ وہ تدی ہے کہ عارف جب بھی تدی
 متوجہ ہو روح کی آنکھ سے اور اس میں فنا ہو جائے تو اسکو
 ارشاد کی تاثیر قوی ہوتی ہے اور اس کا تصرف تخلت
 میں صحیح ہوتا ہے اور اس تدی کی دو تہیں ہیں ایک وجود
 خارجی کی طرف سو یہ تو ایک تون منطبع ہے لوح نفوس میں
 اس کا نام نور ہے اور دوسری جہت وجود ذہنی
 کی طرف ہے یہ ذات کے ساتھ صافی آتی ہے سو یہ
 اسم اور تدی ہے نقشبندیہ اسی لئے کہتے ہیں
 کہ ہم نے نہایت کو باریت میں درج کیا ہے جو شخص اس
 تدی کے وسیلہ سے اصل ذات ہوتا ہے نہیں جانتا
 سوا اختیار اور ارادہ کے اپنے تئیں ڈوبا ہوا
 جانتا ہے ایک دریا سے ناپید اکثار میں
معنی عظمت عظم تدیات سے حق کے
 بندوں کی طرف متدی ہونے کا ادراک اگر

فیوض الحرمین

كان بصر الروح فهو من مقامات البهائم
ان كان بصر الروح فهو ما يفتقر فيه العوام والكل
استقامت كراهة ان كان بصر الروح فهو ما يفتقر فيه
مات الكل وان كان بصر الروح فهو ما يفتقر فيه
فيه العوام **تحقيق شريف** الامان
لنفس الناطقة بصر او سمعاً ولساناً غير هذه
للمحسوسات وتتحقق ذلك ان هذا لك
لطيفنا من احاديث القويمية الالهية المتعلقة
بالبدن الى الكفة فيه مع قطع النظر عن النعمان وتولها
في معرفة الاشياء وجهان ان تفيض عليها
معرفة من مبدء الصحو وهو العلم وان تفيض
الى شيء من الاشياء وتصل به وهذا الاتصال
اذا اعتبر بالانكشاف البصر في بصر او اذا
اعتبر بالانكشاف السمع في سمع او اذا اعتبر
بالانكشاف العلم بالافادة والاستفادة ليس
كلما فتن هذا الوحي من بصر او سمع او علم
ومن هذا الوحي يلهج ويكلم من الله ومن ادوا
الا فلاك ^{بسم الله} والاملاء لا على وادواح
من **مضمون** من الصالحين و
ربما ^{كشفاً} يقولون من روية
الروح ربها الى النسمة
ومن النسمة الى جارية المص
فتبين هبة متصلة فيقول الفرح رايته في
يعيني وهو صادق فيما قال ومن هذا الباب
ما ادعاه ابن عباس رضي الله عنهما من روية

روح کی آنکھ سے ہے تو کالمون کا مقام ہے اور اگرچہ کے
علم سے ہے تو اس میں عام بھی شریک ہیں اور اسی طرح
انکے کلام میں لینا اگر روح کے کان سے ہے تو وہ مقام کالمون کا
ہے اور جو روح کے علم سے ہے تو اس میں عام بھی داخل ہیں
تحقیق شریف جاننا چاہیے کہ نفس ناطقہ کے واسطے
سوائے جوارح محسوسہ کی آنکھ اور کان اور زبان ہے ساری
تحقیق یوں ہے کہ اس جگہ، ولطیف نہیں ایک تو قیومیہ آجی جو
شخلق ہے اور اس میں حلول کئے ہوئے ہے اسمیتہ نہایت
سو معرفت اشیا میں اوس کی وجہ تین میں ایک
مہر صورت سے کوئی صورت مجر و اس پر فاضلہ
یہ تو علم ہے دوسری یہ کسی شے کا اشیا میں افادہ
اور اس سے متصل ہو جائے۔ اور یہ اتصال انکشاف
بصری اعتبار کیا جائے تو اس کو بصر کہیں گے
اور اگر انکشاف سمع اعتبار کیا جائے تو اس کا نام
سمع ہے اور اگر انکشاف العلوم بالافادہ والا استفادہ
اعتبار کریں گے تو کلام ہے سو اس جہت سے فرد اند کو دیکھتے
اور اسی سے الہام کیا جاتا ہے اور اسی سے قدرت تین
کرتا ہے اور ارواح افلاک اور فرشتوں سے اور جو
نیک لوگ گذر گئے ہوں ان کی ارواح سے ماتن لیتا ہے
اور کبھی روح جو اپنے رب کو دیکھتی ہے اس سے
نسمہ پر ایک لون نازل ہوتا ہے اور جس جس صبر
وہ لون ایک نیت متصل نجات ہے اس وقت فرد کو نکلتا ہے
کہ میں نے اپنی آنکھ سے خدا کو دیکھا اور سچ ہے اس کا کہنا
اور اسی قبیل سے ہے وہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو دیکھا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ و من هذا الباب
 کلام موسیٰ علیہ السلام و انصرفت یوماً بروح
 الشمس و رأیتها و سمعت منها فقلع عجباً لک
 من بین الناس استنضاً و امنک و استفاد و امنک
 الغلبة و الظهور علی اطوار شتی و انهم یسکرو
 علیک و یسرون و انک لا تنقر من منہم و
 تغضبین علیہم قال الیس ان تلغس حد و انہا
 جہم انفسہم شعبة من انہا جی بنفسہ فانما
 فی کل ذلک التفت الی صواعق الغلب و انما
 التفت الی حقیقة الانہا ج و انما کل ابتہا
 بنفسہ فہل یحس احد ان بعض علی کمال
 نفسہ و ینتقم من نفسہ ثم انضائی الی
 الشمس فرائیہا فیاضاً بالطبع و الجبل و کذا
 کل فک و ولیت ارجح الافلاک ملہم و فلو
 فک فی تلوی ما و ہمہا من **زیادۃ ایضاً**
 ان شئت ان تلغس حقیقة ہذا الوجدان
 و اصبر ما یبق الیک اعلیٰ ان علی النفس الناطقة
 اعینہ بہا نئی البسیط صوت قید القیومیۃ
 الجسد احد و تنزل الطبیعة الکلیۃ الی
 ہی النقطة الفعالة فی الخارج بصورة
 خاصۃ بمعلوم ای معلوم کان انما یکن
 عندنا بانہا المدار و المدار و انہا
 اما ان یکن نلشاً و کلیۃ تشمل النفس و تشمل
 جسامہا کالصواعق الانسانیۃ و الحدیثیۃ
 و الارض و الماء و سائر العنصر و القویۃ

اور اسی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام کرنا
 ایک روز میں روح آتما ہے متصل ہوا اپنے آسے دیکھا اور اسے
 سنائے کہا بڑا تعجب ہے کہ لوگ تجھے روشنی طلب
 کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں تیرا غلبہ اور ظہور طرح طرح سے
 دیکھتے ہیں بہر تیرے منکر ہیں اور تجھے مقابلہ کرتے ہیں
 اور تو نہ کسی سے انتقام لیتا ہے نہ کسی پر غضب کرتا ہے
 تو اس نے کہا کیا ان کا تکبر اور ان کے اپنے نفسوں سے
 خوشی مسرت کی خوشی کا شعبہ نہیں ہے میں ان سب
 حالتوں کی طرف کچھ التفات نہیں کرتا میں اس شادمانی
 کی حقیقت کو دیکھتا ہوں کہ یہ سب میرے ہی نفس کی
 شادمانی ہے تو پھر کیا کوئی اپنے کمال نفس پر غصہ ہو کر رہا ہے
 یا انتقام اس سے لیتا ہے بہر جب یہ امر ہو چکا
 پس میں نے اسے دیکھا کہ بالطبع فیاض ہے اور آبی طرح
 اور وادح افلاک متوافق اور ملے ہوئے ہیں اپنے علموں
 اور بہتوں میں **زیادۃ ایضاً** اگر تو چاہے اس
 وجدان کی حقیقت دریافت کرنا تو اس پر
 میں کہوں جان کہ نفس اطقہ کا علم جس سے
 مراد نوریہ ہے وہ مقید ہوتا ہے
 قیومیۃ کا ایک جسم واحد کے لئے اور تنہا
 طبیعت کلیہ کا کہ وہ ایک نقطہ فعال ہے خارج
 میں کسی معلوم خاص کی صورت میں گو کوئی معلوم
 ہو ہمارے نزدیک مدبرک اور مدبرک کا ایک ہونا ہے
 پھر اس کا اور اک یا واسطے نشاء کلیہ کے ہو کا
 نفس کو شامل ہو گا یا جسم کو شامل ہو گا جیسے وہ
 انسانیہ یا حیوانیہ یا زمینیہ اور پانی اور باقی مینا

الشمسية والقرية فاما ان يكون للشيء خاص
 قسيم لهن كذا النفس لمرأته مثل ادراك النفس
 زيد نفس عمر فان كان الاول فصفا ادراك
 النفس لتلك الحقيقة فيجوز ان ينفصل
 تلك الحقيقة الشاملة في النفس فيتبع بها
 وتنفذ عن غير هاتين نقطتين هاتين نقطتين
 ويحجب بها جميع احكام تلك الحقيقة تجليا ذوقيا
 تحقيقيا فهذا معنى قولنا ينفصل المدرك والمدرك
 في هذه الصورة وان كان الامر لثاني نصفه
 لادراك النفس لتلك الحقيقة القسمة لها ان
 تجتمع مع اني حضرة من حضرة الطبيعة الكلية
 فنضرب نفس على نفس اما من جهة التجزئة ^{لها}
 على هذه النفس والقوى المستتبعة بغيرها
 من القوى او من جهة الله القوى على غير
 اذ لا بد من هذه القوى منفردة وجميع تانها بالقوى
 بعضها في بعض اما بتكون بالغلبة والهيمنة
 ولتظهر ما ان يتجزئ نفس الى قوى موحدة فيها
 غالبية او مغلبة وهذا في الكل والقوى
 الغالبة وهذا في غيرهم وهذا نفس آخر
 فبما تلك القوى لكن ظهور احكامها هناك اقل
 واضعف من النفس الاولى فادراكات الموثق
 الموثق وثق وللوثنية وللوثنية بواسطة تلك القوى
 وانصلت هذه بهن فظهر احكام لم تكن
 وبما كانت هذه القوى فيها مستتبعة للقوى
 الاخرى بحيث يكون محلة متلاشية فيها

شمسية او قرية اور پاس کا ادراک کسی خاص شے ایسے
 کے لئے ہوگا جو اس نفس وادراک کے قسیم ہے جیسے زید کا نفس عمر
 کے نفس کو ادراک کرے پس اگر اول ہی توصف ادراک کو ہٹے
 اس حقیقت کی یہ ہے کہ تجزئ کرے طرف اس نقطہ کی کہ وہ اس حقیقت
 شامکہ فی النفس کے مقابل ہے تو باقی رہیگی اس کے ساتھ اور غالی ہوگی
 اس کے غیر سے اس وقت وہ نقطہ بنفسہا بیدار ہوگا اور اس
 حقیقت کے سب احکام روشن ہو جائینگے جلی ذوقی یعنی
 میں ہمارے قول مدرك اور مدرك کے اس صورت میں ایک
 ہو جائینگے اور اگر ہوگا اثر ثانی توصف ادراک نفس کے واسطے اس
 حقیقت قسیم ہوا کی یہ ہوگی کہ اس کے ساتھ جمع ہو کسی حضرت میں
 حضرات طبعیہ کلیہ سے تو غالب ہوگا ایک نفس دوسرے
 نفس پر اس جزر کی حیثیت سے جو اس جزر پر غالب ہے اور
 اس قوت پر جو دوسری قوتوں سے پیروی طلبیگی یا چاہت اکثر
 قوتوں کی اس شرط سے کہ یہ قوت منقطع ہو کیونکہ تاثیر ایک نفس کی
 دوسرے میں غلبہ سے ہوتی ہے اور محبت اور کہہ ان دو
 وجہوں کا یہ ہے کہ نفس میں جو ایک قوت امانت ہے
 غالب یا مغلوب اس میں کوشش کرے سو یہ کاملون
 میں ہے یا قوت غالب یہ غیر کاملون میں ہے اور
 بیان ایک اور نفس ہے جس میں یہ قوت لیکن اس کے
 احکام کا ظہور بیان بہت کم اور ضعیف ہوتا ہے
 پہلے نفس سے - پس ادراک کیا موثر کرنے موثر کو
 اور موثر نے موثر کو اس قوت کے جس سے اور یہ
 اس سے لگے تو ظاہر ہوں گے احکام جو نہ تھے اور
 کبھی یہ قوت جو اس نفس میں ہے دوسری قوتوں سے
 پیروی طلب ہوتی ہے ایسی کہ منضم انبوا ہو جاتی جو نہیں

فتن عزل عن احکامها و نارها وانما یبق
 حاکم الغالب لتفیقال ان فی هذه النفس فی
 تلك النفس وفادتها تلك کیفیة والحق انها
 ما انقسمت من خارج بل صرفت عنان توکلها
 الی خزء منها و فی موضع غیر باحتیة ثلاثت الحاکم
 سایر القوی والجزاء فاذا عند الغلبة و
 الاستتباب عن هذه والحجة والتبعية من
 تلك لا بد من اتحاد النفسین لا مطلقا بل
 من جهة قوة وحز ولا فی جمیع المواطن بل
 فی موطن من موطن الطبیعة الكلية وهذ
 معنی قولنا یحد المدرك والمدرك فی هذه
 الصورة واذ اعرفت هذا اقام ان یهدى
 النفس بالنسبة الی تلك حالات و اوضاعا
 احدها الاتحاد والاستغراق فیها والذ هو
 عن غسها وثانیها ان تجتمع کل نفس الی
 ملاحظة تغییر اعمیة فی معنی الاتحاد
 فتتأثر بافضاء الیهام مع انفعالها وشعور
 انها لیست هی من جمیع الوجوه بل وجه واحد
 وجه وهذه الحالة سیمیارویة وثالثها ان
 یغلب سایر الاحکام بحیث یغلب حکم هذه
 القوی وتصل الی المستثنی حیث یظهن
 تلك الاحکام من جهة ضعفه بالنسبة الی
 الاتحاد وثانیة الی الاربعة فیکون افضاء
 من جهة الغالب وتقول ان من جهة المعلوم
 النفس کل نفس زید نفس عمر وممعت

توسزل ہو جاتی ہے احکام اور آثار سے اور فقط قوت غالب
 باقی رہ جاتی ہے اس وقت کہا جاتا ہے کہ اس نفس نے اس نفس
 میں اثر کیا اور اس کیفیت کا فائدہ چھپایا اور سچ یہ ہے کہ اس
 نفس نے کچھ خارج سے نہیں حال کیا بلکہ اپنی ہی جزیر کی طرف
 توجہ کی ہے اور اپنی ہی اس قوت کی طرف جو اس میں امامت
 استدر کہ سب قوتیں اور جزائر نابود ہو گئے تو اس وقت غلبہ
 استتباب اس طرف سے اور محبت پیروی اس طرف ہوگی
 تو ضرور ہے دو نفسوں کا اتحاد سے سو مطلق نہیں بلکہ قوت
 اور جزیر کی جہت سے اور نہ کل جگہ بلکہ طبعیہ جگہ کے کسی جگہ
 میں۔ اور اس کے یہی معنی ہیں جو ہم نے کہا مدرك اور مدرك
 ایک ہو جاتے ہیں اس صورت میں اور جب تم نے یہ جان لیا
 تو جان لو کہ اس نفس کے واسطے نسبت اس کے سال ہیں دو
 وضع ہیں۔ اول یہ کہ مخدوم نا اور مستغرق ہو جانا اور دین
 اور اس کے سوا کہ بھول جانا اور سہرا یہ کہ ہر نفس جمع ہے قوت
 ملاحظہ اس کی خفا کے وجہ سے متاثر ہو یعنی اتحاد میں ہیں نہ ہوتا
 بسبب ملجانے کے اس سے باوجود کہ قدر جابھونیکے اور شعور
 اس بات کے دوسری نہیں ہو گیا کل وجہ سے بلکہ کسی وجہ سے
 اس حال کو روینہ کہتے ہیں اور سہرا یہ کہ غالب ہو جائیں
 احکام ایسی طرح کہ غائب ہو جائے اس قوت کا حکم
 بہ قوت چھپ جائے اور اس وقت غلبہ ہوگی
 ان احکام کے واسطے صورت ضعیف پسند
 اتحاد اور نسبت۔ وینہ کے تو انحصار ہو گا حاجت
 کی جہت سے اور قوت قبول کہ حقیقت
 معلوم ہے کہ جہت تو کہیں کے بد ہے
 نفس سے نام کے عمر کے نفس اور س نے

هذه كلامها ولا بها ان تغيب احكام تلك
 القوة غيبتي اشد من ذلك فلا يجيء الانصال
 طفيف فكتنف باحكام اضداد تلك القوة
 مقيد عنها فيقال حينئذ حصلت صولة
 في الذهن وانتقشت فيها انتقاش الصورة
 في الملاحظة فهنا برع حالات كل حكم فكن من
 التدرج بين والثانية اللطيفة النسيمة وفيها سعة
 بجلبت من شأنها الاتصال بالفعل فان قيس
 السمع يسمي سمعا والى البصر يسمي بصلا والى
 الذوق يسمي ذوقا والى اللس يسمي لسا ولعله
 الذي يسمي حسا مشائرا كما ومنه يقع الاحتلام
 لكل حاسة فاحتلام البصر والى النقطة الجمالية
 حايث فاللايق ليست في الخارج انما هو من
 احتلام الحس المشائرا واحتلام الذوق
 ان يسمي الانسان شيئا مرغوبا من اللذات وقوات
 فين فصل الربو من اللسان واحتلام اللس
 ان يقرب من الانسان انسان بدخل غمولما
 يتصل من بدنه ويجد دخلا في نفس فاحتلام
 الصمم معرفة وزن المنغصات والانتعاش فالتنمية
 القوة لا يلتفت الى الجوارح الظاهرة بل تلتد
 ببصرها وسمعها وذوقها ولمسها وان شئت لحي
 فكلها الى حاسة هي النعيم بها ادراكات الحس البصر
 الظاهرة واذا انفكت الارواح من ابدانها ربا
 اسنقلت هذا الحاسة ابدان من حبال العرش
 مواحي ذات منالمة على حبها كما يتشكل

كلام سنا اور چوتھا یہ کہ اس قوت کے احکام بہت شدت سے
 غائب ہو جائیں اس کی نسبت پس کچھ نہ رہی مگر ایک خیال خفیف
 محفوظ اس قوت کی ضدوں میں اور ان سے جدا اس وقت
 کہیں گے کہ ذہن میں صورت حاصل ہوئی اور نقش ہو گئے
 ذہن میں جیسے آئینہ میں صورت منتقش ہو جاتی ہے تو یہ چار
 حال ہوئے اور ہر ایک کے لئے حکم ہے یہ نہایت غور اور سوچنے
 کے لائق ہے اور دوسرا لطیفہ نسیمہ ہے اس میں حاسہ
 جمیلہ ہے وہ متصل ہو جاتا ہے اسوقت اگر کان کا قیاس
 کریں کان اگر آنکھ کی طرف قیاس کریں آنکھ کہا جائیگا
 یا ذوق کی طرف تو نام اس کا ذوق ہوگا جو لیس کی طرف
 تو لیس کہا جائیگا اور شاید یہی ہے جس مشترک ہے اور جس مشترک
 سے چکر سکا احتلام ہوتا ہے آنکھ تو یہ کہ توالہ کے نقطہ کو
 دائرہ جلتے سودائیر کوئی خارج میں ہوتا نہیں ہے چلام
 جس مشترک کا اور زبان کا یہ کسی شے مرغوب کو دیکھ کر نہ نہیں
 پانی بہرائے اور قوت لیس کا احتلام یہ کہ آدمی سے آدمی قریب ہو
 اور وہ اس سے رغبت رکھتا ہو اور جب بدن سے بدن
 ملے اس کے نفس میں گدگدھی ہو اور احتلام کان کا
 راگ کے سر اور اشعار کے وزن جاننے پس سم قویہ جو اس ظاہر کے
 طرف نہیں التفات کرتا بلکہ حس باصرہ و سامعہ و ذائقہ و لیس
 لذت اٹھاتا ہے اور اگر تو سچ پوچھے تو اسی جس مشترک محتام
 جو اس ظاہر اور ادراک ان کے پورے ہوتے ہیں
 اور جب ارواح اپنے بدن سے جدا ہوتی
 ہیں بسا اوقات مستقل ہوتا ہے یہ حاسہ اور
 خیال عرش سے اپنے موافق موجودات
 مثالیہ پیدا کرتے ہیں جیسے جن متشکل

الجن والملائكة مشهود آخر رایت لكل

من شعائر الله نوراً يعلى فطنت بحقیقتہ

انما حقیقتہ النور مناسبتہ الشئ بالروحانیۃ

وہیۃ راسخۃ فیہ ہی من اثر الروحانیۃ

قد رایت الانسان من هذه الهيئة جاسۃ روح

ادراكا انطباعاً بان بدش حوینفسہ ویز

داد مناسبتہ بالروحانیۃ والناس اذا

توجهوا الى شعائر الله صاروا احزاباً فخری

انما یلتفع بنیتہا وغیرہما حیث فعلوا هذا

الفعل لله باعتراف ان هذا من شعائر الله

وحزب تنفتح حد من اطلاق ریحہا فخر

بالنور فتغلب قوتہ الملیئۃ علی البھیۃ فتخ

عن فی هذا النور فتدل لالتدالی الذی

هو اصل هذه الشعائر فیہیۃ امس

مشہد عظیم و تحقیق

شریف اطلعنا الحق تعالیٰ علی حقیقتہ

التدلی العظیم الجلیل المتوجہ الی نوع البشر

المراد منہ تیسیراً فادابہم الی اللہ المثل

فی عالم المثال المنفس تاق بالانبیاء عامۃ

ونبیائہم صل اللہ علیہم اجمعین

خاصۃ وتاق بالکتاب لاکہیۃ عامۃ والقرآن

العظیم خاصۃ وتاق بالصلوٰۃ وتاق بالکعبۃ

معرفت هذا التدلی الی الواحدانی فی ذاتہ

المتبرز فی بذات کثیرۃ بحسب المعلات

الخارجۃ اعنی اوضاع البشر عاداتہم

ہوتے ہیں اور فتنے مشہد آخر میں یہ کیا کہ انسان

تعالیٰ کی ہر شے کا نور بلذہ ہوتا ہے اور دریافت کے

حقیقت اس کی بیشک حقیقت نور کی مناسبت شے کی

روحانیات سے اور ایک ہیئت راسخہ اس میں روحانیات

کی تاثیر سے ہے اس ہیئت سے انسان اور اک

کر لیتا ہے روح کے حالت سے ایک اور اک نظر ہائی

اس طرح سے کہ فوٹ ہو جاتا ہے اور مناسبت زیادہ ہوتی ہے

روحانیات سے اور شعائر اس کی طرف جب لوگ متوجہ

ہوتے ہیں تو گردہ بین نہ جلتے ہیں ایک وہ گردہ ہے کہ اپنے

نیت اور عزیمت کے سبب نفع پائے یعنی جو کام کرے اللہ کے

واسطے اس اعتقاد سے کہ یہ عبادت شعائر اللہ سے ہے۔

ایک وہ گردہ ہے کہ اس کی روح کی آنکھ کھل جاتی ہے وہ نور سے

ملوم کرے اس کی قوتہ ملکہ غالب آجائے قوتہ بہیمہ پر ایک

وہ گردہ ہے اس نور میں مغز کرے اور ادراک تدلی کرے

وہ تدلی کہ جو اصل یہ شعائر اس کی پس وہ متوجہ ہو جائے

مشہد عظیم و تحقیق شریف حق تعالیٰ نے مجھے عطا کیا

اس تدلی عظیم و جلیل پر جو فرع بشر کی طرف متوجہ ہے

مراد اس سے اسکا قریب آسان ہوتا ہے

وہ تدلی متشکل ہے عالم مثال میں منفس

ہے کہسی عموماً وہ کبر نبی اور خصوصاً ہمارے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم اور کہسی منفس ہے کتب

آسمانی سے دوسری عموماً کتابین اور خصوصاً

قرآن عظیم اور کہسی منفس ہے نماز اور کہسی کعبہ شریفہ

سائیں مجھ پر اس تدلی وحدانی کو کھانا ہے ظہورات کثیرہ میں

موافق معجزات خارجہ کے یعنی انسان کی وضو کی اور عاتق کی

وَمِنْ غُرَاتِهَا إِذَا هُمْ إِلَى الْبُيُوتِ
كَانَتْ تِلْكَ الْأَوْضَاعُ وَالْعَادَاتُ وَالْعُلُومُ
مَعَهُمْ لَا تَفَارِقُهُمْ فَيَعْدُونَ فِي حَظِيرَةِ الْقُدْرَةِ
لَا تَعْقَدُ صُلُوحَ مَنَالِيَةِ هَذَا التَّمَلُّكِ الْجَلِيلِ
ثُمَّ يَنْزِلُ فِي الْعَالَمِ الْحَقِيقِيِّ مَتَى أَرَادَ اللَّهُ وَمَتَى مَآ
اسْتَعْدَلَهُ الْعَالَمُ بِحَسَبِ الْأَوْضَاعِ الْعُلُويَّةِ
وَالسُّفُلِيَّةِ وَأُطْلِعَهُ عَلَى حِكْمَةِ الْأَنْفُسَاءِ عَلَى
تَقْدِيرِ كُلِّ أَنْفُسَاءٍ عَنِ الْأَنْفُسَاءِ الْأَخْرِجِ خَاصَّةً
لَا تَوْجِدُ الْأَقْبِيَّةَ مِنْ بِلْقَاءِ مَعْدِنَاتِ أَعْدَاتِ
لِلْمَلِكِ فَحَقٌّ نَبِيْنُكَ أَنْشَاءَ اللَّهُ هَذَا الْحَقِيقَةَ
أَوْ حَالِئَةً وَتُفْقِيَةِ أَنْسَاءِهَا عِلْمُ النَّفْخِ
الْأَتْبَارِ الْمَأْنُفَرِ فِي الْحَاذِرِ كَأَنَّ أَوَّلَ نَفْخِ مِمَّا
يَرْفَعُ رُبُّهُ وَأَحَبُّ لَهْ وَفِي مَلَأَ رُفُوحَ
عِلْمِهِ لَهَا وَحَاسٍ وَحِبِّ وَحَدِّ وَفَاتِي
النَّحْصِ الْأَكْبَرِ مِنَ الْمُسْمِ وَالْحَسْمَانِيَّاتِ
وَالرُّوحِ وَالرَّحْمَانِيَّاتِ وَوَجْهٍ مَحْدُوبٍ وَحَدِّ
الرُّوحِ الدَّائِمِ وَبَصِيرَةِ بَعْدِ الْعُلُومِ وَهَذَا
الْبُجْهَ الْأَخْبَرِ نَدَى مِنْ زَلِيلَاتِ الْحَقِّ حَلِّ
وَمِنْ هَذَا النَّصِيبِ تَنْخَصُّ الْأَكْبَرُ مِنْ
مَهْرٍ وَهَذَا مَعَامَهُ مَعْنُومٍ لَا يَنْجَا وَهَذَا وَكُلِّ
نَفْسٍ فِي جَوْشٍ وَحَقٍّ وَهَذَا نَمَانُ نَصِيبِيَّةٍ مِنْ
مَهْرٍ وَرَبِّ نَزَلِهَا مِنْ نَمَانِ لَاتِ هَذَا التَّمَلُّكِ
مَنْزِلٍ مَقِيدٍ فَيَنْزِلُ هَذَا بِقَلْبِ الْبَيْتِ
وَمِنْهُ وَبِلَاغِي فِي هَذِهِ التَّمَلُّكِ الْحَاكِمِ
وَعَنْهُ مَعْرِفَةُ عِظَمِ مَعْنَى عَلَيْهِ أَسْوَأُ

اور جو ان کے ذہنوں میں مقرر ہے ایسی چیزیں کہ جب ہر شخص میں نہیں
تو وضعیں اور عادتیں اور علوم ان کے ساتھ ہوں ان سے جدا
ہوں آمادہ کریں عظیم قدرت میں صورت مثالیں کے منعقد ہونے کو
واسطے اس تدلی جلیل کے کہ ہر عالم جسمانی میں آئیں جب خدا
چاہے اور مستعد ہو واسطے اوس کے عالم موافق اوضاع علوی
اور سفلی کے اور حق تعالیٰ نے مجھے مطلع کیا انفساء کی حکمت پر
اور ایک کو دوسرے سے جدا پہنچانے پر اوس خصوصیت
جو اسی میں ہے مدت کی طرف سے جو آمادہ ہیں اوکے
لئے ہم بیان کریں کے تجسے انشاء اللہ تعالیٰ اہل کی
وحدانیت کے او خبیقت اور انفساء کی کیفیت جان تو
کہ شخص اکہ جب مقرر ہو انسانی میں سب سے پہلے اس نے
پہچانا اپنے رب کہ وہ خدایہ رب العزت اوس سے
تو اس کے اندر کہ میں صورت ملیہ نہیں جس لی چیز میں
ایک اوس طرف تو شخص اکہ میں ہے ہم اور جسمانیات
اور روح اور مانات اور دوسری جہت
وجود ذہنی کی طرف جس میں علوم ہو جائے اور اس
جہت اخیر سے نہ لی ہدایت حق تعالیٰ سے
اور یہ نصیب میں ہے شخص اکہ کے اپنے رب
کے معرفت کے سبب اور اس کے لئے
مقام معلوم سے جس سے تجا و نہین اور جو کچھ
جوت و چیزیں اوس کے ہے اوس کے نصیب
میں اپنے رب کی معرفت میں تندرل میں ہے
تمرات اس تدلی سے ایک منزل مقید میں یہ ان
نازل ہوتی ہے بقدر تعالیٰ کی اور رعایت کے جانے میں اس
منزل میں حکام جانیہ کیس یہ بڑی معرفت کو خود بخود و کسب

نوع جو فک اور غرض چیز ہوا روح ظاہر یا خفیہ کا اول اوست
ظاہر ہوا یہ ہے کہ اوس نے اپنے ہونے کو چاہا تا اوست سے
شعور کیا اور مدد چاہی مدد چاہنا طبعی و سرشتی شخص
اکبر سے اس لئے کہ وہ اوس کی اصل اور مبدع ہو ہے
اور متوجہ ہوا طرف ذات کے فقط جس طرح شخص
اکبر متوجہ تھا طرف ذات کے فقط لیکن آماہد کیا شخص اکبر
نے اور جو اوس میں تدلی منعقد ہے واسطے فیضان
صورت کے ایک خاصہ اور یہ معرفت دوسری ہے
پہر جب معین ہوئیں مثالین جنکو رب النوع کہتے ہیں
تو تعین ہوئی واسطے ہر نوع کے اس کے حکم ایسے کہ تمیز ہوں
دوسرے نوع سے اور یہ مثال میں تخی اور ان میں سے
انسان ہے سو یہ سب نوعوں سے متمیز ہوا بے حصہ
پانے معرفت کے اور پہلے نچھڑ گیا اور اس میں امانت کبھی کبھی
پہر اشخاص بشری ظاہر ہوئی اس مثال انسانی سے تقسیم
انحصاریہ کے طور پر جیسا صاحب موسیقی ساز کے تار سے
نئے ذواتہ تار سے تو معلوم کرتا ہے کہ یہ نغمہ یوں ہے
نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم پہر کہتا ہے کہ ہم
اگر مرکب کریں اس نغمہ کو اس نغمہ سے تو یہ
پہر ابعاد حاصل ہوں گے ایسا ایسا نہ زیادہ نہ کم
جیسا کہ معلوم کیا تقسیم عناصر یہ عقلیہ سے بعد ابعاد کو
ابعاد سے مرکب کرنا چاہا جتنا ہے ہی طرح
یہاں تک کہ کچھ مقدمہ کہہ دیتا ہے محض ہر خاص
میں ہر خاص سے یاد رکھتے ہیں اور ہر خاص سے یاد رکھتے ہیں

وَمَا لِحَلَّةِ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ كُلُّ فَلَمَّا وَعَنْصَرُ بَرْدٍ ح
ظاہر و خفیہ کان اول امر ظہر من احکامہ
اندر عرف ربہ و اخبث الیہ و استمد فی ذلک
استمداد اجلیا بالشخص الاکبر لانه اصلہ
و مبداء وجودہ و توجہ الی الذات فقط کان
الشخص الاکبر متوجہا الیہا فقط و لکن اصل
الشخص الاکبر والتدلی المنعقد فیہ لفیضان
صولہ خاصہ فی مدارک و ہذا معرفتہ اخری
ثم لما انحازت المثل و ہی التی تدعی باریاب
الانواع نعن لکل نوع احکام متمیز عن
احکام نوع اخر و کان ذلک فی المثل و کان
منہا الانسان فمعین من سائر الانواع بقسط
من المعرفہ و لم یترك سدا و اودع فیہ
الامانہ ثم طهرت الایتنافس البشری یتمیز
هذا المثال الانسانی علی طریقتہ القسم الاول
لخصاریہ حیث ان صاحب الموسیقی یتفحص
عن نغمات الوتر فیکون لذلک اول انغمات لا یزید
ولا ینقص ثم یقول یولنا انغمات ینغمات
لنا لا یبعث لذلک اول انغمات لا ینقص کما
یعطی المقسمات الخاصۃ العقلیۃ ثم یرتب
الابعاد بعضہا بعض و ہذا جزاء من یطویر
الایمان محصوۃ فی عدل خاص فیض
و یعرف لکل حکم خاصیتہ و وفادہ ظہر کما
هذا للمود فی تلك الساعۃ تری دلی علیہ

اسی طرح ہر خاص سے یاد رکھتے ہیں اور ہر خاص سے یاد رکھتے ہیں
اسی طرح ہر خاص سے یاد رکھتے ہیں اور ہر خاص سے یاد رکھتے ہیں

الی غیب النہایۃ فلوان عمر امتد الی الابد ما
 انقضیٰ علیہ وہی کلہا انفسا طاعلہ ولا
 بالقسمۃ الخاصۃ فلما ظہرت الاختلاف فی
 البشریت فی عالم الجسم واختلفت استعدا
 داتهم وقواہم منہم الزکی ومنہم الغبیۃ
 ومنہم صاحب النفس القدسیۃ وجعت
 الی اللہ علیہم ونفوسہم وخلاصۃ بشر
 یحکم فی حظیرۃ القدس فصاروا ہذا لک
 کالامر لواحدا یقع علیہم اسم واحد ینسب
 الی مثال واحد ہوا الانسان الای ویتقارب
 امورہم وعلما انہم تنزل ہذا التدرج
 الاعظم ہذا لک فصدا س ذلک فی عالم المثال
 قدم صدقہم ومقام معلوما بالنسبۃ
 الیہم ونصب الیہم من ربہم فکانت النفوس
 الانسانیۃ ذلک تجرد عن وسخ العادات
 الحيوانیۃ والھیات الفاسقۃ الجسمانیۃ
 قطعت الی ہذا الحظیرۃ فبقی ہذا لک
 باریق جلال شریحہ رقیقہ حلیۃ لہیبتہ
 تدر من ابن الی عید لہل للعوجلۃ فاقترع
 تدبیر الحق ان یتبرک الیہم ہذا التدرج ویبذل
 ویشتخص ویفسر حتی یتلہم انفسہم الیہ
 ولنصب غہم بہ فانفسہم انفسا رات بحسب
 المعدل فکان من تلک الانفسا اربع النورۃ
 وذلک ان الایتنی ص لما اضطربوا فہا بلینہم
 سخر الا کحل الاعقل الا وثق من کان ذوقہ

ایسی طرح بے نہایت اگر اس کو عمر طے قوا بد تک
 تمام نہوں عجایب اس کے اور یہ سب انفسا
 بین جو پہلے جان چکا ہے قسمت حاصرہ سے تو حسب
 ظاہر ہوئے اشخاص بشری عالم جسم میں اور اس کی
 استعدادیں اور قوتیں مختلف تھیں کہ بعضے زکی
 اور بعضے گنہگار ہیں اور بعضے نفس قدسیہ والے کہ
 ان کی ہمتیں اور نفوس رجوع ہوئے اللہ کی طرف
 اور ان کی خلاصہ بشریت حظیرہ قدس میں تو ہو گئی
 اس جگہ ایک امر واحد کہ ان پر اسم واحد کا واقع ہو
 اور نسبت کئے جائیں مثال واحد سے وہ انسان
 الہی ہے اور باہم قریب ہیں ان کے امورات اور
 مارک تنزل کیا تدرجی اعظم نے وہ ان وہ عالم مثال میں قدم
 صدق ہو گیا ان کے واسطے اور مقام معلوم ان کی نسبت اور
 ان کے نصب ہیں ان کے رب کی طرف سے تو جو قوت نفوس
 انسانیہ جب پاک ہوئے عادات حیوانیہ کی کثافت سے اور بہت
 فاسق جسمانیہ سے تو اسکا لئے گئے حظیرہ قدس میں لور ایک حق
 جلال چکے وہ بیخبر ہو گئے اور ایک لور حیرتیں ہو گئے کہ کہاں تھے
 کہاں ہیں اور پھرنے کی ہی کوئی صورت ہے یا نہیں
 اس وقت اقتضائے تدبیر حق سے اس تعلق کو حرکت
 ہوتی ہے تنزل کرتی ہے اور مشخص ہو جاتی ہے
 اور نفس ہوتی ہے یہاں تک اس سے قرب آسان ہو جاتا ہے
 اسے رنگے جاتے ہیں اس وقت نفس ہوتے ہیں انفسا
 کہ موافق مہمتاں کچھ یہ انفسا تہوہ ہو جاتے ہیں اور وہ یہ
 اشخاص جب آپس میں ملتے ہیں اور ہم صحبت ہوتے ہیں
 تو جو ان میں بہت کمال اور بڑا عاقل اور واقعی ہو جاتا ہے

فی التذلل بین الملئین لی والسیاسة المدینة فکان
 ویدن بالبشر وخلقهم وامن من لوکانی اذھا
 فلو عاشوا وجدوا خلاق فی صلی رھم کالار
 تفاقات الضروریة الاولیة من غین تامل ولى
 ما تواجرعوا خلاق معہم الی بن رھم معہم
 فصا رخلک معہم الاتفسا رخلک التذلل ی بھو
 جسمانیة تقدّم شخص النساء علی سائرا
 الاشیاء وصدورھم عن رایہ ونفخت فی
 هذه الصوۃ الجسمانیة روح الھیة وظھرت
 برکاتھا فصار تنوۃ ورسالة وامنہا اعین
 هنا من النبوة ما کان علی وجہ الیاسة
 والتقدّم والمجا دلة والتسبیح لافیضان
 العلوم فقط وان استتبع انقیاداً منھم
 بالتبع ولا النبوة الجامعة للتھدیت کما
 لسیدنا ونبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکان
 من تلك الانفسارات الصلوة وخالک
 لان کل خلق عند البشر لہ افا عیل ھی تھ
 وھیکل فی الحسوس ینضبط السیر المعق
 بن للھیکل ینصرف الاحکام من مد
 وھجوالیہ وھوالذی یدلک ویجنس عنہ
 ویشار بہ الی الخلق وھذا طبیعة البشر و
 دیدنھم و مرگوز اذھانھم فاصطفی الخلق
 خلقا من اخلاق البشر وھیة من ھیات
 نفوسھم وصبغاً من صبغہم و احھم
 ھو صوۃ انصبغھم بلقاً للعلو م

مربون کو مطلع کرتا ہے تدبیر منترلی و سیاست مدنی میں تو
 ہو جاتا ہے دیدن بشر اور خلق اور ایک امر ذہن میں جما ہوا
 اگر زندہ رہیں تو اس کو پائین اپنے سینوں میں مانند رفاقت
 ضروریہ اولیہ کے بے تامل اور اگر مجاہدین ساتھ لجا میں اپنے
 برزخ اور معاہدہ میں تو یہ امر ہو جاتا ہے معہ اس تذلل کے
 انفسار کی صورت جسمانیہ میں اور وہ تقدّم شخص النساء ہے
 سب اشخاص سے اور اس کا صادر ہونا اس کی رائے
 سے اور نفخ کی جاتی ہے اس صورت جسمانیہ میں روح
 الہیہ تو ظاہر ہوتے ہیں اس کی برکتیں کہ ہو جاتے ہیں
 نبوت و رسالت اور یہاں میری مراد نبوت سے
 وہ ہے جو بوجہ ریاست اور تقدّم اور مجاہدلت
 اور تسخیر کی ہو۔ نہ فقط فیضان علوم اور متابعت چاہیے
 انقیاد کی ان سے البتہ اور نہ میری مراد ہے نبوت جامعہ
 شہیدیت کو چیسے کہ ہے واسطے ہمارے رسول اللہ
 کے اور ان انفسارات سے ایک نماز ہے
 اور یہ اسلئے کہ بشر کے ہر خلق کے واسطے فعل میں
 اور وہ کالبدیہ جسم ہے محسوس میں اسرا منغوی مضبوط
 ہوتے ہیں اس صورت میں اور اسی کی طرف احکام
 مدح و مہجوع کی منصرف ہوتے ہیں اور وہی
 ذکر کی جاتی ہے اور اس کے خبر کہے جاتی ہے
 اور اشارہ کیا جاتا ہے طرف خلق کے یہی ہے طبیعت
 اور دیدن بشر کا اور یہی ذہنوں میں جما ہوا امر ہے حقیقی
 چن لیتا ہے ایک خلق اخلاق بشر سے اور ایک ہیئت
 یہاں نفوس سے اور رنگ ان کی رگوں کے
 رنگوں سے وہ صورت انصبغ کی ہے مقام معلوم کے ساتھ

فی حظیرۃ القدس واعنی بذلك الخلق والهيئة
 الاحسان والخصم لمرب والتنظف عن هیک
 ظلالہ فاسلۃ فہذا خلق موجود فی حیل
 متزاج النفس بالحيوانیۃ لکنہ اشبہ الاشیا
 بالمقام المعالوم الذی فی عالم حظیرۃ القدس
 فجعلہ کأن ہو هو کما جعل البدن کأن النفس
 شراب طغی افعالا و اقوالا یلکون تفسیرا لذلك
 الخلق وتنطبق علیہ فجعلہا کأن ہا هو وکان
 من تلك الانفسارات اللتب المتزلة وذلك
 لان اشخاص الانسان الہمو بالکتابہ اللتب
 وجمع الرسائل لینفہم فی الارمنة المتطاولہ
 والا قطال المتباعدة ویلقی نصد صاحب اللتب
 غصا طوا ولا یجمل غلط فی الروایۃ بالمعنی
 ولا تنسیان قلش ذلك فیہم فہمک هذا
 التندی بصورۃ اخری من واعد ہم فصل
 الرسول المحیط بالبوارق المختطفۃ من
 البشیریۃ الی حظیرۃ القدس خادۃ الارادۃ
 الحق فالعقدت علوم الملاء الاعلی
 مجادلاتہم للبشر فی شہانہم العاسقۃ
 ارادۃ راجعۃ ریحہ والہام الخیر فی صدق
 ہم وحامی صلوٰ فی ملائکہ الرسول منتظم
 الذہب وولگد بکذلک الذی الذی ذیہا
 قبلہ صلی سننیل علی علوم فاصول
 علیہ فابینہم فی صفا صباء من الزلۃ
 وحرارۃ من الانفسار کالمیۃ وذلك

ظہیرۃ القدس میں اور میری مراد اس خلق اور حیرت
 سے احسان ہے اور رشوع اپنے رب کے روبرو
 اور پاکیزگی بیات ظلمات فاسدہ سے پس
 یہ خلق موجود وہی حیز میں امتزاج نفس بالحيوانیۃ
 کے لیکن بہت مشابہ ہے اس مقام معلوم
 ہے جو عالم ظہیرۃ القدس میں ہے اور اس خلق کو
 کردیتے گئے یا ہو ہو جیسا بدن کردیا ہے گو پاک
 وہ نفس ہے ہر برگزیدہ کرتا ہے لہذا قال
 کہ وہ اس خلق کی تفسیر ہوتے ہیں اور برابر کرتا ہے اس
 خلق پر گو پاک ہو جو میں اور انفسارات سے کتب آسمانی
 میں اور یہ اسلئے کہ اشخاص انسانی الہام جو کہ
 کتابیں لکھیں اور رسالہ جمع کریں کہ زمانہ دراز تک
 نفع دین اور دور تک نفع پہنچے اور صاحب کتاب
 کی نص باقی رہے بہت مضبوط اس میں غلطی نہ ہو ریت
 بالمعنی کے اور بخول نجابت اور یہ کتابت پھیل گئی
 پھر اس نے دوسری صورت میں حرکت کی مقابل
 اس کے جو اشخاص انسانی میں تھا تو ہو گیا رسول بہر وہاب
 بوارق خاطفہ کے سبب بشریہ سے طرف ظہیرۃ قدس
 الہی کے ارادہ کا خادم بن گیا ہوئی علوم ملائکہ و شہانہ
 مجادلہ ان کے شہانہ فاسق میں حمت ربک ارادہ سے
 اور الہام خیر سے ان کے سینہ میں وحی لاوت ہو ہوا۔ لہ
 رسول کے ربک میں منتظم ہو گئے کتاب او پیک کتاب
 اور اس طرح نوریت اس سے پہلے صحیفہ نخی
 کہ مستعمل ہی ان علوم پر جو نبی کے قلب میں تھی پھر بہت
 کر لیا جس نے جاہ امت سے اور ان انفسار نے بہت سے

لان اشیا من البشر لهم ما عقلا رسوم فیہم
 فعقدوا رسومًا مدنیة ورسومًا مدنیة ورسومًا
 معاشیة ومعاملیة وصرار خلق من صمیم
 امرهم ودخل فی ضروریات علوم فی فعل الله
 قلب النبیرة بالانعقاد رسم یعم من ربه فیه
 روح الهی وبرکة ونور وهو الشرح والملة ومن
 تلك الانفسارات بیت الله وخلق ان الناس
 قبل سیدنا ابراهیم توخلوا فی بناء المعابد الذکا
 فبنوا بناء علی اسم الشمس فی وقت یغلب فیه
 روحانیة الشمس کذلک القمر سائر النواجب
 وزعموا ان من یخل بهما البیوت اقرب بصو
 حها والخلق خلک بالضروریات وصرار التوجه
 الی الامر البسیط والمبتدعین لک جهة وموضع
 کالامر البعید فانک علی قلب سیدنا ابراهیم
 حل وما کان فی منة واصطفی موضعاً علی
 مناسبا لهذا الامر ان یكون هناك قوی الاقلا
 والعناصر مقتضبة للبقاء وجاذبة لافئدة
 الناس الیه وعین لتعظیم الناس ایاہ طوقا وادعایا
 وتدل الیهم باحبابه علیهم السلام ان المشرایع
 تتعقد الا فی العادات وهذا حکم تلالله
 فینظر الی ما عندهم من العادات فما کان
 مدافا سدا سجد علی تراثه ما کان یحیی البق وکذا
 الوحی لکن لا ینعقد الا فی الالفاظ والکلمات
 والاسالیب الخ ونة فی ذهن الوحی الی وکذا
 وحی الله الی العز باللغة العربیة والی البشر

اور یہ یوں کہ اشخاص بشر کو الہام ہوا آپس میں اس میں
 منعقد کرنے کا تو منعقد ہوئے رسم منشریہ اور مذنیہ
 اور رسوم معاشیہ اور رسوم معاملیہ اور یہ امر ان کے
 نہایت ضروری کام سے ہوا اور ضروریات علوم
 میں ورجل ہوا تو کیا اللہ نے قلب نبی کو تال العقاد
 ایسی رسم کا جس میں رضا رہی ہو اور برکت اور نور ہو
 سو وہ مشرع ہے اور برکت اور انفسارات سے
 کعبہ شریف پر۔ اور یہ یوں ہوا کہ لوگ پہلے زمانہ
 حضرت ابراہیم سے مشغول ہوئے عبادت
 گاہوں اور کنیہ بنانے میں بنا یا مکان آفتاب کے
 نام پر بیچ وقت غلبہ روحانیۃ آفتاب کے اور
 اسی طرح ماہتاب اور باقی سیاروں کے
 اور یہ گمان کیا کہ جو شخص داخل ہو جس مکان میں
 اس ستارہ کا مقرب ہے اور یہ امر ضروری ہو گیا اور تو جبہ کی طرف
 امر پر قید جب تک نہ مقرر ہوئے کوئی جہت اور کوئی جگہ امر بیک
 مانند تو نازل ہوا حضرت ابراہیم کے قلب پر مقابل میں اس کے
 تھا کہ انھوں نے جو جائے اس امر کے واسطے
 مناسب سمجھے کہ وہاں تو آفلاک و عناصر تھے مقتضی ہونا
 اور جاذب ہونا گوئی و لونی اوکی طرف اور مقرر کی اوکی تعظیم کو واسطے
 طریقہ اور زمین اور تہ کی اوکی طرف اس کے لازم ہونے کے ان پر
 یہ جان لینا چاہیے کہ شریعت عادات میں جاری ہوتی ہو اور یہ بعد
 کی حکمت ہے کہ اللہ دیکھتا ہے کہ انکی عادتیں کیا بخوبی ہوئیں
 او کوئی فرما دیتا ہے اسی طرح وحی تلاوت کی گئی منعقد ہوتی ہے
 الفاظ اور کلموں اور اسلوبوں میں جو ذہن میں اس شخص کے ہیں
 جسکی طرف کجا سید اللہ نے طرف لونا کو رہی میں کی اور برائی

باللغة السمرانية وتلك الوديا اذ قد لا يكون
 الامتعة في الصور والخيال الخفون وطولك لا ين
 الا في المنام الا لوان ولا الاشكال وانما من
 البصر والسماع والذوق والشم والوصف والاصول
 ولما صمد لا يسمع في منامه صورا وانما روي
 البصر والمسد وغلها وان شئت الحق قد منع
 صوتا فافاض غيبية في نشأة سواء كانت
 الافاضة حادية او خارقة للحادة الالها حكم تلك
 النشأة انما يكون مشغضا لها لا منع
 لوانا واشكال خاصة بتلك النشأة فلهذا الفرق
 مشغضا له كذا داخل النشأة الفرسية كان
 الفرس يحفل ان يلقى رطل اربع اذرع وازيد
 من ذلك وانقص فكان هذا اربع اذرع لا يزد
 ولا ينقص فلهذا البس الا في تلك النشأة لا غير
 وتلك مماثلات النوع التي ما ت هذا النوع
 من النوع الاخر كذا امور داخل في النشأة
 الجنسية فاذا كل فاض بهن الوضع فخصه
 لملا بل معد من تلك النسائت خصه
 بذلك الوضع بقه ههنا هو ان ايقا الصور
 امر على الامكان والتقدير الندي والشمع
 امرها على المسلمات والمشهورات والامور
 التي تظلم من بها النفوس فلذلك كان كل
 له مصدر من مسلماتهم اذ الماد بالتدليات
 يطيع العباد رجح قلوبهم انقيادا لا يقدر
 على الزادة عليه فريد مشهور رحمة على حسب
 زبان والون كوسراني زبانين اور اسی طرح خواب و
 مستعد ہوتا ہے اون صورتوں اور خیالوں میں جو ذہن
 میں مخزون ہیں اسی واسطے کہ رما در خواب میں
 نہیں دیکھتا اور نہ تشکیل اس کا خواب پس اور سنتا
 اور چکنا اور سونگنا اور وہم ہے اور جو پہلے رما در خواب
 وہ خواب میں کچھ سنتا نہیں اس کا خواب دیکھتا اور چونکہ
 وغیرہ ہے اور جو سوچ پوچھے تو کوئی صورت نہیں منعقد
 ہوتی افاضہ غیبیہ کے ساتھ عالم میں برابری ہے کہ ہو یہ
 افادہ مادیت یا غیر مادیت مگر مافی حکون اوس عالم کے
 بیشک وہ مشخصات جو شرکت رنگ اور اشکال کو مانع ہیں
 خاصہ ہیں اس عالم کی جس طرح یہ کہوڑا کہ کل مشخصات اس
 داخل ہیں عالم فرسیت میں گویا گھوڑا احتمال ہے یہ کہوڑا
 اس کا چار ہاتھ ہو اور اس سے زیادہ اور کم پس یہ
 چار ہاتھ نہ زیادہ ہونگے نہ کم تو یہ نہ ہونگے مگر اسی عالم
 میں نہ اور بجای اور اسی طرح نور کے کمیزات جسے یہ نوع
 دوسری نوع سے منیر ہے سب امور داخل ہیں عالم ضمیمت
 میں پس اب بر فاض ساتھ اس وضع کے اپنی خصوصیت کے
 ساتھ اس کے واسطے ضرور ہے معدوس عالم سے جسے خاص کیا
 ساتھ اس وضع کے باقی رہی یہاں ایک بات وہ یہ ہے
 کہ ایجاد صورتوں کا تو امر امکان اور تقدیر پر ہی اور تدلی اور تیار
 امر ہوتا اور مشہور ہے اور اون امور پر جسے طہان نفوس ہو
 اسی طرح تدلی اور کو واسطے معدین اور مسلمات اور مراد
 تدلیات یہ ہے کہ بندے اپنے رب کی بندگی
 سے کہ میں اس طرح سے کہ اس کے زیادہ کرنے پر تاد
 ہوں پر اپنے اعضا کے اوس کے موافق عادت و امین

فَاذَا انْقَضَتِ الْمُقْتَضَاتُ انْصَرَفَ إِلَى الْفِطْرِ
 عشرۃ اذ عزم جعل لذلک اللہ علامہ ممکن وان لم یکن
 مشہور بظہر من الیہ القلوب واما الشرا یحرم
 والتدلیات فکلها علی موافقۃ المشہور والمسلم
 نعم ہذا لک برکات تغیر اصدق من اللہ الحق سے اور حق کی باطل سے اور بسا اوقات تیرے ولیمین
 من الباطل ورجعنا یختلج فی قلبہ ان کل تدلی
 لا بد ان یكون فیہ خرق للاحادیث فلیفتت
 المشہور فتقول لا تقف علی الامر البلی بالمطوی
 علی غرہ بل فی حق الامر اصل الشیء علی العادۃ
 لا یجوز ہا ما کان الی رسول ملکک اولا کان الکتاب
 یجرا وکان البیت من نور و لکن یظہر علیہ
 برکات لا توجد فی غیر ذلک البرکات تخرق العادۃ
 لا بالاصل وکان تفاقر لیش لیرفعہوا احقر
 الحق فی القربین ہذا من الامر بکنا یحقر
 ان یجوز الی رسول ملکک و قالوا لہم الی رسول
 یا کل الطعام ویشرف فی الاسواق فخر اللہ علیہ
 مقابلہم وفضل عتقادہم الفاسد فذلک لہا کانت
 صوابہ تغلبہ الی رسول ان یلک مع طلاق
 بشہد لہما وینزل الیہ من السماء کتاب وھم
 یرونہ باصباحہم کا صراح الحق فی صورتہ
 الفرقان وغیر ہا بل کانت صوت غلب تلک
 بالجدات وطرہب وھذا قضیۃ قضی بجا
 الوجدان ووجدنا السنن والقران مبینین لہا
 و لفرعہا لانی مسئلۃ واحداۃ بل فی مسائل
 نتیجۃ الحکم للہا ولا و آخرہ شہد عظیم
 مائل من الحمد للہ لا و آخرہ شہد عظیم

نفس فی روحی من قبل الملائکہ الاعلیٰ اسرار علیہ
 حق امتداد نفسی و نہتہ بہا و ہا ان اذ فی اللہ
 تفصیل و فحش علیہا بنوا جلالہ اذ اردت
 ان یحصل لک کمال الملائکہ علی المتی احدین فلا
 سبیل الی ذلک الا الدعاء و ثمرۃ الاطرا حیدر
 یدی ربک و للسوال منہ بہ بعد عن یمتک محمد
 ہر دن لایسا اذ اسالت منہ کانت مشفق الی
 تحصیل عقل و طبع و کان فیہ تملک و تملک لک
 و لک کعبا مخلق اللہ فاذا استخنت ملکت الدعاء
 فیک و عقلت کیف لتسال اللہ بصدق الہمت
 انخرطت فی سبک الملائکہ الاعلیٰ و قلنا اشار سیدنا
 نا و نبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ذلک
 حیث قال من فقیہ باب الدعا فقرہ باب البینۃ
 والرحۃ او کا قال و من اراد ان یحصل لہ الملائکہ
 السافل من الملائکہ فلا سبیل الی ذلک الا
 الاعتصام بالطہارات و الحلو بالمساجل و لک
 التوصل فیہا حاجات من الاولیا و اکثرت الصلوٰۃ
 و تلاقی کتاب اللہ و ذکر اللہ باسما یا محمد
 او باربعین اسما مہم و مشہور فہن اکلہ
 رنگ و احل فیما یقصد و لک التمسک لک
 الاستیارات فی الامور المہمہ بان یجعل نفسہ
 سواء بالنسب الی الفعل والنسب الی الخیر
 اتبک و تعالیٰ ان یمین لہ ما فی المصلی و یجلس
 متطہر جامعاً لکھا طرح ینتظر الشمل حرا طر
 الی احلہا لک ان یمین و من اعطاه اللہ تعالیٰ فہم

میرے دل میں لاراطے سے ایسے اسرار آئے کہ میرا
 نفس اور نسمان سے بہر گیا اور وہ تجھے بیان کرتا ہوں
 تفصیل وار خوب مضبوط پکڑ ڈاٹھروں سے جب تو چاہے
 کہ شکوہ حال ہو کمال لاراعلیٰ کا جو ستیا صہین میں تو سکا کوئی
 رستہ نہیں مگر دعا اور عاجزی اللہ کے روبرو اور
 اسے سوال کمال عزیمت اور صدق ہمت کے ساتھ ضرور
 جس وقت سوال کرے اوس شے کا جس کا تو مشتاق ہے
 تحصیل کر لے گا محض کی رو سے یا طبیعت کی رو سے اور
 اوس میں تیرے واسطے اون خلقت کے لئے کمال ہو اور
 عام خلقت پر مہربانی ہو جب ملکہ دعا کا تجھ میں سنہج ہوا
 اور تو نے جان لیا کہ اللہ سے کیسے صدق ہمت سوال کرتا ہے
 تو پرو گیا تو لاراعلیٰ کی لڑی میں اور تفریق اٹھا رہا یا ہی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکی طرف جہان فرمایا کہ جسکے
 لئے دروازہ دعا کا کھل جاتا ہے اوسکے لئے دروازہ
 جنت کا کھل جائیگا فرمایا رحمت کا یا اور بھج فرمایا اور جو شخص
 ارادہ کرے کہ ملائکہ سافل سا ہو جائے تو اسکا کوئی طریق
 نہیں مگر یہ کہ بہت پاکیزہ رہے اور پُرانی مسجدوں میں
 جائے جن میں بہت اولیاء و ن نے نماز پڑھی ہو اور کثرت درود
 شریف اور قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر اللہ کا اسما حسنہ
 یا جو چالیس نام مشہور ہیں اونکا ذکر اور یہ سب باتیں ایک
 ایک رکن ہوئیں اوس قصد کے اور رکن دوسرا یہ ہے
 کہ کثرت استغاثہ کے شکل امرون میں اس طرح سے کہ اپنے
 نفس کو برابر کرے اس کام کے کرنے اور نہ کرنے میں پھر اللہ سے
 سوال کرے کہ وہ ظاہر کرے جس میں مصلحت ہو اور بیعت باطہارت
 خاطر جمعی سے انتظار میں کہ کس طرف ال منشیع ہوتا ہے اور جسکو دیا اللہ

نور الصلوٰۃ ونور الطہارت بحیث اذا جعل
عہدہ عن الصلوٰۃ وتر الامت علی الاحداث
والجنابات ومعارف حلیۃ من الالوان الثمینیۃ
والاصوات المسموعۃ حصلت لہ ہدیۃ یعقلہا
ویدین ہا ویقارزی منہا ویتمیز بجللہ عنہا کثر اذا
توکل فی الطہارۃ والصلوٰۃ وجمع الحیاۃ فی
الاداء حصلت لہ ہدیۃ اخری یعقلہا ویدین اھا فی
الہیاء ویتمیز حرمہا وکانت الی الذان معلومہ دین
مقہین تہن بمنزلة المحسوسات فہو لہ من
بالایمان الحقیقی اللہ یعتبر عنہ بالاحسان
فی ذلک ومن عرف فی ضمہ اللہ والذات
کیفیتہ المحض وکان لہ بقدر علیہ تجرید المحض
من اللفظ والحرف والخیال فقد اتی بما یہم
فی باب الاحسان **مشہد آخر**
فی المنام اللیلۃ العاشرة من صفر سنة اربع
واربعین والفس ومانۃ بجملة طلبا رگہ کان الحسن
والحسن رضی اللہ عنہما نزلانی لیتہ وید
الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلم قد انکسر لسانہ
فلبسط الخید لہ یعطینہ وقال ہذا اقل جلد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال حتی
یصلی الحسن فلیس ماصلی الحسن
حاکم بصلی فاخذہ حسن رضی اللہ عنہ ماصلی
ثم اولى فکسرات بہ نتیجہ براء غلط فیہ
خطا خط فی خط ایض فی ضربہ بنید بھما
فرفعہ حسین رضی اللہ عنہ وقال ہذا

نور نماز اور نور طہارت کا فہم اس طرح کا کہ جب وہ نماز سے
رہ جائے یا اوس پر پڑھو یا جانت ہو جائے یا اوس کے
حواس بہر حائین رنگوں سے جو نظر آئیں اور آوازوں سے
جو سنے تو اوسکو ایک ایسی ہیئت حاصل ہو کہ وہ تمیز کر لے اور
اوس سے اویٹ ہو اور نفرت کرے جیلہ سے اوس پر غور
طہارت اور نماز سے اور جمع کرے حواس ذکر میں تو دوسری
ہیئت حاصل ہو تو تمیز کر لے اوسکی اور اوسکو اچھا جانے اور اوس
خوش ہو اور یہ دونو حالتیں ہوں جدا جدا معلوم ہو جائیں
محسوس تو وہ مومن ہے ایمان حقیقی سے جس عبارت حسن
ہے اس میں کچھ شک نہیں اور جو شخص دعا اور ذکر میں
کیفیت حضور پائی اگرچہ قادر نہ ہو محض حضور پر سب حرف
و لفظ و خیال کے سبب تحقیق اپنے ارادہ کو پہنچا احسان
باب میں **مشہد** میں نے خواب میں دیکھا ہمارے
دسویں تاریخ ۱۳۸۵ھ ایک ہزار اکیسویں سال مبارک
میں کہ گویا حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے
گھر تشریف لائے میں اور حضرت امام حسن کے
ہاتھ میں ایک قلم ٹوٹے نوک کا ہے پھر
اوپر ہونے ہاتھ بڑھایا کہ مجھ کو عنایت کریں
اور فرمایا یہ ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہے پھر فرمایا تاکہ اسکو حسین رضی اللہ عنہ سنوار دے
یہ ویسا نہیں ہے جیسا حسین رضی اللہ عنہ نے سنوارا تھا
پھر لے لیا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اور سنوارا
پھر مجھ کو عنایت کیا میں بہت خوش ہوا اوس سے پھر کئی
ایک چادر داری دار کہ سبز داری ایک سفید تھی پھر اونکے
روبرو کچی گئی حضرت امام حسین نے اٹھایا اور فرمایا یہ چادر

مشہد احسان

علي بيتي من ربي فليس له بحسب هذا الا
تبا انا موسى محفوظ ومسل سدا

اس ارتباط کے موافق ہمیں کوئی ایسا روکنا ہوتا ہے کہ اس کو حفاظت کرے اور اس کو روکے رکھے آگے ؟

اور اہم حفظ الخفیٰ وعصمتی وعلو الذی یسکون	اور کو اللہ کی حفاظت اور عصمت اپنے روبرو روکے
بہدایہ فہو وحش بہذا اللفظ ویرکنا ولو انقطع	ہوئے ہے وہ معلوم کرتا ہے اس حفظ کو اور جانتا ہے
لما کان مستقر الا بالوہب السفلہ ودرجہ سبہ	کہ اگر اس سے الگ ہوا تو پھر رحیم میں ہے نہ کہ ناسپہ اور
صق بالعلم الالہی وولہ خلقہ لہ تملیٰ یمن و	وہ موافق اس کے حق بعلم الہی ہے اور سوا اس کے اس کے
حد والعلوم کمال الایمان بالغیب والاخفاظ	واسطے ہی تملیٰ مقابل عوام کے جس کا کمال ایمان بالغیب ہے
بالنوامیس والجرم بواسطہ التجزؤ لا نقیاد	اور حفاظت کرنے والی شریعت اور یقین بواسطہ خبر کے
النام للہی بل الصادق والحبۃ الصادقۃ لہ	اور مخبر صادق کا انقیاد پورا پورا اور اس سے محبت
فالایمان مستحق الفرح ولکن عند شعشعہ ان	صادق پس یہ دونوں ایمان کی عینیں فرد کے واسطے
انوار الایمان الاول قد یخفی الثانی وقت ذات	محقق ہیں لیکن جب پہلے قسم کے ایمان کے نور چمکتے ہیں تو
لیلۃ اصلہ التہج فی الحجۃ اذ فتنہ عشر انوار الایمان	دوسری قسم کے ایمان کے نور چمپ جاتے ہیں اور میں ایک
علی بنیۃ وغلبت وبہرہ صفت الایمان	راست تہجد پڑھتا تھا حرم میں انوار ایمان علی بنیۃ کے
بالغیب فاما بعد ثم املتہ فی الجہل حوالۃ الخیر	چمکے اور غالب آگئے اور میں تمہیر ہوا میں سوچا کہ ایمان
علیہ ان اسف تر جلعہ بنی ما ظہر حد الایمان	بالغیب ہے تو نیا یا اسکو پیر سوچا میں نے تو اس سے
واطمینان فی طرقتہ تحقیق شریف	نیا یا یہاں تک کہ معلوم ہوا میں حسرت کرتا ہوں اور
ارویا عنکیر ما یلہم من بان اللہ تعالیٰ اسقط	افسوس پیر کچھ دیر میں تلا پڑھوایا ایمان اور مجھے اطمینان آیا
عنہم التکلیف وانما خفی ہر فی الاطاعۃ ان	تو اسے غور کرو تحقیق شریف بیت اولیاؤن کو الہام
شاؤا فاعلوها وان لم یشاؤا لم یفعلوہا حجۃ	ہوتا ہے کہ اسنے اپنے تکلیف شریعی صاف کی کہ میں
سیدنا ابوالدرداء عنہ عن نفسہ ان الہم اختیار عبادت چاہے کرو چاہے نہ کرو حضرت قبلہ گاہ صاحب	یہاں انا وند ع اللہ تعالیٰ ینقیم علیہ التکلیف اپنی حکایت بیان کی مجھے کہ او کو بھی یہ الہام ہوا اور انہوں نے
یہاں انا وند ع اللہ تعالیٰ ینقیم علیہ التکلیف اپنی حکایت بیان کی مجھے کہ او کو بھی یہ الہام ہوا اور انہوں نے	وفا اختیار الا التفتش ولم یکن من مد حب صقو اللہ دعائی کہ تجھ پر شرعی کی تکلیف قائم ہو اور انہوں نے سو شریعی
التکلیف عن احد من خلق اللہ ما دام حاکم ان	کے نہ اختیار کیا اور نہ گناہ ہے نہ تھا تکلیف شریعی نہ تھا ہونا کسی سے
بالغافر ابنت یعد الالہام حقاً ویسکون حب حقاً	جیسے ماعالیٰ بالغ کو کوئی اپنی انہیں دیکھا الہام کو ہی حق جانتا
ویتجہ فی التطبيق ولکن عن سیدنا الہم	حقے اور اپنے مذہب کو ہی حق اور اس کی تطبیق
قدس سر ان کان یحب عن نفسہ ان الہم	میں متخیر تھے اور جناب نبوی صاحب نے اپنے حال بیان
بسطوا التکلیف وقیل لہ ان عبدت حقاً	کیا کہ او کو الہام ہوا کہ تکلیف شریعی صاف کی اگر مجھ سے ڈرے

بہدایہ فہو وحش بہذا اللفظ ویرکنا ولو انقطع

من النار فانا قلنا جل جلالہ عن النار وان عبدنا
 طمعا في الجنة فانا وعدنا ان نلد خلعة اياها
 وان عبدنا طمعا في الدنيا فقد رضىنا عنك خيرا
 لا ينقض بعدك فقال ربنا انما عبد الله لا شئ ^{ذلك} _{هو}
 وكان قد من سقر بميل الى ان الكل يسقط
 عنهم التكليف والله سبحانه هو الذي يقرر عليهم
 النواميس من غير اختيارهم وهكذا اراد عن كثير
 من اطباء الله تعالى التفرغ ^{لذلك} _{عندك} ^{الانسان}
 اذا انتقل عن الانبساط بالغيب بهذه النوا ^{ميسر}
 الى الايمان بها على بيئته ووجد هذه العبادات
 والنواميس في نفس هائل الجوع والعطش
 مما لا يفد سطرته ولا معنى لتعلق التكليف
 به لانها من الجبل التي جبل عليها سواكان
 هذا السر اضمحا منشرا او مجلدا في شئ من ذلك
 على باطن خطابه من الحق انما مثله ^{هذه}
 الجملة الاجمالية والتفصيلية ^{التي} _{تعالى} ^{الاساط}
 عنه التكليف وانه اختار بعد ذلك التفسر
 من اختياره قصيرا وانما مثل هذه الامور ^{عند}
 مثل الرقيا يحتاج الى تعبها وانما تعبها ^{هذه}
 الالهام حصول هذه المقام الذي هو مدار
 الالهام والحق عندى ان الالهام كل حق ^{تكون}
 منه الفائض عن لسان خاص ومتار مع ^{لكن}
 ومنه الفائض عن لسان القضاء ^{التي} _{التي} ^{التي}
 الاول متبعر بحسب مقامه ومن مقامه ^{والداني}
 هو المسعر المطلق ومن الالهام ما يحتاج الى تعب ^{بعض}

عبادت کرو تو پستے تلو کو فنی سے نجات دی اور جنت کے
 واسطے عبادت کرو تو پستے جنت کا وعدہ کر لیا تو کوئی کوئی
 اور بہاری رضا کو عبادت کرو تو ہم راضی ہیں کہ جسے تلو
 تو اوہوں نے عرض کیا کہ یا اہل بیت تیری عبادت کسی شے
 کے لئے نہیں کرتا سنا تیرے اور وہ قدس سرہ مائل تھے
 اس طرف کا ملوں سے ساقط ہو جاتی ہے اہل اللہ تعالیٰ
 قائم کر دیتا ہے ان پر فرمان و شریعت ان کے لئے اختیار
 کے اور ایسا ہے بہت اولیاء اللہ سے رفاہیہ کیا گیا ہے
 اور میرے نزدیک اس میں یہ بھی ہے کہ انسان جب
 منتقل ہوتا ہے ایمان بالغیب سے اس نوامیس سے ایمان
 طے بننے کی طرف اور پاتا ہے اس عبادات اور نوامیس کو
 اپنے دل میں شل ہو کر اور پیاس کے جسکے قادر نہیں
 ترک ہوا کچھ معنی نہیں اس سے علاوہ تکلیف کے اس لئے کہ وہ تو
 اس کی جبلت ہے جس پر وہ پیدا ہوا برابر ہے کہ پھر اس پر
 واضح ہو کہ لکھ لیا مجمل ہو کہ اس کے باطن پر شرح ہو
 اس سے خطاب اللہ تعالیٰ کا کہ مطلوب اس کا یہ حالت ہے ^{الای}
 تفصیلیہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے تکلیف ساقط کی اور اس ^{بعد}
 اس کے تکلیف شرعیہ کو اختیار کیا اپنے قصد و اختیار سے
 اور میرے نزدیک ان امور کی مثال خواب کی مثال ہے کہ تعبیر کی
 حاجت ہے اور تعبیر الہام کے حال ہونا اس مقام کا ہے جو
 الہام کا مطلوب ہے اور میرے نزدیک حق یہ ہے کہ الہام سب حق ہیں
 لیکن بعض ان سے زبان خاص اور مطلوب معلوم ہو فائض ہیں
 اور بعض ان کے حکم حاکم وقت سے ہیں پہلے متبع موافق
 بعض مقام کے ہیں کہ ان کا تابع ہو اور دوسری قسم
 متبع مطلق ہیں اور بعض الہام تعبیر کے محتاج ہیں

فلا بد من استنباط رجل تام المعرفة ومنه ما لا
 يخفى فندبر تحقيق شريف **نفسنا**
اختر اعلم ان الارواح اذا فارقت اجسادها
 من الفوق البهيمية تشبهاً وقويت للملكية واستقلت
 بها حلت من الكمال وهذا الكمال على وجوه متناهية
 نوس الاعمال وذلك لان الملكية اذا اوجدت الملك البهيمية
 ان تعجل علام من الاعمال الصالحات فاقاد **الملك البهيمية**
 وليتمعت بغير سرها تحت تصرفها لحصل
 الملكية الشرح والملك البهيمية تشبهاً تشبعت الملكية
 وهي غابة يحكمها واذا انزل ذلك من بعد **اختر**
 حصل هذا الكمال في جوهر الملكية والملك البهيمية
 وكان خلق هذه النفس ودنياً واجل من خلق
 عنها ادا ومتما نوس الدرجة وذلك لان الانسان
 اذا عمل عملاً رضى به الله تعالى وتعالى وصره لاجله
 لكونه سلباً لمتفكر الكروب عن الناس كافة
 اولكونه سلباً لتمام الادة الحق بتدليل الخلق
 من الهداية واسناء النور اولكونه لفساد
 معدودة في عدل والتدلي بان النعمت هذا
 النفس وطحت بمجملات متناهية الى الملك والندار
 فيه فعند اجتماع هذا الوجوه الثلاثة ووجوه
 واحد منها يشتمل على الرحمة الالهية فيظهر حقيقة
 للنفس اقل من حركته وانسباطاً ومنها ان المفسر
 اذا دخلت جلال ربها اماناً لا فاضاً وبالمتحد
 كالاتفال القلبية او بالوهم الهائي للبر
 وهو الذي يسميها البشر اهل الزمان والظلمة

فلو لم يكن من استنباط رجل تام المعرفة ومنه ما لا
 يخفى فندبر تحقيق شريف **نفسنا**
اختر اعلم ان الارواح اذا فارقت اجسادها
 من الفوق البهيمية تشبهاً وقويت للملكية واستقلت
 بها حلت من الكمال وهذا الكمال على وجوه متناهية
 نوس الاعمال وذلك لان الملكية اذا اوجدت الملك البهيمية
 ان تعجل علام من الاعمال الصالحات فاقاد **الملك البهيمية**
 وليتمعت بغير سرها تحت تصرفها لحصل
 الملكية الشرح والملك البهيمية تشبهاً تشبعت الملكية
 وهي غابة يحكمها واذا انزل ذلك من بعد **اختر**
 حصل هذا الكمال في جوهر الملكية والملك البهيمية
 وكان خلق هذه النفس ودنياً واجل من خلق
 عنها ادا ومتما نوس الدرجة وذلك لان الانسان
 اذا عمل عملاً رضى به الله تعالى وتعالى وصره لاجله
 لكونه سلباً لمتفكر الكروب عن الناس كافة
 اولكونه سلباً لتمام الادة الحق بتدليل الخلق
 من الهداية واسناء النور اولكونه لفساد
 معدودة في عدل والتدلي بان النعمت هذا
 النفس وطحت بمجملات متناهية الى الملك والندار
 فيه فعند اجتماع هذا الوجوه الثلاثة ووجوه
 واحد منها يشتمل على الرحمة الالهية فيظهر حقيقة
 للنفس اقل من حركته وانسباطاً ومنها ان المفسر
 اذا دخلت جلال ربها اماناً لا فاضاً وبالمتحد
 كالاتفال القلبية او بالوهم الهائي للبر
 وهو الذي يسميها البشر اهل الزمان والظلمة

الشاهد الثاني

حصل للنفس وخلص اليها ملكاً بسيطاً تولى
 جبرئيل وذيكره ما ليس ذلك نورانياً داشت وحقاً
 نور الاحوال وخلص لان النفس اذا كانت محز
 يتصل التبدل الاحوال الخوف والرجاء والقلوب
 والشوق والافس والهيبة والتعظيم وغايبها
 خالص الى جبرئيل هارها صديقاً ورقاً قوام فاذا
 عن الجسد ولم يخفها اذ ذات متجدة
 الطبعات فيها الوان اسماء الحق وانوار وحصل
 رقائق كثيرة وانبهت بكل رقيقة ففهم
 حال اكثر الارواح وبذلك الانوار تتكلم في ملكا
 في الشمس امتلئت نورا وضوءاً او كحوض
 صخرة ماء ضريح نور الشمس في يوم راللا المير وقت
 الهاجر فالتسا الماء نور الشمس اذا علمت قلنا
 وفهمتها فاعلم اني لما زرت شهداً بعد رض الله
 تعالى عنهما وقت بحال قبورهم سطعت
 الانوار من قبورهم ليزداد فعلة في اول الامس
 كمثل الانوار المحسوسة تحت تودد اني احبها
 بالحس او بصبر الروح ثم تاملت فيها انوار
 فوجدتها انواراً للرحمة تاملت القابل للذي
 ينسب الى ابي ذر الغفاري رضي الله تعالى عنه
 بصرفاء والله اعلم بحقيقة الحال وجلست
 جباله وتوجهت الى روح مظهرت لي كمثل
 هلال الثالثة فاملت فيها فاذا نورها والاحوال
 ونور الرحمة جميعاً الا ان نور الرحمة اظلم
 او كنت قبل ذلك بجلالة المعظمة في مولد

تو حاصل ہوتا ہے نفس کو اور دوست ہو جاتا ہے اس کا ایک
 ملک بسيط اور رنگ جبروتی اور بہت لوگ اس کو کہتے ہیں
 نور یا دراشت اور ان میں سے ہے نور احوال اور یہ اس کے
 نفس جب ہو جاتا ہے اون میں سے جو تیز رو میں واسطے
 بہتے حال خوف ورجاء اور خلق اور شوق و افس و ہیبت
 و تعظیم وغیرہ کے دوست ہو جاتی ہے اس کے جوہر کی صفائی
 اور رقت قوام جب وہ روح جسم سے جدا ہوئے اور اس کو
 گمراہی اور ادون متحدہ نے تو اس میں منقطع ہو جاتے ہیں رنگ
 اسماء الہی کے اور اس کو حاصل ہوتے ہیں لطافتیں کثیرہ اور
 وہ خوش ہوتی ہے ہر لطافت میں پس یہ احوال اکثر ارواح کا
 ہے اور اون نوروں سے ہو جاتی ہے مانند ایک آئینہ کے
 جو دوپہر میں رکھا ہوا اور چمکتا ہو روشنی آفتاب یا مانند ایک
 حوض پانی سے لبریز کے جس پر آفتاب چمکتا ہو اور نہو اٹھیری
 ہوئی ہو اور دوپہر کا وقت ہو اور وہ پانی نور آفتاب سے منور ہو
 پس جب تیسرے سمجھ لیا یہ جو کہنے کہا تو جان لو کہ جب میں نے
 زیارت کی شہداء بدر کے رضی اللہ عنہم میں ان کے مزاروں کے
 گرد کھڑا ہوا تو ان کے مزاروں کی بارگاہی میری طرف نور چمکا ایسا نور
 کیجئے ان انکھوں کی آگے ہر ہانگ کہ میں ترو میں تھا کہ ان انکھوں
 کی کہتا ہوں یا روح کی انکھوں پر سوچا میں نے کہ یہ کونسا نور ہو تو معلوم
 کیا کہ یہ انوار رحمت میں اور جب میں نے زیارت کی اس مزار کی جو
 ابو ذر غفاری کا مٹ ہو رہے رضی اللہ عنہ ہادی صفر
 میں حقیقت حال خدا فرمایا تھا جس میں بیٹا اگر داوس مزار کے اور جو
 ہوا ان کی روح کا تو مجھ معلوم ہوا ایسا ترش شربابینے سوتا وہ نور
 نور اعمال نور رحمت و نور جمع کے مگر نور رحمت کا غالب اور بہت
 طاہر تھا اور اس پہلے کہ مبارکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

النبي صلى الله عليه وسلم في يوم ولادته والآن
 يصلون على النبي صلى الله عليه وسلم في كل
 ارضاء له في ظهرك في ولادته ومشاهدته
 قبل بعثته فرايت انوارا سطعت دفعة
 واحدة لا قول في ادركها بصير الجسد ولا
 اقول ادركتها بصير الروح فقط الله اعلم
 كان الامم بين هذا اذ كان فتاملت تلك الانوار
 فوجدتها من قبل الملائكة المؤكدين بامثال
 هذا للمشاهد وبامثال هذا للجائسين ورايت
 في الخاطر انوارا ملائكة انوار الائمة مستأهل
اخبرني بالاجمال لما دخلت للمدينة
 للنور قد رزمت الروضة المقدسة على حدة
 افضل الصلوات والتسليمات رايت روحه
 صلى الله عليه وسلم ظاهره بارز في عالم
 الارواح فقطبل في المنال القريب من الحق
 فادركت ان العوام انما يدركون حضرة النبي
 صلى الله عليه وسلم في الصلوات وامامتنا بالانوار
 فيها وامثال ذلك من هذه الدقائق ولكن ذلك
 الناس عامة لا يلحون لشيء الا بما يأتون شحم
 على ارواحهم من علومها خذون انما حقيقته
 واما شبيهه فيض واحد ويتلفاه الاخوان القلوب
 لما ادرك ادراكا اجماليا ويسمعون فتن
 يده بوجه آخر رابع فبذلك شيئا مناسبا
 وهو جرحه يتفق امة من الناس على ذلك
 فليس انفاقهم في مثل ذلك سدا فلا ترد

تفسير

مولد مبارک میں تھا میلاد شریف کے روز اور لوگ جمع تھے وہ
 شریف پڑھتے تھے اور بیان کرتے تھے وہ مجھے جو وقت
 ولادت کے ظاہر ہوئے تھے اور وہ مشاہدے جو نبوت
 پہلے ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ کیا رنگی انوار ظاہر ہوئے
 میں نہیں کہتا کہ ان آنکھوں سے دیکھا اور نہ کہتا ہوں روح
 کی آنکھوں سے فقط خدا جانتا ہے کیا امر تھا ان آنکھوں سے دیکھا
 یا روح کے من تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان لاکھوں کا ہوا
 جو ایسی مجلسوں پر مومل ہیں اور اسی مشاہد پر اور میں نے دیکھا
 کہ انوار لاکھوں اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں
مشاہدہ جب میں داخل ہوا دینہ منورہ میں
 اور زیارت کے روضہ مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے آپ کی روح مبارک مقدس کو دیکھا ظاہر اور
 عیان نہ فقط بیچ عالم ارواح کے بلکہ ان آنکھوں کو قریب
 قریب تو میں نے معلوم کیا کہ وہ جو لوگ کہا کرتے ہیں
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازین اور آپ کی امامت کو کوئی
 نمازین اور اور ایسی باتیں وہ بھی دقیقہ ہے اور اسی طرح
 اکثر لوگ کوئی بات زبان پر نہیں لاتے مگر جو انکی ارواح پر
 شرح کرے کسی علم سے تو ہوتی ہے وہ حقیقتا یا اس کی
 صورت پہر ایک اوس کو بیان کرتا ہے دوسرا
 قبول کر لیتا ہے وہ ادراک اجمالی اور
 تیسرا سنتا ہے وہ اور وجہ سے اوسکی
 تائید کرتا ہے اور چوتھا اور صورت
 مناسبہ اسی طرح اور یہاں تک کہ اس
 امر پر ایک جماعت متفق ہو جاتی ہے اور ان کا
 اتفاق ایسے امور میں ہل نہیں ہے پس حقیر سمجھتا ہوں کہ

المشہور ولدت العوام ولدت نطفن باسرا یا ایہی
 فتوجهت الی القبر الشراح المقدس من مرق بعد
 احزما فابن صلی اللہ علیہ وسلم فی رقیقہ تبعد
 رقیقہ فمنا فی صبورہ عجز العظموت والعبیہ
 وقارۃ فی صبورہ الجذب والحب والانشراح
 وتائق فی صورۃ السیران حتی تخیل ان الفضاء ممتلئ
 بروحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وطی تموج فی تموج
 الروح العاصفۃ حتی ان الناظر یکاد یشغلہ
 غموجہا عن ملاحظۃ تنفسہ الی غیر ذلک
 من الدقائق ولینتہ صلی اللہ علیہ وسلم فاک
 الامویہ بکلی صبورۃ الذی یمتد القیاس علیہا مرق
 بعد مرق مع الی طامع الی رحانیت لا
 الی جسمانیت صلی اللہ علیہ وسلم فتنفطنت لہ
 لسا صبیۃ من تقویم روحہ بصورۃ جسدہ
 الصلوٰۃ والسلام وان الداء انما للیجقوالدن
 الانبیاء لایموتون وانہم یجدلون ومعجی وقیو
 وانہم احياء الی غیر ذلک ولما اسم علیہ وسلم
 الاوقد انبسط الی والانشراح وتبدل وظہر
 وظہر لہ رحمۃ اللعالمین مشہور
 لما کان الیوم الثالث سلمت علیہ صلی اللہ علیہ
 یوسلم علی صاحبیہ ضی اللہ عنہما قلت
 یا رسول اللہ افاض علیا افاض اللہ علیک
 جملہ لایعین فی خباہ وانتم رحمہ للعالمین
 فانبسط الی انبساط عظیما حتی تخیل کان
 عطاۃ ردائہ لفتنہ وغشبتہ شرع عظیم

مشہورات کو لیکن اس میں غور کر کر جو ادن کی زبان پر آیا اور سکا
 اسرار کیا ہے پیر متوجہ ہوا وحشہ مقدسہ ہند کی طرف بار
 بار تو ظہور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لطافت کلمات
 میں کہی تو فقط صورت عظمت نبیت میں اور کہی صورت جذبہ و
 محبت میں اور انس و انشراح میں اور کہی صورت سران میں
 میں خیال کرتا تھا کہ تمام فصاہری ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے روح مقدس سے اور روح مبارک موجیں بار رہی ہے
 مانند ہوائے تیز کے یہاں تک کہ دیکھنے والا اسکی تہج کو دیکھ کر
 عنقریب کہہ پڑے تین پہول جلسے سوائے اسکے اور لطافتیں
 اور مینے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھڑا مور میں مئی
 صورت متعلیٰ میں آتے بار بار باوجودیکہ میری کمال
 آرزو تھی کہ روحانیت میں دیکھوں جسمانیت میں نہ دیکھوں آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ کو دریافت ہوا کہ آپ کا خاصہ ہر روح کو
 صورت جسم میں کرنا صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی بات ہے جو آپ نے
 فرمایا ہے کہ انبیاء میں مرتے اور غائب ہونے والے ہیں اپنی قبر میں
 اور انبیاء کج کیا کرتے ہیں اپنے قرون میں اور وہ زندہ ہیں اور
 جو جو فرمایا ہے اوجب سینے آپ پر درود پڑنا اچھی جگہ سے
 خوش ہوئے اور انشراح فرمائے اور ظاہر ہوئے اور یہ ہوئے
 کہ آپ رحمت اللعالمین ہیں مشہور جب سیر فرماتے تو سلام
 پڑا آپ پر اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 میر عرض کیا کیا رسول اللہ نایت ہو کہ کچھ اور بھی ہو اسے آپ کو یاد
 ہم آئے کہ عطا کے شوق میں آئے ہیں اور آپ رحمت للعالمین
 میں تو آپ نے میری طرف کمال التفات کیا یہاں تک
 کہ میں نے خیال کیا کہ تو یا چادر مبارک کے
 دامن سے لپیٹ لیا اور اوڑھ لیا خوب اچھی طرح

خطہ و متدی علی و اظہار الاسلام روحانی
 بنفسہ و اعلانی امداد عظیمہ الیہ و عدا فی
 کیف استقد بہ فی حوائج و کیف یزکھوالی
 من یصل علیہ و کیف یلینس طالی من اطمین
 فی مدح اطمین علیہ فی یتہ علیہ الصلوٰۃ و
 التسلیح اتقد صا من جواہر روح و دنیا
 نفس و جبلتہ و فضل مظهریۃ للتک العظیم
 التمشیط علی وجہ البشر حتی انک و اظہار
 یقین من المظہر و ہذا التدی العظیم
 التدی عند الصوفیۃ بالحقیقۃ المحیۃ
 و ہی التدی بصفیہا بالنہا قطب الاقطاب
 و نبی الانبیاء و انہا ہا بنی زہد التدی فی البرۃ
 البشریت ظلمنا نعقدات حقیقت فی المثلث
 متوجہ الی الخلق سمیت حقیقت محمدیۃ قطباً
 و نبیاً و ہی تقدیر کل من بعث الی الخلق شرّاً
 امر البعث و توجہ المبعوث الی رجمہ و بعد برہ
 الخلو انفلت عنہ و آما سیدنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ و سلم ظہر کان منہ جانی اصل بعثت
 شہیداً یوم المقیۃ تنفیہ علیہ و منہ تہیل من اللہ
 للعصاة من خلقہ لطفانہ بالنسب اللہم
 لیخرج منہ علیہ الصلوٰۃ و السلام ہمہ عظیمہ
 تقضی شمول الرحۃ یا ہم و خلوص ملکیتہم
 عن یومیتہم فی نور معیۃ الرحۃ اللہ و جودہ
 بالنسب الی اولیک الافنام و خلقت لخلقہ فی
 التناسل لیس فی النور و لدن لک خالق کل نوع

اور ظاہر کئے مجسما سر اور پھینوائے مجسمہ خود امداد
 کی جو کھو امداد اجمالی بہت بڑی اور تہا مجھ کو کس طرح اپنی
 حاجتوں میں مدد چاہوں اور کس طرح وہ جواب دے میں جب آپ پر
 کوئی درد پڑے اور کیسے خوش ہوتے ہیں جو آپ کی مدد میں
 کرے یا آپسے اصلاح کرے پس دیکھائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کو آپسے جو ہر روح اور بدن نفس و جبلت فطرت کے
 سبب ہو گئے نظریہ تدلی سے ایسے جو تدلی عظیم اور بنسب طبع
 بہت بشر چمن ظاہر اور مظہر کی تمیز میں ہوتی اور پوری
 عظیم ہے وہ جو صوفیہ کی رائے میں حقیقت محمدیہ ہے
 اور اسی تدلی سے مراد ہوتے جو کہتے ہیں قطب الاقطاب
 اور نبی الانبیاء اور کہہ اور کا ہے ظہور اس تجلی کا بشریت میں
 بس جب منعقد ہوتی ہے کوئی حقیقت شال میں متوجہ خلقت
 کی طرف تو اس کا نام حقیقت محمدیہ رکھا جاتا ہے اور قطب
 اور نبی اور وہ اوس سے متحد ہوتی ہے جو یہاں آج خلقت
 کی طرف جب وہ امر ہو چکا ہے اور وہ مبعوث متوجہ ہوتا ہے
 رحمت رب کی طرف اور خلقت کی طرف پیشہ کرتا ہے ہر حاجی
 اوس سے توجہ کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو داخل تشریف
 اصل بعثت اس امر میں کہ قیامت کے دن شہید ہوں اور شفیع
 ہوں گناہگاروں کے اللہ کے لطف سے اور ظاہر ہو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ بہت عظیم کہ شمول رحمت کے
 مقتضی ہے اون پر اور ملکیتہ حاصل کرنے کو یہی ہے
 سے تو کہ ہو رحمت الہی کے واسطے آپ کا
 وجود نسبت اون لوگوں کے
 اور یہ ایسا ہے جیسے قوتیں تناسل کے
 بقائے نوع کے واسطے اور اس طرح خلقت ہر نوع میں

مایقید عندہ یلینوب الخاقم لیریزل صلی اللہ علیہ
 وسلم ولان مال متوجہا الی الخاقم مقبلا الیہم جو
 فلذلک کان الحق لا انبیاء بحلول حلالہ الحقیقۃ
 المثالیۃ فیہ اتحادہا مع بحیث لا یمیز لظاہر
 من المظہر فکان عینہا الاطرع علیہ الانفکال
 وظل احد معا کھن البیت المشہور
 اقلت شمس اولین وشمسنا
 ابد اصلی اقل علی لا تغرب
 فالتجاء بہنہ الحقیقۃ بصیرتہ بصیرتہ طبعیۃ
 الاتحاد تفتنت بہا ورت یتصل اللہ علیہ وسلم
 مستقر علی الخاقم الخاقم الواحدا دایما لا ینزع
 فی نفسہ اداة متجسۃ ولا فتنۃ من الداعی
 نعم لما کان وجہہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخلق
 کان قریبا جلا من ان یرتفع انسان الیہ یجہلہ امت
 فی غبۃ فی نائلۃ او فی غیض علیہ من بسا کاتہ
 حتی یقبل انہ ذوارا دات متجسۃ کثل الذی یھب
 اغاثہ اللہ و فین الخاقم فاقلمتہ علی الصلوات
 والسلام الی الخاقم من مذہب من مذہب الفقہ
 یعمل لا یتبعہ واتمسک بہ فاذا المذہب کلہا عند
 علی السواء لیس علم الفروع فی حالتہ من ذیل
 روحہ اللہ بمعنا الداخل فی ہر روحہ لعل
 الفروع وھو عذابۃ الحق سفوسا الشرا جہۃ
 اعمالہم و اخلاقہم و اصلاحہا وھذا اصلہ
 فروعہ و اشباحہ مختلف باختلاف الزمان فالداخل
 فی ہر الروح وھذا الاصل فالذلک کان نسبۃ
 اوس جوینکے جو اسے مفید ہو بروقت پس اتحاد کے
 ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہر غفلت کی طرف اور
 شدہ کئے ہوئے اور کئی طرف اسی واسطے سب نبیوں سے
 حقارت زیادہ ہیں واسطے حلول اس حقیقت مناسبہ کے
 اپنی میں اور اس کے اتحاد سے اپنی ساتھ اس حیثیت سے
 کہ ظاہر اور مظہر میں تمیز نہیں گویا کہ وہ بعینہ وہ جسے حقیقت
 ہیں کہ جو ان ہی نہیں اور یہی ایک معنی ہیں اوس میت
 مشہور کے اقلت شمس اولین وشمسنا ۱۰ ابد اصل
 افق علی الاغرب ۱۰ تو اتحاد اسکا اس حقیقت میں نے
 اپنی روح کی آنکھ سے دیکھا اور اسکا سبب اور میں نے
 معلوم کیا اوس سے اور دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم قائم ہمیشہ اسی حالت واحدہ پر کہ وہ ان میں ہٹا نا
 اور گوارا دہ متحدہ اور نہ کوئی داعیہ کسی شے کا ان جمیعت
 آپ متوجہ ہوتے ہیں خلق کی طرف تو نہایت قریب ہوتے ہیں
 کہ انسان اپنی کوشش بہت عرض کری اور آپ فریاد ہی
 کریں اور کئی مصیبت میں یا اوس پر کرتین فائز فائز ایسی کہ وہ
 خیال کری کہ آپ صاحب ارادت متحدہ ہیں جیسے کوئی شخص غلام
 محتاجوں کی فریاد ہی میں مصروف ہو اور پیچھے غور کی آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ذرا شب میں کس نزدیک طرف بل میں میں ہی
 ہی شب خیا کروں معلوم ہوا کہ سب بہت یکے نہ دیکھیں علم فروع
 ایک حالت میں نہیں آپ کی روح مبارک کو دیکھ آپ کی ہر روح میں علم فروع
 اس پر وہ کیا معنایت ہی کی نفوس شریک جو ان خلاق کی جہت اور
 اسکی اصلاح اور اصل یہ ہے اور اس کے فروع اور صورتیں ہیں مختلف
 ہوتی ہیں وقت اختلاف زمانہ کے پس داخل جو ہر
 روح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ اصل ہر نبی و کاتب

اللہ اہلب علی السوا علی تقدیر عندہ من اہلب من
 مذہب لای کل مذہب یحیط بہا یحب من
 امہات الفقه فی الدین الخلی وان اختلفت
 احلالہ یقتضی واحلال من المذہب لہ یکن حاصل
 اللہ علیہ وسلم سنی علی النسبة الیہ الاب العرض
 وھو ان یتفق اختلاف فی ملتہ وتقاتل باین الذی
 وفساد ذات الیین وھذا الشد لیس فی علیہ
 وکن لای لرایت الطرق کما عند علی السوا علی
 المذہب ویجب التنبی بعد خلی علی نکتہ
 وھی انہ رب رجل یلوان عند ان النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم یخار المذہب الفلانی وان الحق للطلو
 ثم یقصر فیہ فینعقد قلبہ اعتقاد ان قصہ
 فی جنب اللہ ورسولہ قیام رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ویقف عند فیہ بلین وبلین النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم یابا مسدا ودا لینی فیم فیہ
 ھذا معاتبہ من علی الصلح والصلح الخلی
 تقصید الخ تحقیق انہ اتاہ بصل امتلح الخ
 والکلیا حاف لشد باب الفیض من جہۃ سوا
 القابلیۃ وقلد برع الانسان ان الخرج عن اللہ
 المذہب عن ربقۃ العقید للشرع والا
 نقیاح لہم اللہ وان لیس ھذا لک طریق مضبوط
 غیب ہانیون الخرج عنہا عندہ مراد فاولا
 نہ الخرج عن ربقۃ الانقیاد فیکفطن بان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم معاتب علیہ امثال ھذا
 الشبہات لثرا فایقہم الطالب ویجب التنبی

سب مذہب برابر ہیں ایک سے دوسرا جدا نہیں معلوم ہوتا ہے
 کہ ہر مذہب محیط ہوتا ہے اس سے کا جو واجب ہے انہات
 تقدیر مجہدی میں اگرچہ مختلف ہو پس اگر کوئی متبع ایک مذہب کا ہو
 مذہبوں سے تو انھیں علیہ علیہ وسلم اور کسی نسبت ناراض
 نہیں بلکہ اس صورت میں جب بین میں اختلاف اور جنگ و جدال
 فساد کا موجب ہو لوگوں میں آپس میں اور یہ امر کی نہایت
 غصہ کا موجب ہے اور واجب آگاہ کرنا اسکے بعد ایک نکتہ سے
 وہ یہ ہے کہ بعض آدمیوں کے ذہن میں ہوتا ہے کہ وہ غریب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے اور وہی مذہب حق اور مطلوب ہے
 پھر وہ میں قصور ہوتا ہے تو اسکی متعاضدین سمجھ جاتا ہے کہ معنی قصور
 کیا اللہ اور رسول کا پھر حاضر ہوتا ہے حضرت علیہ علیہ وسلم
 کی حضور میں اور دیکھتا ہے اپنے میں اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم میں دروازہ بند کیا کہ نہیں کھلتا تو کہتا ہے کہ عتاب ہے
 آپکا صلی اللہ علیہ وسلم میری تقصیر سے اور تحقیق یوں ہے کہ
 وہ حاضر خود ہے ایسا ہوا ہے کہ سیدہ مختلف ہی ہر ایوان
 اور رکاوٹ سے پس بند ہوا ہے دروازہ فیض کا
 قابلیت نہونے سے اور کبھی گمان کرتا ہے انسان
 کہ تقلید کو چوڑا شرع کی پیروی کا چوڑا ہے
 اور تابع داری نہ کرنی ہے اللہ کے حکم کی
 اور تقلید کے سوا کوئی طریق مضبوط نہیں
 پس اس سے نکلنا اس کے نزدیک
 برابر ہے شرع کے انقیاد سے نکلنے
 کے اس سبب وہ جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ
 عتاب ہے اور ایسے ہی ایسے شبہ بہت ہیں کہ طالب
 کے دل میں آتے ہیں اور یہ بہ ہی ضرور رہے

ایضا علمان تاسا یدخلون المدا ین الم نورۃ
 فیرن اہل اہل علی اہل غایص ضیۃ عند عروقی
 نفس الامری فیہ غصوبیہم ویضون حقد انش
 یدخلون الروضۃ المقدسۃ ویواجہون فاختار
 وقت المصفاء والحوشر من الحقد مرثی فانک
 حالہم فایا لثرا یا ان یضدک من حد النور
 الا تفر علیہ الصلوۃ والسلام امثال ہذا الاموی
 ورائت علیہ الصلوۃ والسلام لبساً لباب العظم
 والشبہ بالجبروت ولہ رقائی غرق لجسب
 تعدد کمالہ وتوجہ الناس لہ باستعداد
 وامن علیہ الصلوۃ والسلام فی ذلک المجلس
 اجمالی التفصیل الجلی دیعہ الوصایہ والقطبۃ
 الارشادیتہ واعطانی قبلی وجعلہ اماما وصی
 طریقتہ ومن ہذا صلا وفرا لا لجمیع الناس
 بل لناس مخصوصین فطرتہم فطرۃ الحق
 بشرط ان لا یكون سببا لا اختلاف والتقابل فہذا
 النکتۃ یجب ان ینبہ بہا کل من اخذ مذہبنا
 اصلا وفرا وطریقنا سلوکا تفرقت ازاسالہ
 عن مسائل مباحی الوحی و مراتب الجود والقد
 والبقا فاذا هو علی الصلوۃ والسلام متوجہ
 بالکلیۃ الی القللی للذاتی رفک کما اردت ان
 اسالہ من عنہ استغراقی فی توفیقہ حالہ عنہ
 وحکمہ ان اجلس بین یدیہ فاسأل ثلبلسانی
 الذی یعد و حد والملا الا علیہ تعلقہ بنورہ
 جدا ثم اسال ثم تعلقہ ثم اسال و ہم جہا فعند

آگاہ کرنا کہ جب لوگ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے ہیں اور
 وہاں کے لوگوں کے اعمال اپنے نزدیک برے دیکھتے ہیں
 یا وہ اعمال نفس الامریوں کے ہوتے ہیں تو ان سے بغض اور کینہ
 رکھتے ہیں یہ سب روضہ مقدسہ میں حاضر ہوتے ہیں اور
 متوجہ ہوتے ہیں اور صفائی کا وقت آتا ہے اور خلوص کا تو
 اس کینہ سے تلخی ٹپکتی ہے اور نکاح حال کدر ہو جاتا ہے خبردار
 خبردار اس سے بچنا کہ اس فوراً تم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایٹھ
 روکتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کو
 عظمت کا لباس اور تشبیہ بالجبروت کا پہننے پر عوام کی
 بہت لطافتیں ہیں موافق شمار کئے کمالات کے اور لوگوں کا
 متوجہ ہونا اپنی استعدادوں کے موافق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اس مجلس میں میری اجمالی امداد فرمائی کہ تفصیل اسکی
 مجودیت اور وصایت اور قطب ارشادیت ہے اور مجھ کو
 قبولیت عطا ہوئی اور کیا مجھ کو امام اور اچھا فرمایا میری طریقہ
 اور مذہب کو اصلا وفرا لیکن سب کے واسطے نہیں بلکہ واسطے
 خاص خاص لوگوں کی حکمی فطرت میں تحقیق ہی اس شرط پر کہ وہ سب
 اختلاف اور نزاکت کا نہ اس نکتہ سے واجب آگاہ ہوا ہو
 جو ہمارا مذہب اور طریقہ اختیار کرے اصلا وفرا یہ سننے چاہا کہ
 دریافت کروں آپسے مسائل سبادی جو اور مراتب جو اور فرائض اور
 بقا تو میں نے دیکھا کہ آپ بالکل متوجہ ہیں اور میں نے کو کہ فطرت
 حسین چاہتا تھا کچھ پوچھوں تو میرا استغراق کی کیفیت حال میں
 مجھ کو روک دیتا تھا اور مجھ کو سکھایا آپ کے آپ کے روبرو ہونا
 اور اپنے سب سوال کروں اس زبان جو لاری علی کی طرف سے
 پھر مجھ کو نو نے لپیٹ لیا پھر سوال کیا پھر لپیٹ لیا
 پھر سوال کیا غرض اسی طرح پھر اس وقت

خذک من تحت احوالی و همزة العلیا فی صید البہم
 المرعی و ذاتہ مسلفا علی حالہ واحد من جعظ
 صوتہ الذرۃ و لونہ سعبۃ و کر سنا و قایہ و ونا
 لکنہ لکن لوی متو جہالی الخلق لاسا لباس عظیم
 عظیم من الفی و الجناب والافۃ مالایحی و لا
 یل ان انتواء فاذا اتوا حوالہ انسان بجلہ لکن
 ولا ریل الانسان العالی ففقد بل کل ذی لکن
 یشتاق الی شئ و یتو جہالیہ بغصۃ و متقی قانہ
 یتدالی الیہ و ہذا اردو السلام و اجابہ المصلو ت
 یعنی یحصل بسبب صغر هذا الانسان حالہ
 شہدۃ بالقصیدۃ المتجدد وانا علیک صرا عظم
 و حوالہ الحکمۃ فی جعل حدۃ النسمۃ السائل و نا
 للک ان یتقرب الخی جلا الی اهل الارض الخ الی
 سفلیہم ایضا و کان هذا الخ لا یقرب الی حق
 النسمۃ و رایت علیہ الصالحی و السلام پیشتار
 انشراح عظیم المن صلی علیہ و علیٰ و رایت صلی
 اللہ علیہ سلی بارزہ امفیضا فیض الصحتہ
 لکن المشاخ الصوفیہ فی مجالس الافاضۃ و نا
 ینیدایہ و کل ما علما مشہد واحد من مشا
 و تعظن انی صلی عاشق بصر عجیب لا اشک
 اس من افاضۃ الخی ان الخ کمال تام من الکمال
 و لد اللہ بظہر قلوب الخا جہا بنہا جہا بنفسہ
 و یجرح و من المسئلۃ ان الوصل الی اللہ تبارک
 و تعالیٰ کمال و لد الی الخ الخ الی الخلی بنصب
 الکعبۃ شہار من قعاب الخ الوصل الی الیہا

مختلف ہو گیا میرا سوال اور آپ کی ہمت بلند ہو کر فرما دیجئے گا
 اور دیکھا بیٹے آپ کو قرار کئے ہو ایک حالت پر صورت کر میں گی
 حفظ پر اور او کی تدلی مذکور کی طرف ہوئے پر خلقت کی طرف
 متوجہ پیٹے ہوئے لباس عظیموت کا کہ اوس میں قبول اور
 جذب اور الفت بے شمار کہ اوسکی انتہا نہیں دریافت
 ہو سکتی جسوقت متوجہ ہوگی طرف کوئی انسان کو شش
 ہست اور یہی مراد انسان عالی ہمت ہے فقط
 نہیں بلکہ کوئی ہو کہ مشتاق کسی شے کا ہو اور آپ کی طرف
 متوجہ ہو اوس شے کے قصد سے اور شوق سے تو آپ
 تدلی کرتے ہیں اوس کی طرف اور یہی ر و سلام اور اجابہ
 درو یعنی حاصل ہوتی ہے بسبب اوس توجہ کے ایک
 حالت کہ شبیہ ہے قصد متجدد سے و اور میں بتاؤں تجھ کو
 ایک مرتظیم وہ یہ ہے کہ حکمت اس نسمہ مبارکہ کی طرف
 بندہ میں واسطے تدلی کے یہ ہے کہ اسکا بہت قریب آئے ہیں
 حوالہ سے نیچے ہیں اور یہی ہے کہ یہ جو تمام ہوتا تھا کھڑا
 سے اسی نسمہ کے اور دیکھا بیٹے آنحضرت علیہ السلام کو
 بہت خوش ہوتے اور شش سے جو آپ پر درود پڑھے اور آپ کی
 مع اور بیٹے دیکھا آپ کو ظاہر میں صحبت پہنچا نیوالا مانند شاخ
 صوفیہ مجلس افاضت میں اچھا لکھی حضور میں ہوں اور یہی
 جو بیٹے بتایا ایک شہدہ شہدہ و ن ہیں اور حوالہ محمد علی کو معلوم
 ایک عجیب میں یقین کرتا ہوں کہ حق کی طرف سے وہ کہ حج ایک لکھا
 اور کمالوں اور سیوا جیوں کے دل میں بہت شش ہوتی ہو اور
 اس سلسلہ کا ستر یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا وصول ہی تو کمال ہے اور
 جب تدلی کی اللہ نے خلقت کی طرف کعبہ شریف کے قائم کرنے
 سے اور اسکو شمار اس سے ایک شمار بنایا کہ شریف کا وصول اللہ کا

وہو الوصول الى الحق بحسب المسافة فالوصول

الى الله على وجه الوصول بالمسافة فيقتضيه

العلم بالحق والوصول الى الله

عليه السلام عن معني قوله لا تفتنونا وادم

بين الدواعي الطائفة وما كان هذا السوء بلسان

المقال ولا الاخطا بالمال بل ملائمة روي سفي

ونزو تعالى هذا السر شر الصلوة بها اجنبية اشدا

اقل من ملائمة من مبرور كماله قاراني

الذي في المثلالية قبل ان يوحى في عالم الاحياء

شرار في تقيده انتقل الى هذا العالم من عالم

المثال وراى اشباح الالهية المبعوثين وتيقن

افضل عليه السلام من حضرة الملائكة بالبرهان

افضل عليه في علم المثال من تلك الحضرة وراى

اشباح الاولياء وتيقن بفاصل عليهم العلوم

والمعارف بعلم في ضمير الامر واستباز وعيت

هم ما فاض على من الصوف المثلالية ووطن

بما اراد في تلك الاقضية فما انا افسر الله ما فطن

اتكلم الله تبارك وتعالى لي اعظم امتوا بها الى

الخلق بهيئت من واليه يلى اذن وهذا التمدد الى

في كل بعد من الزمان شأن في مبرئ الى الخلق

بشر بعد بشر وكل ما كان في خلقه في العالم

عنوان لتلك البريق وهو الوصول للمعنى الى الخلق

بالامر والامر والتكليف فالوصول وما اتى به خلق

وتلك البريق حقيقة فاذا برز برزاق ظهر في

علوم ومعرفتنا لتلك البريق وان لم يعلم

ووصول هو بحسب مسافة الله وصول الى الله

وجوزن بديك من وصول المسافة من حيث هو

مشهد بيني سوال کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس

حدیث شریف کے منہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ ابھی آدم علیہ السلام

آج کل تھے کہ میں نبی تھا اور میرا یہ سوال زبان مقل ہونے تھا

اور عدل کے خطرات بلکہ اس سر کے شوق و کز و سے میری

روح بہری ہوئی تھی پھر میں چٹ گیا اوس جناح بہت اپنی

طاقت کے موافق پھر میں بھگیا اوس جناح کے ساتھ صورت

مثالی کے پس آپ نے دکھائی صورت مبارک مثالی جو پہلے عالم

اجسام کے پائی جاتی ہے پھر دکھائی مجھ کو کیفیت اس عالم میں نیک

عالم مثال سے اور دکھائیں مجھ کو صورتیں انبیاء و مہتیین کی

کہ سطح اوس پر افاض ہوئی بنوہ حضرت تدبیر مقابل اوس کے

جوئے آپ کو عالم مثال میں اوس حضرت اور دکھائیں مجھ کو صورتیں

اولیائی اور حطج او کوئے علم اور معرفت بعد اوس کے تو مجھ کو حال

ہو گیا اور ظاہر ہو گیا اور میں طرف بنگیا اسچیز کا جو مجھ کو

صورت مثالیہ سے اور میں جان لیا جو اپنے اس افاض میں یا ما میں

اب بیان کرتا ہوں جسے جو میں سمجھا جاتا تھا یہی کہ اندیشہ کہ تھا

کی تلی عظیم خلق کی طرف متوجہ ہوا جس سے سب ہدایت پائیں

اسی کی التجار تہ میں اور اس تلی کی ہر ایک راز زمانہ میں شان ہو کہ

خلقت کی طرف نظر کرتی ہر ایک بعد ایک کے اور ظاہر ہوتا ہی کوئی

ظہور تو عالم میں اوس ظہور کا ایک عنوان ہوتا ہی رسول بھیجایا

ظہور کے طرف اس کے امر اور نبی شریعت ساتھ تو وہ

رسول اور وہ احکام عنوان میں اور وہ ظہور حقیقت جب کوئی ظہور

ہوتا ہے تو لوگوں میں علم اور معرفتیں مناسب اوس

کے ہوتے ہیں اگرچہ لوگ نجس ہیں

اہل فائضہ سہاوانہا نہ تسمیہا ولان بن ظہر
 علیہم السلام العلوم طلعہ انکان کا نیا صفت
 اعتنوا بالاستنباط من کل ما للرسول فہم لا
 حبار ولا رهبان وان کانوا صحت لا یعتنوا بنہ لک
 وانما صحتہم داخل العلم من اللہ والیہ و تعالیٰ
 فہم الحکماء الخیر بن اہل الحکمتہ الدیانۃ
 فالقوام جمیعاً اتخا ان من ثلاث البراق علیہا
 اولہم بعلمہ وادھنہ فی المسما علیہم لا یختار
 فان لا تسمیہ الا قومہ ویا قومی اراہ اللہ تک
 ان یخلق آدم علیہ السلام لیکون اباً للنوع البشری
 فاما دہ طلقاً نامہ علی اراہ خلق البشری جمیعاً
 حرکت الارواح البشریۃ الی المتقال للناسب
 بالاجسام فہیکل نبیہا صلی اللہ علیہ وسلم
 ای ہیکل المذالی امن من نفسہ لا تطابق
 هذا التذلی بحسب من اللہ بذات فانطبق
 علی شیبہ قاسم انطبق الیک علی الجری وخلق
 لسان عذابہ اللہ من لسان علی جدہ علیاً
 یعد لغبضک رحمۃ اللہ من الحشر لغفد لغفد
 علیہم وخذت دوی و اسدہ عنہم اذا احتاجوا
 الی خلک اشد حاجۃ فھذا معنی لک نصی اللہ
 علیہ سئل نبیاً قبل مسویۃ آدم علیہ السلام
 ثقیلاً وحدث انما صلی البشری واختلف علیہم
 فمن ممرط و من ممرط طاعتہ التذلیل لا ط
 ان یسکون امرہم و انطبق البدلی علی رجل مر
 حولہ الاتیاح صفا و فی الیہ ما فی صلاح قومہ

کوہ فالقن بن اوس ظہور سے اور اوس کے مناسب ہیں اور
 جن پر یہ علم ظاہر ہوتے ہیں اور معرفتیں اگر وہ ایسے لوگ ہیں کہ کلام
 رسول سے استنباط کر سکتے ہیں تو انکو احبار کہتے ہیں اور رهبان
 کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ ایسے نہیں ہیں اور ان کی ہمت پر علم
 حاصل کرنا اللہ تبارک تعالیٰ سے تو وہ لوگ حکماء محدث اہل حکمت
 ربانی ہیں تو دو نو فرقے اوس ظہور سے علم حاصل کرتے ہیں
 اس بات کو جانیں یا بخانین اور یہی بڑا احسان ہے ان خبر
 رسول کہ اوسکو کوئی قوم مستحق ہے کوئی نہیں بخیر نقیب اللہ نے
 چاہا کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرے کہ وہ نوع بشر کے باپ
 ہوں تو آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ بیشک سب
 نوع بشر کے پیدا کرنے کا ارادہ ہے اور وحی بشریہ نے حرکت
 کی مثال مناسب کی طرف ساتھ اجسام کے تو پیکر ہمارے
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ممکن ہوئے اپنی ذات کی اس سے
 منطبق ہو گیا اس تدلی کے موافق ظہور کے ظہورات میں سے
 میں منطبق ہو گئی اس پر ہزاروں شیبہ کے جیسے کلی منطبق
 ہوتی ہے جزئی پر اور بحسب استغالی کی سابق عنایت
 کہ ہے ان پر اور لوگوں پر تاکہ پایا جائے ایسا مدکار
 کہ مدہ ہو فیضان رحمت خدا کا حشر کے روز اور ان کی
 شریعت کے منقذ کر نیوالا اور واسطے ہٹانے کے آئے
 مراض فاسدہ جب انکو اسکے حاجت ہو بہت سخت حد
 میں رہنے ہیں آدم سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نبی ہونیکے پر جب موجود ہوئے اشخاص بشری اور ان کے
 طریقے مختلف ہوئے کوئی ان کو ان کوئی ان کوئی ان کوئی ان کوئی
 تو دیر سے کہی نے ہاں ان کو منطبق ہوئی تدلی ان شخصوں میں سے ایک
 اور وحی ہوئی اور حسین کی قوم کی صلح ہوئی انکی دستگیری

وگرز بہشت میں حق فاضل اللہ تعالیٰ ات فاضل المنطوق اور طہور کیا اس کے بہشت سے ایک برزہ نے پس جزین نیست علیہ من حد البیہ ہو ووجہ و البیہ و اتما کان فی المثال حکایتانہ یستعد للذات فی فاضل المستعد لقا فانی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کان الانطباعی بالفعل لا علی الحکایہ خیرا و جلد صلی اللہ علیہ وسلم فی الحار ج میں رہیں و رہیں حق من بنی ذات اللہ و قلا اللہ حق کا مشترک خلق مثالیہ فتلبست اللہ لباس المثال و سدا لافاق و ما کان التمدی قبل ہارنا بلباس المثال وان کان نفس المثال لای من فی المویج و اتما اعنی ان المثال لریکن بین اللہ و بید خلق بحسب بن و رعد اللہ قبلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام و اما بعد فامثلا الجح و امثلا السموات و الارضون بالہیکل المثالی للتمدی فاما ان فی احو معرفہ او حال الہی و کمال الا و اخذہ القرب ہذا الہیکل المثالی علما و جہل فکان علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین و انقطعت النبوی بعد الخقیقتہ علیہ السلام الی بعثتہ کالعنوان لما علیہ اللہ بن المثالیہ المستطیع اذا فہمت تحقیق عند ان رحمۃ للعلمین وان خاتم النبیین وان الانبیاء علیہم السلام انما اخذوا العیض عن حضرت التذکرہ ان کان فی عالم الاجسام و اما الہ فاما یاخذون عن بن نہ مثالیہ ہے حقیقتہ علیہ السلام و اما میں ت شخص صامن اولی کے الاختصاص عن ہذا السلا اہل ہم علیہ السلام فانه نعتقد نبوتہ فی الس و ح انعقاد الضمیر

اور طہور کیا اس کے بہشت سے ایک برزہ نے پس جزین نیست کہ منطبق اس شخص پر اس نبی سے وہی وجود بشری ہے اور بیشک وہ مثال میں حکایتا تھا تا کہ مستعد ہو وہ واسطے اسکے پس افاضہ کیا جاتا ہے وہ کی استعداد رکھتا ہے مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اسی وقت منطبق تھا تا کہ پیش تھا پھر جب ظاہر ہوئے آنحضرت خارج میں تو ظاہر ہوا ہر ذرات تہی سے ایک برزہ اور وہ برزہ شتمل تھا قوت مثالیہ پر اوس برزہ نے لباس مثال کو پہنا اور درست اور سیدہ کردیا آفاق کو اور پہلے تہی کا برزہ نہ تھا مثال کے لباس میں اگرچہ نفس مثال موجود تھا اور تحقیق سیر می ہے کہ مثال نہ تھی بحسب برزہ اس تہی کے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان الہ و خلقت کے لیکن بعد میں پڑ ہو گیا تو اور سب آسمان اور زمین ہیکل مثالی تہی سے ہر جہت کو حاصل ہوا علم یا معرفت یا حال الہی یا کمال اوسکا ماخذ قریب ہی ہیکل مثالی ہے وہ جانے یا بخانے پس ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور منقطع ہو گیا آپ کی نبوت اس لئے کہ حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ مبعوث مانند حق ان کے تہی نبوت کی وہ یہی برزہ مثالیہ ست ظہر جب تھے یہ بات سمجھ لی تو تمکو معلوم ہو گیا کہ آپ رحمت اللعالمین ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور سب انبیاء کو فیض اس تہی سے ہوا اگرچہ وہ عالم اجسام میں تھے اور تحقیق اولیائے محصل کیا فیض برزہ مثالیہ سے کہ وہ حقیقت بہشت رہے آنحضرت کی اور مجبوت نیز نہیں ہوا کوئی ان شخص میں سے اس راز کے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ ان کی نبوت عالم روح میں منہد ہوئی ساتھ انقا و ضمیمہ

من انعقاد نبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فظہر
التدلی بعثتہ بنی روحہ ظہور الخضع
من ظہور الباق المثلثة عندا بعثتہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم والذکر یکن بعدا کامل بنی والذکر
الانی ملتہ واما منقطع النبوة فلما وجد نبی صلی
اللہ علیہ وسلم المثلثة ظہور الباق فأنقطعت رؤسا
العلی والمعارف فیضانا نجا لاجلہ فی الاصل
منعقدہ فی المثال تحقیق شریف
قلت ما الحکمة فی کون الناس فی الن من
الاول بعد آدم علیہ السلام فایلیں الی جہنم
وخرج الطبیعة فخلدین الی الاحکام البجمیہ لہ
یستنبط جمیعہ من الارترقا الا الفلیل ولا
من العلوم الحاضرین الطبیعة والالہیة الفلیل
للاذاد مع طول اعمارہم ولان اعمارہم ختم
بشرازل من بعد ابراہیم علیہ السلام یزید قلیلا
قلیلا فی البیونان والروم والفارس وبنی اسرائیل
والمغرب والعراق والعرب حتی وجد سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج بعدا العلو
نجا ونبع منهم العلوم الحکمیة والفنوی والادبیة
والحاضریة والعلوم النثریة بحیث لا انتہا
لہا ولا ارجا **قلت** ان اللہ ناک وتعالی تلہا
عظما امتلاء من السموات والارضون
وحقیقۃ معرفۃ الشخص کبریا بانما
عرف رب حق معرفتہ وتصویرہ کما یذبحی
من تصویرہ اتممت فی مدارک تصورہ شہ

انعقاد نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ظاہر ہوا
تدلی ساتھ بعثت ہرزہ روح ابراہیم علیہ السلام سے ضعیف
ظہور ہرزہ مثالیہ بعثت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
ایسے اسے نہ کوئی کامل نبی اور زمحرت مکران کی ملتین اور
بہ منقطع ہوئی نبوت پھر جب آئے ہمارے نبی تو ظاہر ہوا ہرزہ
مثالیہ بہت روشنی اور منقطع ہو گئی نبوت اور افادہ ہوئے علما
اور مہتممین اجماع اس واسطے کہ وہ کثرین منعقد تھے مثالین
تحقیق شریف اگر تم چھوکیا حکمت ہے کہ زمانہ سابقین
حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگ گندہ بن و سرد طبع
وہ ایم سیرت ہوئے کسی نے ارتقا فاکت کا استنبات نکیا
مگر قلیل آدمیوں نے اور نہ علوم محاضرت اون کو
حاصل ہوا طبعی اور آبی مگر شاذ نادور کو باوجودیکہ عمرین
بڑی پائین اور فکر و فوض بہت کے پھر بعد حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی تھوڑی تھوڑی بڑھتی گئی یونان
وروم و فارس و بنی اسرائیل اور مغرب
اور عراق اور عرب میں یہاں تک کہ پیدا ہوئے ہمارے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر تو علوم کے دیاروں
ہو گئے اور ان سے علوم حکمیہ شے جاری ہو گئے اور فنون ادبیہ
اور محاضریہ اور علوم شریعیہ ایسے کہ جنکی انتہا ہے
نہ حد تو اس کا یہ سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک
تدلی عظیم ہے جس سے سب آسمان اور سب زمینیں پڑ
ہیں اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ شخص اکبر نے جب اپنے
رب کو پہچانا جسنا اس کی معرفت کا حق تھا
اور اس کا تصور جیسا چاہیے ویسا کیا اس
شخص اکبر کے تصور سے اس کے درک میں متعقد ہو گئی

علی جلال اللہ و عز وجل و جہہ و عذۃ الصلوٰۃ
 دایمہ ہادام السنن الاکبر و ہی منطبقہ علی
 اللہ و حاکم علیہ التوحید و او فہما ہما فی نفس
 الامر تو ہما و جہات العناصر الاقل و فی الطبیعہ
 الکلیہ کانت ہذا الطبیعہ محفوظہ کما
 حفظت الطبیعہ الارضیہ فی اللہ و النبات
 و الحيوان و الانسان و کانت خواصہا و مقتضیہا
 تصاویق ہا و یضاحفوا ظاہر الحفظ نفسہا
 لما وجدت المعادن و النباتات و الحيوان
 و الانسان کانت طبایع العناصر الاقل
 محفوظہ کما و لیست ہذا الاکمل یا الظہور
 خواص الاقل و حاکم ہا و العناصر طہارہا
 و کانت الطبیعہ الکلیہ ہما ہما من اللغوی
 فی الاقل و العناصر فکل فرد من الانسان
 فردہ و جہہ نفسہ و اس تحقیقہ معرفتہ
 الانہا فی حجب التبیح اذ لوح نفس الانسان
 لظہور حاکم کل طبیعہ من طبایع الامہات
 و بقدر انطباع تلك الصلوی یتنقص صفاتہا
 یختلف حاکم نقطۃ التبدل الی اللہ و الحبل للتمسک
 بہ عارف بہ فتلک الحجب المتراکم بعضہا فوق
 بعض فمن رزق التنبہ بحقیقۃ الحقائق و عرف
 انفسہ الی الطبیعہ الکلیہ و احسن انفسہ
 لہ و عذۃ التسلو فیہا مصباح المصباح
 فی رزاجۃ الایۃ استقامت الی کلہا بنو الاصل و
 استضاءت صلوٰۃ و کانت لہ فی معرفۃ الخلیہ

ایک صورت عمدہ کہ یاد دلاتی اللہ تبارک تعالیٰ کی عزت
 اور جلال اور جب تک شخص اکبر جب تک یہ صورت
 و ایم ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد دلاتی ہے بہت اچھی طرح
 اور بہت موافق ہے نفس الامر کے پھر پیدا ہوئے
 عناصر اور افلاک طبیعت کلیہ میں تو یہ طبیعت کلیہ
 محفوظ تھے اس صورت میں اس طرح جیسی طبیعت
 ارضیہ محفوظ ہے معدن اور نبات اور حیوان اور انسان
 میں اور ان کے خواص اور مقتضیات اور قوا بھی محفوظ
 ہیں ساتھ انحفاظ اپنے نفس کے پھر جب پائے گئے
 معاون اور نباتات اور حیوانات اور انسان تو بہتیں
 عناصر و افلاک محفوظ ان میں اور نہیں یہ مگر مانند
 مرایا کے واسطے ظہور خواص اور حرکات افلاک اور
 عناصر اور اسکے طبائع کے اور جیسی طبیعت کلیہ ہر اپنی قوا
 کے افلاک عناصر میں محفوظ ہوئے و انسان کے اصل امیر نفس
 بنیاد تحقیق میں اپنی رجبے معرفت تھی مگر بہت پردوں و حجابوں
 میں اسو اسو روح نفس انسان ستر ہے و اسو اسو حکم طبیعت کے طبائع
 انہا تمولدات اور قدر متعین ہوتی ہیں و ہر نوعی نفس ہر نوعی
 صفاتی اسو اسو نفس انسان کی اور پوچھو جلا و حکم نقطہ تکی وہ تکی
 جو ایک ایسی تکی ہو کہ جو اسکو پکڑے و غریب کو پہچان کر جس ہی حجاب
 متراکم میں کہ ایک دو کمر پر پڑے تو کہیں تو جس شخص کو نصیب ہوگا
 تیرہ تحقیقت انحقاق پر اور جان دیا اسنے نفس ارتد کی کا طبیعت
 طلیعی طرف اور اسکے اجزاء کے تو اسکے تردیک اللہ کی نور کی شکل
 ایسی ہو جیسے مشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح فی رزاجۃ الایۃ اس
 شخص کے حجاب سب اٹھ گئے اور اس کی روشنی سے
 روشن ہو گئے اور وہ حجاب اسکو مفید ہو گئے

ومن لم ير راق الندي لم يعرف انفساها فقل
ظلمات المثلثة نظلمات في بحر لحي بعشاء موج
من فوق موج من فوق - سبحانه الآب - واذا
تموهن انما علم ان بقدر انك في المثلثات تظهر
هذا للنقطة واثارها وكلما كان الفناء اوضح واوضح
كان ظهورها اوضح واما من المعدلات
للملاء الاعلى ولست اعني بهم الملايكة فقط بل
اعظمهم واشدهم نفوس الكمل حين طرعت
عنهما جلايب ابدانها الكثيفة فكل من مات
من الكمل ينجب الى العامة انه فقد من العالم
ولا والله ما فقد بل تجي هر في كل سبيل من
سادت للملاء الاعلى في فقد ح الحجب المثلثة
والوصلى الى هذا التمدل فيد خل موج من هذا
التمدل في تراجة هذه النفس في تلة النفس بمجر
الله ثم يرجع الموج الى هذا التمدل فيتحقق لهذا
التمدل تمل الى آخر الى مايلي للنفس البشري
الحي مستقفا حسادها ويعد العالم لتفريق آفا
المعرفة على تلك النفوس وهكذا تتراكم انوار
الملاء الاعلى وتترايد اعدادها بعض على الاعلى
وبعضها الاسفل وبعضها بين هذا وذاك
حتى امتلاء لحي الذي بين ارض هذا النفس
وبين سماء تلك المعرفة فلهذا يكون معرفتهم
في اخر الزمان اسرع ما يكون واصح ما يكون
والى هذه الدقيقة اشار النبي صلى الله عليه وسلم
حيث قال اذا قرب الزمان لم يلد ربي يا موسى من آيات

مضرته في اوجس شخص كونه نسيب نهوا تنصقت الحقائق پر
اور آئینہ بنانا اسکے انسا کو تو اسکے ظلمات کی مثال ایسی ہی
جیسے نظلمات فی بحر لہی بیضاء موج من فوق موج من فوق
سحاب الآیۃ جب یہ تمہید ہوئی تو جان لینا چاہیے کہ معدلات کے
اعداد کی قدر وہ نقطہ تمل کا ظاہر ہو تا ہی اور انکو آثار ظاہر ہوتے
ہیں تو جس قدر کہ اعداد اتم وافر ہوگا آئینہ ای ظہور بھی صحیح ہوگا
ظاہر ہوگا اور معدلات لاراعلی سے اور میری مراد اس سے فقط
فرشتے نہیں بلکہ جو نفوس کاملہ کہ عظم اور شہید ہیں ان سے بیست
انہی بدن کی کثیف چادرین آتا رہا آئینہ بین اوجب کوئی کاملون
میں سے مراد ہے تو عام لوگ جانتے ہیں کہ وہ عالم سے کم
ہو گیا خدا کی قسم یوں نہیں ہو کہ وہ کم ہو گیا وہ کم نہیں ہوا
پس ہر سرور و بزرگان لاراعلی میں سے توفیق دیا جاتا ہی
واسطے قطع کرنے حجاب متراد کے اور داخل ہونے اس
تمل سے پر داخل ہوتی ہی ایک موج اس تمل کی اس نفس کے
اندیشہ کے توفیق بہر جاتا ہے اس کی معرفت سے ہر خود
کرتی ہے وہ موج اس تمل کی طرف پہنچتی ہوتی ہے
اور تمل واسطے اس تمل کے طرف اس چیز کے کہ
قریب نفس شریعہ جو سنی الاجساد سے واسطے تقریب بلکہ
معرفت اور ان نفوس کے واسطے متراد ہوتی ہیں انوار الاعلی کے اور
بڑھتا جاتا ہی اعداد ان کا بعض قریب علی کو اور بعض اسفل کو اور بعض
ان دونوں کو درمیان یہاں تک کہ ہر جوتا ہی جو درمیان ان نفوس کے
افسردہ معرفت کے سماعت ہو سید اور مشرف نفوس خزانہ میں بہت جلد
ہوتی ہی اس سے پہلے ہی اور بہت جلد ہوتی ہی اس سے پہلے ہی
اس قیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہی علی علیہ وسلم نے جو حد شریف
جہت قال اذا قرب الزمان لم یلد ربي یا موسیٰ من آيات

یخطی ای اذا قرب من الحقيقة وذلك في الطبيعة
 العرشية علوم الارتفاقات الانسانية موضوع
 بل ارتفاقات كل نوع بل احكام جميع النفوس و
 الانواع فكل من يعرف في استقراجه الارتفاقات
 استقرا لاجل ما هذا لك واذا التسمي هذه الفضا
 في قلبه ثم عاد الى مبدعها ظهر لتلك الطبيعة
 بحسب هذا الكمال تدلى الى سائر النفوس المستنيرة
 وسهل انطباعت تلك العلوم واذا فاقته الباع
 لا يقدح في ولا تراعه ولا هذه الشرح بل كل
 ذلك بحال وافرا ذلك النفوس بعد بعضها
 لبعض فتمسكها في الطبيعة الانسانية المتجسدة
 في المثال لشخص واحد النسبة القوي والضوا
 الخالية تنكح ان المقدامات العقلية تعدل فيضنا
 النقية فلذلك النفوس سائر كثيرة تعدل ان كائنات
 الناس وهذه المعرفة حل معانيها والقصد الى الهية
 شهوات تدل او يد الواجو جميعها
 تدور كما دار السحابة المستمايل
مشاهد اخرى على اجمال ما توجهت
 قبل قلوب الصالحين والصلوات الاولي انما حاضروا
 طاهر اما بان انفسهم بصر روي فرائض على ما هو
 واما ان تاورث نفوس من تاورثا فكان ذلك الاثر
 حالي اعني فلو ما توجها الى وجه الب ونفسه ملأ
 من الشوق الى ظهور حقيقة ما خصصت به من
 معارف حارب الحوج واستندنا ط معارف الشرح
 من مل يلبس حال النفوس فلصقت نفوسه

يخطی ای اذا اقرب من القیامۃ اور اسی طرح طبیعت
 عرشہ میں علوم ارتفاقات انسانہ کے موضوع میں
 بلکہ ارتفاقات ہر نوع کے بلکہ احکام جمیع نفوس اور
 انواع کے پس جو کوئی کامل و فائق ہوا استخراج ارتفاقات
 میں اوس نے یہیں سے فیض پایا اور جب راسخ ہو گیا
 یہ فیض اوس کے قلب میں پھر عود کیا اپنے منبع کی طرف
 تو ظاہر ہوا واسطے اسی طبیعت کے بموجب اس کمال
 کے تدلی طرف تمام نفوس بشریہ کے طرف اور آسان
 ہو گیا منتقل ہونا اور ان علوم کا پھر جب مرتاب ہے
 وہ کامل و فائق تو کم نہیں ہوتا وہ اور نہ اسکا
 کمال و فضل اور نہ وہ شرح بلکہ سب بحال خود
 رہتے ہیں اور ان نفوس کے افراد متحد ہوتے ہیں
 بعضے واسطے بعضوں کے اور نسبت ان کی زوج
 طبیعت انسانہ متجسدہ فی المثال کے شخص واحد سے
 ایسی ہے جیسے نسبت قوی اور صور خیالیہ کے
 اوجیسے مقدمات فکر سے ہوتی ہیں فیضان توحید کی ہی طرح نفوس
 توحید ہوتی ہیں و سب کا تمام آدمیوں کی اور معرفت ہمارے قول کے
 معانی میں ایک معنی ہو ہمارا قول قصیدہ الامین اور وہ یہ ہے
 شہادت تدویر الوجوہ جیسے ہا تدور کما دار الریح المتمايل
مشاہدہ اخرى على اجمال من يتبعه بواہر خود رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف عجب ہی آپ کو دیکھا حاضر ہا یہ کہ میری وجہ
 کی کلمہ کلمہ گئی جو تو آپ کو دیکھا ہے جیسے پیر اور یا میرے نفس تیرے ہوا ہے
 اور یہ شرط کی ہر ایک سو ایک زمین منور ہو آپ کی طرف و حالیکہ
 میرا شوق تیری بہر ہوا تھا جو حقیقت اس سے جس میں خاص ہوا
 معاثرات جو اور استنباط معاثرات سے قم دیا حال میں تو میرا نفس

مولائی اور اس کی دروازہ پر نہ ملے گی اور اس کے استہانہ کے
پیر کے اور زمین حاصل ہوتا جس تک پوشش کرے جو بدین دعا
کرے گی اس واسطے کہ سجدہ اس قرب کا کالبد ہے اور سر کا کلبہ وہ
اوکی حقیقت کی طرف ایک شاہراہ ہے اس کے جو سر اور رمت
عالم جب متوجہ ہوئے انسان کی طرف اور ان پر افاضہ کا ارادہ کیا
تو اس کی خوشبو انکا پیش آنا اور اوکی حلول کا ممکن ہونا اور
اوکی تحقق کا آمادہ ہونا مدہوا اس رحمت کا اور اوکی مراد کے
پورا ہونا کیا اور چونکہ سجدہ بہت قریب تھا نفعات رحمت کے
پیش آنا اس واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
واسطے کثرت سجدہ کے خصوصاً اور مجسمہ ظاہر ہوئی حقیقت اس
حدیث شریف کی جو آپ نے فرمایا ہے قل تضارون فی القریلئے

البد قالوا الا قال فلذلك ترون ربکم فلا تغلبن علی صلوٰۃ
قبل طلوع الشمس وصلوٰۃ قبل غروبہا اور وہ حقیقت یہ ہو کہ
قیامت کے دن جو تہی جلوہ گرگی وہ وہی ہے جو نماز کی گمانے
نماز پڑھنے کے وقت ہوتی ہے اور وہ وہی ہے جو نماز میں مقاسم
مجاوب ہوتی ہے بندہ کی لیکن پردہ بدن انسان کو روح کی آئینہ
سودیکھنے نہیں دیتا اور روح کی آئینہ بدن کی آئینہ بغیر زمین کی
توجہ قیامت کا روز ہوگا اور پردہ اٹھ جائیگا تو روح کی
آئینہ مستقل ہو جائیگی اور جسم کی آئینہ مجھے سجائگی اور عالم
آخرت بقایا ہر نشا دنیا کا اور کچھ فرق نہیں روح کی آئینہ ہو جیتے
میں جو دنیا میں افراد کو مل جاتی ہے اور عاقبت میں عام مسلمان
دیکھیں گے مگر یہ دیکھی آئینہ کا پتھر مینے دیکھا ہر آیت اور ہر حدیث
شریف کو ایک دریا موج اسرار کا اگر آئینہ ایک ستر ہی دیکھا جائے
تو بہت جلد وہ میں نہ آسکے اور مینے دیکھے ہر خفیہ اشارات
قرآن شریف اور حدیث شریف میں بہت اور کمال تعجب کیا ہے

للمولی وتذلل علی بابہ واعتصاما باعتابہ قال
یحصل حتی یجثعل فی الداعی السجۃ لان السجۃ
سجۃ لہن القرب ولکن سجدہ الی حقیقتہ من
من جواہر والرحمۃ العامۃ اذا تواجدت الی البشر
وارادت الافاضۃ علیہم کان التعرض لضعفہا
والمغنیہا ولما ولما لتحققہا انہ لہا تہنئۃ
لمرادھا ولما کان السجۃ اقرب حال الی التعرض لضعف
لضعفات الرحۃ صر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالثنا
خاصۃ وتظہرت حقیقۃ قویٰ ہل تضارون
فی القریلئے البدل قالوا قال فلذلك ترون ربکم
فلا تغلبن علی صلوٰۃ قبل طلوع الشمس صلوٰۃ
قبل غروبہا وتھن ان الذل الی المتجلی یوم القیمۃ
هو الذل لیس قبل وجہ المصلی اذا صلی وهو الذل
یقاسم العبد فی الصلوٰۃ وعبادۃ ولکن جلبا
البدن یمنع الناس ان یمصروہ و یمصروہا و
ان یغلب ہذا البصر بصر الجسد فاذا کان مع
القیمۃ وتشف الجلباب استقل بصر الی صر
استنتج بصر الجسد ولیست لانشاء الاضائی
الامن بقایا لانشاء الدنیا ولا فرق بین الرؤیۃ بصر
الروح المعنویہ نقوا الافراد فی ہذا الدار وینزل
الآخرۃ التہنئۃ المسلمین الا بطرح الجلباب
تہنئۃ کل آیت وکل حلیۃ یحسوا جاف من
الاسرار والکذب شرم سر واحد من حافی عیال
لما حاکمہ ورایت الاسلام الخفیۃ مبتذلۃ فی
اشارات القرآن والسنت قفصیدت العجب کل

الحجب فی قلبی عقیب ذلک اللہ التللی الاعظم
 فرایت مغیر متناہی الارجا وایت بنفسی غلب
 متناہیة ولایتی قابلیت غیر المتناہی بلتحتہ
 کل امر انوار من مقلد رذی رفو رجعت الی نفسی
 و تحشیت من عظمی و کلبی ہا سویعۃ تشرکت
 علی فاذا اذلال من النورین رز علی من فوقی
 و من تحتی و عن یمینی و عن شمالی بل رایتہ یدیم
 من قلبی و عینی و یدی و سائر ارجی و جہی
 فکان ہذا الآخر من المشہد مشہد الآخر
 غالب عن الہیکل المثالی و تجلی حقیقۃ روح
 صلی اللہ علیہ وسلم متفرقة عن الالبستۃ التکلیت
 لبسہا حتی بعض اجزاء النسبۃ و وجد نہا
 حینئذ یحکمت و جدات بعضہا رز لہ الاولیاء
 المتقدمین جلا فی حق من روحی صوتی متفرق
 علی شاکلتہا و شہادت من الافان اب و اللہ
 ما لا یقدر اللسان علی وصف مشہد
 آخر اسقذات من صلی اللہ علیہ وسلم ان
 اتسعت نفسی حتی لحقت بولایتہ بالبرنۃ
 للثانیۃ للتللی الاعظم التي انتقلت الی الداسو
 مع انتقال صلی اللہ علیہ وسلم الی حیوانیہ صلیت
 بہا و افضلیت بہا و خالطتہا فزایتہ شہد
 من الشیخین احدهما الامیر الاعظم القریب الی
 حضرات الوجوہ الخاریجہ والثانی لنسبۃ الی الہ
 ولہ نسبۃ فخر المذہب الی صاحب المذہب
 و هو قریب الی حضرات الوجوہ العلوی و

المشاہدۃ للروحانیہ

المشاہدۃ للروحانیہ

اسکے بعد جلوہ گر ہوئے اور پھر تدریجاً عظم و سکون دیکھا کہ اسکی ہر
 نہیں ہے اور میں نے اپنی نفس کو دیکھا غیر متناہی اور معلوم ہوا
 کہ ایک غیر متناہی مقابل پر غیر متناہی کہ میں وہ سب گل گیا
 ایک نور بھری نچھوڑا پھر میں جمع ہوا اپنے نفس کی طرف
 متوجہ ہوا اسکی عظمت اور بزرگی کی وسعت سے پھر وہ تدریجاً
 مجھے پوشیدہ ہو گئے تو اسوقت میں نور سے بہرہ ہوا تھا
 جو میری فوق اور میری تحت اور میرے دائیں اور بائیں سے
 پھر ہاتھ بلکہ میں نے اسے دیکھا کہ میرے قلب اور میرے
 آنکھوں اور میرے ہاتھوں سے بلکہ تمام اعضائے کل ہاتھ
 اور یہ اس مشہد کے آخرین تھا مشہد آخر غائب
 ہو گئی مجھے یکل مثالی اور جلوہ گر ہوئی مجھے حقیقت روح مبارک
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور مجرہ اولیاء ہا سون سے
 جو پہلے تھے یہاں تک کہ بعضے اجزائے نسبہ سے بھی اور میں نے ہوتے پایا
 اسکو جیسے کہ پایا تھا پہلے بعضے ارواح اولیاء متقدمین کو پھر
 میری روح سے پیدا ہوئی ایک صورت مجرہ اسکی شکل کی
 اور میں نے شاہد کیا انجذاب بکند کو اسقدر کہ زبان اسکی
 و صف پر قادر نہیں مشہد آخر استفادہ کیا میں نے سوال الہی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وسیع ہو گیا میرا نفس یہاں تک لاحق
 ہوا میں ان کی وراثت کو واسطی اوس برزہ مثالیہ تدریجاً عظم کی
 جو منتقل ہوا ساتھ آپ کے منتقل ہونے کی طرف ناسوت کے اور میں
 متصل ہو گیا اور پھر اوج مخلوط ہو گیا اوس برزہ سے ایسا
 کہ تو دیکھے میں ایک کالبد ہوں دو کالبدوں میں کہ ایک
 آن میں کا اتم اور اتم قریب ہی حضرت وجود خارجی سے اور
 دوسری کی پہلے سے ایسی نسبت ہے جیسے تخریج کرنے والے
 مذہب کے صاحب مذاہب کہ وہ قریب حضرت وجود علی کے

مکرر اعرف الاشیاء ہے یہاں تک کہ محسوسات کی ہر پہچان پر
سلوک بتانا یہ تھا کہ افاضہ کی مجرہ تخیلیات سے ایک تخیلی اور وہ
ظہور ہے ہر ذاتیہ کا وجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
وہ تخیلی میں تھے اپنے جوہر روح میں قبول کی اور زمین
مستغرق ہو گیا اور فنا ہو گیا ہر میں تحقیق ہو اوس سے
اور باقی ہو گیا ہر افاضہ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دوبار ایک اور تخیلی کہ وہ اہل اس ہر مذکور کی ہے
اور وہ ایک نقطہ فروصل افعال حق کا ہے عالم میں اور
اصل ہے اللہ کی تدبیرات کا عالم میں اوس کو بھی میں نے
قبول کیا اور اوس میں فنا ہوا اور اوس سے
باقی ہوا ہر افاضہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تیسری بار میں نقطہ ذات کچھ رنگ جبروت کے ساتھ
اسکو قبول کیا میں اور ظنی اور باقی ہوا میں ہر جو تخیلی بار افاضہ
نقطہ مستقر روحانیات میں اس سے نہایت مندرج ہر مراتب میں اسکو
قبول کیا اور اس سے فنا اور بقا حاصل کی ہر جو تخیلی ہوا مجہول
پانچویں نقطہ احوال سمہ کا اور اسکی کیفیات مقابل میں اس نقطہ
روحانیہ کی گویا کہ وہ وہی ہے تو میں معلوم کیا جو اصل کی
اسکو قوی ہوتا خیر اسکی شاکر پر اور وہ ہے ہر عزم اور جرات کے
میری اس سے میرا زمین کہ عزم کسی شے کا یا جرات کسی شے پر
بلکہ نفس اور نفس جرات میری مراد میں تمام ہو گیا صغیر اور بڑا ایک
سلوک تفریق نہ کرنا چاہیے کہ ہر مرتبہ شہیدانہ علیہم السلام حال سے
مشہد ہر آخر غایت کی جیسے اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ سلوک کا کالہ بڑا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور با عطا کا جو اپنی روح مکرر مجہول
اس شے کی حقیقت پر جو مجہول غایت ہوئی پس میں نے پچا جسد حق
اسکی پہچاننے کا اور میں نے جاننا کہ کالہ ہر او کو طریق فی السلوک کا زمین

صلی اللہ علیہ وسلم اعرف الاشیاء جہد المحسوسات
تو کان اول تسلیم افاضہ علی تخیلیات متبادلات
الحق وهو الذی برز بق مثالیہ بوجودہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقبلت هذا القول مجوہ روحی
واسنخرت فیہ وفنیت ثم تحققت ہر وبقیت
ثم افاض ثانیاً تخیلیاً آخر هو اصل هذا الابرار
المدعو حق وہی نقطہ فودہ جان لافعال الحق
فی العالم واصل تدبیرات فیہ فقبلت ایضاً
فنیت فیہ وبقیت ہر ثم افاض ثالثاً نقطۃ
الذات سمع لون من الجبروت فقبلت ہا وبقیت
وبقیت ثم افاض رابعاً نقطۃ منعقدۃ فی
الروحانیات انداج الہیاتی فی البدایہ فقبلت ہا
فنیت وبقیت ثم عزم خامساً نقطۃ من
الشہادۃ وبقیت ہا ذیہ لتلك النقطۃ
کا تھی ففطنت ان من امن منها قوی علی اللہ
فی التامین وہی شہیدۃ بالغرام واجلہ فلا قوی
عزم شئی وجرۃ علی شئی بل نفس العنہم ولجہ
فتم الصبر علی واللہ و هذا هو السلوک المختصر
الذی یناسب الجہاد وهو الانشباب
الانقباض صلی اللہ علیہم وسلم مشہد
آخر عطانی اللہ سبحانہ شہیداً من طریقہ
فی السلوک بواسطۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم و باشرت اعطاء روحہ الکریم و اطلعت
علی حقیقۃ هذا الشئ الذی اعطانی فعرفتها
حق معرفتہا و عرف انہ شہید منہا لا عینہا

نسخہ اصل بارود و فوض الحرمین

وساخر تلك ببعض ما عرفت والحمد لله رب العالمين
بیان حقیقت الطریق اعلم ان الله
 تعالیٰ عن من يشاء من عباده الاولیاء فیہ یفقد
 من السلوك وكون من عارف قد عجز عن هذا
 الثالث على وجهها فیهما اطلع الله علی ذكرك
 واكثر يصل بها السالك الى الفناء والبقاء فیهما
 اعطاني ربنا طريقه من السلوك وصدق فیما
 قال حسب ظنك ولكن التحقيق ان الطریق یقتضی
 عبات عن تلك الاذكار والافكار بل هی حقیقة
 منعقدة فی الملاء الاعلیٰ یفصح الله بها من
 فوق السموات فیمن لم یقف فی الملاء الاعلیٰ
 فیتقر رهنك فربینك الامر على حسب فی
 الناسوت فله تعاداعية فی الملاء الاعلیٰ لا يزال
 فی الناسوت تمثالها وكنها ومظنتها ما حامت
 موجوة فاذا انسخن الطریق واضمحلت الداعية
 لم ترف الناس لها غملا ولا وكنها ومظنة فلیجتمع
 اهل الارض جميعا على ان يعلموا هذا الحافظ الذي
 قلنا انه وكنها وكنها بالبقول اهلها وحفاظها
 لم يستطعوا ان بعد من مدامت الداعية موجرة
 ولو اجتمع اهل الارض جميعا على ان یقیموها
 ویصلوها فاسد من علی حین فترتها واصحها
 لم يستطعوا ان یقیموها جلدان ومثلها كمثل غنم
 السماء لا تزل تنطبع اسكها في الكماض والجواب
 ان كان ليس فی قلوب البشر ان يصد والمياه عز
 خلقه ملك الداعية الطریق یقتضی ما

اور میں جسے بیان کروں گا کچھ کچھ جو نہیں پہچانا اور محمد
 رب العالمین بیان حقیقت الطریق جان لینا
 چاہیے کہ ان السیرین علی من یشاء من عباده الاولیاء اپنے
 اللہ تعالیٰ اپنے ہندوں میں سے جس پر چاہے احسان کریں اور کیا
 تو عنایت کرتا ہے اور کو طریقہ سلوک کا اور کتنے ہی عارف
 یہہ نہکتے جیسا چاہتے ہیں اس لیے اس اوقات اللہ تعالیٰ
 مطلع کرتا ہے ذکر و فکر پر کہ اس سالک خدا اور بھگوان پہنچ جاتا
 ہے اور کہنے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سلوک کا طریقہ عطا کیا
 اور وہ سالک اس قول میں اپنے گمان کے موافق تپتا ہے
 مگر تحقیق یہ ہے کہ طریقت ذکر و فکر سے عبارت نہیں ہے بلکہ
 وہ ایسی حقیقت ہے کہ ارادہ علی میں منعقد ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم
 کرتا ہے فوق سموات تو وہ حکم نازل ہوتا ہے اور علی میں اور
 ویاں ٹھہرتا ہے پھر امر نازل ہوتا ہے اور اس کے موافق عالم
 ناسوت میں پس اللہ تعالیٰ کا ایک داعیہ ہے ارادہ علی میں کہ
 ہمیشہ ناسوت میں اوکی تمثال اور آشیانہ اور بجا ہے
 جب تک وہ موجود ہے اور جب منسوخ ہو جاتا ہے طریقہ اور
 جانا رہتا ہے داعیہ تو نہیں نظر آتی تو نہیں اوکی تمثال اور آشیانہ
 اور بجا پس تمام الٰہ میں جمع ہو کر چاہیں کہ ذکر کریں میں اس کو جو نہیں
 بیان کیا کہ آشیانہ اور بجا ہو اسکی اور عیشہ اور کام اور عجب باتوں
 متعلقہ کریں ہرگز نہیں مدد کر سکے جب تک وہ یہ موجود اور اگر تمام
 الٰہ میں جمع ہو کر چاہیں کہ اس کی عیسیٰ کو سید کر دیں اور اس کے
 بگاڑ کر سنو اور میں نہیں مقدور ہوں کہ اس کو سید کر سکے اور سنو اور نیکیا
 اور مثال اوکی ایسی اور جیسے ستارے آسمان کے جیسے ان کا جس عنوان
 تالابون میں پڑتا ہے کوئی مشیر کی قوت ہی میں نہیں کہ پانی کو
 اس کے سر کو پس وہ داعیہ آجی طریقہ ہے جب تک حکم ہو

اللہ تعالیٰ لمعبود فقد اقصیٰ له بالطریق بقدرته وکرم
 هذه الحقيقة المنعقدة ویبائن اجن انما اوارکنا
 لا یکن الا فاطن سبل الی فطانه وکماله فاضل
 لیس یحیی من قد السماء الاولی نقول ونواسط
 وزی ومن السماء الثانية قوی عدا منضبط
 ووسط ووعلم وکرم کما عن کابر سوا فی الصد
 وتلاء به الصفوف ومن السماء الثالثة لعل
 طبعی فتصل طبعیة وتصل الیها الطابع
 ونهی لاهب منہم فیدبها وینصم ونها
 یناضلوا ونها وحبوبها الحالی موال والا
 ولاد والا نفس ومن السماء الرابعة غلبه وقو
 وشخیر فیئوین مسخر الیها اکابر الناس واما
 هم علماء یهم واما هم ومن السماء الخامسة
 نکایة وشد قلن نری منکر الیها الا وقد استقر
 بالحن وابتلی بالبلایا وحن وعو قب کان
 من الغیب ناصر الیها ومن السماء السادسة
 هداية معظمت فیئوین سببا لا هتلا بجمهم من
 اللئاس الی کما لهم ومن السماء السابعة الثما
 الدائم الذی کالندب فی البحر لا ین ول حتم
 او صاله وتقطع اجن یفهنه ارکان سبعة
 تلئم فی الملاء الاعلی فیئوین جسد امسک فیهم
 فینف من التلیل الاعظم جذب فیها بمن
 الخ ح فی الجسد فمن تلبس بتلك الذکا
 والا فکار وکرم بذلک الذی شملت الرحمة
 الالهية واناها الخب من فوقه ومن تحت

اور تعالیٰ کا واسطے بندہ کے پیشکش میں حقیقت منقاد کی اور یہاں
 اس حقیقت کی اجزا کا اور اس کی ارکان کا زمین کن گروا سطر
 زمین تیز فہم کے اور وہ جو بھیجیا یا بر میسر رہے وہ یہ ہے کہ
 آتی ہے مرد و آسمان اول سے نقیض اور تو سطر اور لباس آسمان
 دوم سے قواعد منضبط پس لکھی جاتی ہیں اور جانی جاتی ہیں اور نقل
 ہوتی چلی آتی ہیں ہر گون کو زیر گون کے اور تو قمر جاتی ہیں
 ان سے سینے اور سینے کے ہر پوئین اور آسمان سوم سے لوگ طبیعی کہ
 طبیعت ہو جاتا ہو اور اس کی طرف طبیعتیں یل ہوتی ہیں جو ش
 کرتے ہی جمیت لوگوں کی وہ اس کی حمایت کرتے ہیں اور مدد کرتی ہیں
 اور اس کے سوا وقع کرتے ہیں اور اسے دوست رکھتے ہیں مانند
 جان مال اولاد کی اور آسمان چہارم سے غلبہ قوت و تسخیر کہ
 اس سے بڑی اور چھوٹی اور علما اور امرا تسخیر ہوتے ہیں اور
 آسمان پنجم سے مغلوبے نا اور شدت کہ جو اس کا شکر ہو وہ
 بلا میں گرفتار ہو اور ملعون ہو اور عذاب میں آجائے گویا کہ
 ایک غیب مدد کا ہے اور آسمان ششم سے ہدایت مضطر کہ وہ
 سبب ہوتی ہے لوگوں کی ہدایت اور کمال حاصل کرنے کا اور
 آسمان ہفتم سے شرف و ایم ایسا کہ پتھر کی لکیر کہ نہیں مٹتی
 تیک وہ پتھر ٹکڑے نہ ہو جائے تو بس یہ سات رکن ہیں کہ
 کہ لا را علی میں اگر مل جاتے ہیں اور ان کا ایک جسم
 مستوی بن جاتا ہے پھر اس جسم میں تدری اعظم سے
 ایک جذبہ پھونکا جاتا ہے کہ وہ بمنزل روح ہے
 اس جسم کے پس جو شخص کہ آراستہ ہو ان
 اذکار اور انکار سے اور اس لباس سے
 مزین ہو شامل ہوتی ہے اسی کی رحمت
 آہی اور آتا ہے اس کو جذب فوق و تحت

ومن عن عیدہ و من عن شمالہ و من عن جنوبہ
 لا یجوز سبب تحریر لہذا الطفل سادات الملائک
 الاعلیٰ و غیرہ الملاء السافل فلا یرال یتقرر
 امر و یرد احداث حقیقۃ یا فی امر اللہ علیہ ذلک
 فہذا ہما طریقۃ و قس علیہ المذہب فی الفروع
 والاصول فکل من ادعی ان اللہ تعالیٰ اعطاه
 طریقۃ و امن ہذا و لیون الذی اعطی کما
 و صرنا فقل عن معرفۃ الامر علی ما ہو علیہ
 شکیس کل احد یفہم لہ بالظن یقن و لیس
 عند اللہ جزاف ولا تخمین فی شئ من الاشیاء
 بل انما یعط من جبل مبارک انما فیہ اہلاد
 الافلاک السبعۃ و الملاء الاعلیٰ و السافل ولہ
 رحمۃ خاصۃ من التذلی الاعظم فہم من عظم
 عظیم العزۃ و فانی باقی شہداء الفناء سابع
 البقا لیس بمبارک نہی فلا یعط اھا و لکن
 لا یتعاطی حفظ اھل کل احد بل لکل امر جل خلق
 لہ و یرت جبلت لذلک و افاصول و اظہر اھا
 فلنشاء الخ و راء الذنات المتعارفہ تحقیقہا
 بانہ فایضۃ فی الاعراض والافعال مشہور
 آخر عن فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان فی الملک حب الخ فی طریقۃ انیقہ و اوفی الخ
 بالسنن تلمع و فۃ التبع و نطق فی زمان
 البخاری و اصحابہ و کلک ان یثا خلا من اقوال
 الثلث قول اقر بھم بہا فی المسئلۃ ثم بعد ذ
 یتبع اخذ اراء الفقہاء الحنفیین الذین

و یمین و شمال سے اور وہاں سے جہاں اوسکا کمان ہوو
 پھر اس طفل کی تربیت کرتے ہیں سادات الارا علی اور
 اوسکی خدمت کرتے ہیں الارا سافل پھر ہمیشہ اوسکی شان
 بڑھتی جاتی ہے جب تک حکم آہی اوسے تو پس یہی طریقت
 اور اسی پر قیاس کرو مذہب فروع و اصول میں پھر جو
 شخص دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اوسے طریقت عطا کی
 یا مذہب عنایت کیا اور اوسے یہ باتین جو ہم نے بیان کیں
 نہ عنایت ہوئی ہوں وہ عاجز ہے طریقت کی معرفت ہے
 جیسے اوسکی حقیقت ہے اور ہر شخص کے واسطے اللہ تعالیٰ کا
 حکم نہیں ہوتا طریقت کا اللہ تعالیٰ کے پاس سیکار نہیں ہر
 کوئی چیز نیکہ اوسکو عنایت ہوتا ہے جو اپنی سرشت
 اور جبلت میں مبارک اور زکی ہے اوسکو امداد
 افلاک سبعہ اور الارا علی اور الارا سافل ہوتی ہے اور اوسکی
 ایک رحمت خاص ہے مذکی عظم کتنے ہی عارف عظیم معرفت
 یا فانی باقی شہداء الفناء سابع البقا میں کہ مبارک و زکی
 نہیں ان کو نہیں عطا ہوتی اور اس طرح نہیں عنایت
 ہوتی نہ ہاں ہی طریقت کی شخص بلکہ ہر کار و ہر مرد ہر امر کے
 واسطے ایک مرد پیدا کیا ہے اور اس کے جبلت اوسکو عطا ہوئی ہر امر و
 کام آسان ہے لیکن مشہور ظہور کی اوس طریقت کے عالم و مبارک ہے
 سوا ان جو المسمارفہ کے اوسکا اور ہی عالم ہے کہ حقیقت اوسکی
 برکت فایضہ ہے اعراض و افعال میں مشہور آخر
 مجھ کو چھنوا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق مذہب میں
 ایک بہت اچھا طریقہ ہے وہ بہت موافق ہر اس طریقہ مستقیم
 و مانہ بخاری اور اسکا ساتھ والی اور یہ کہ اقوال مشہور امام
 اعظم و مابین قول اقر بھم بہا فی المسئلۃ ثم بعد ذ

کا نوا من علماء الجہاد یثقیل ثقلہ سکت عنہ
 الثالث فی الاصول واما عرضنا الذنب وادلت
 الاحادیث علیہ علیہ بل من ابقاہ وکلہ
حرف مشہد آخر ابن قنبرہ صلی اللہ
 علیہ وسلم و منہ روضۃ من ریاض الجنۃ کیا
 ورد فی الصحیح او انما ذلک فما شاهدنا من الاثر
 الرابعۃ علی کل کئی وان من صلیہ ہذا لک یستقر
 فی بطن النور وان لم یثبت واما الغنیۃ فی الاشیاء
 اذا صار محبوباً ای دخل فی جوارحہ و حلال
 البینۃ لثالثیۃ او ہذا النقطۃ اللذی یثقیل
 منظور الحق والملاحۃ الاعلیٰ عن ساجد لا فلی
 مکان حل فیہ العقلت وتعلقت بہ ہم
 للملاء الاعلیٰ والانساق الیہ افلا جملہ الامور
 الذی لا یمکن اذا کانت ہمتہ تعلقت بہذا
 المکان والعارف الکامل معنی و حالاً ہمد
 یجل فیہ انظر الحق یتعلق باہل ہمالہ و بیت
 و نسل و نسب و قرابت و اصحاب بہ یثقل الملال
 والجماد و غیر ہا و یصلح ہا من ذلک تعین
ماثر الکل من ماثر غیر مشہد آخر
 استاذنتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رجوعہ
 علماء الحسین علی بعض الصوفیۃ فلم یأذن
 لی و رایت العلماء العالمین وفق علیہم
 المستغلبین بنوع من النصفیۃ الناشرین
 للعلم والدین اقرب الیہ اگرم علیہ اصحب
 من ہولاء الصوفیۃ وانکافوا اهل الفقہاء

جو علماء حدیث سے ہیں کیونکہ بہت چیزیں ہیں کہ امام
 اور صاحبین نے اصول میں نہیں بیان کیں اور نہ ان کی
 نفی کی ہے اور حدیث میں ان پر دلالت کرتی ہیں تو ان کا اثبات
 ضرور ہے اور سب مذہب حنفی میں مشہد آخر
 در میان منہر کرم اور روحہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ایک بلغ ہے جنت کے باخون میں سے
 جیسا کہ آج ہے صحیح حدیث شریف میں سو آیت اور کی
 تو یہ ہے کہ ہم نے مشاہدہ کیا اور سکا نور سب نوروں پر
 قائم ہے اور جو بان غازیہ پڑتا ہے وہ دریائے نور میں
 مستغرق ہو جاتا ہے اگرچہ وہ تغات نکسے اور میٹھے
 کہ جب انسان محبوب ہو جاتا ہے یعنی اس کے جوہر درہمیں
 پر نہ مشالیدہ اور یہ نقطہ تدبیرہ داخل ہو جاتا ہے تو
 اللہ تعالیٰ کا منظور ہو جاتا ہے اور الارا علی کے واسطے
 ایک عروس میل تو جس مکان میں جاتا ہو الارا علی کے
 سمجھتیں منعقد اور تعلق ہو جاتے ہیں اور الارا علی فوجین اور
 انوار کی جوہرین اور کی طرف جلی آتی ہیں خصوصاً جب اس کی
 ہمت تعلق ہو اس مکان معظم کی اور جو عارف کمال ہمت
 و حال میں ہوتا ہے اس کی ہمت میں نظر حق پڑتی ہے
 کہ علاقہ رکھتی ہے اس کی اہل اور مال اور گھر اور سب اور
 قرابت اور یاروں میں کشتال ہوتی ہے مال اور آبر و غیر
 میں اور اصلاح کرتی ہے اسی سے تمیز کیا بیٹے کلا اور
 غیر کلا کی تیر میں شہد آخر میں اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور کر دیکھی جو علماء درمیں بیٹے صوفیوں پر اعتراض نہیں تو ہم کو
 اجازت دی اور میں دیکھا کہ اہلین علم موافق تشریحیں سے اور علم
 میں تیر میں بہت مغرب اور کوہ نور میں کوہ نور میں کوہ نور میں

ابن قنبرہ صلی اللہ علیہ وسلم

والبقاء والحب الناشر من صميم النفس الناطقة
 والتوحيد فإلخ لك من المقامات الشاكلة عند
 الصوفية بيان هذا الجبل هنا طريقين طريق
 انتقلت الى الخلق بانتقاله صلى الله عليه وسلم
 بالوسائط وهي ترجع الى تهنيد الجوارح بالاطاعة
 والتقوى النفسانية بالذکر والترغية وحسب الله
 والنجية صلى الله عليه وسلم والى تهنيد الجوارح
 لئلا يقع واصل بالمعروف ونهيها عن المنكر و
 سعيا فيما ينفع الناس عامة وهذا سبب هذا
 المذکورات وطريقته بين الله وبين عبده من
 حيث اوجلا قوتها وفاضه ففاض وليست في هذا
 واسطة اصلا ومن سلك في هذه فاما شان
 ان يتنبه بحقيقة انا ويتنبه في ضمن هذا التنبه
 بالحق ويتشعب من ذلك الفناء والبقاء و
 الجذب والتوحيد وغير ذلك من افي الطريقتين
 الثانية اما ليست عند النجيب صلى الله عليه وسلم
 بعنوان ولا مرغون لانه عليه الصلوة والسلام
 عنوان فيضان الطريقة الاولى وجعله الله في
 الخلق وكل العنايت بافاضتها ومظنة تظلمورها
 والاشياء يتفاضل فيما بينها بوجه دون وجه
 ان اعتبارها كما هي في ظرف الوحد العالم الذي
 فيها درجته الا احاطها حصلت تلك الوحد
 التي رفعت بها اتفاضل وكان الفضل دائما
 فيها والمناسخ منقسمة بينها وان اعتبرتها مقصدا
 الى سبب واحد اضمحل الفضل من وجه وبقي

اور بقا من اور جذب و جو ظہور کر کے نفس لاطقة سے اور توحید و جذب
 مقامات بلند میں ترویج صوفیہ کے بیان اس محل کا یہ ہے
 کہ دو طریقہ میں ایک طریقہ تہذیب ہے کہ خلقت کی طرف منتقل ہوا
 اشغال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالوسائط اور وہ راجع ہر
 طرف تہذیب جو اس کی عبادت اور قوای نفسانیہ کے مکرار اور
 تزکیہ اور حسب امداد و حسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لوگوں کی
 تہذیب کرنی نشر علم اور امر معروف و نہی منکر سے اور لوگوں کی
 نفس رسانی میں کوشش کرنے سے اور جو ان مذکورات کی مناسب
 اور دو سر طریقہ یہ ہے کہ امداد اور اس کے بندے میں ہے
 کہ بطرح اللہ تعالیٰ ہونے ایجاد کیا و یسائے پایا اور جو افاضہ
 کیا اور سکو پہنچا اور ہمیں اصلا واسطہ نہیں ہر جس نے سبک کیا
 اس طریقہ کا اور کمال یہ ہے کہ وہ شخص متنبہ ہوا حقیقت انا سے
 اور اس تنبہ کے ضمن میں عن سے اور اسے منشعب ہوئی فنا
 اور بقا اور جذب اور توحید وغیرہ اور ہماری گفتگو دوسرے
 طریقہ میں ہے کہ یہ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
 عالی زمین اور نہ مرغوب ہے آپ کے اسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم عنوان ہیں فیضان طریقہ اول کے اور اللہ تعالیٰ آپ کو دانا
 ہے اشیاء اپنی عنایت کا اور اس طریقہ کے افاضہ کو اور اس کے
 ظہور کے واسطے جلتے مقرر کی ہے اور اشیاء پسین خفیت کہتے
 ہیں ایک وجہ سے نہ دوسری وجہ سے اگر تو اعتبار کرے
 اس شے کا کہ طرف وجود عام میں ہے ایسا کہ سب جہات کو
 محیط ہو کسی کو چھوڑیں تو محال ہوئی وہ ایسی وجہ میں کہ
 تفائل واقع ہو اور ہو فضل و ایزدان میں او مسافست
 منقسم ہوئی ان میں اور اگر تو اعتبار کرے کہ مضاف
 ہیں سبب واحد کی طرف تو ایک وجہ فیض ہے یا از سبب

من وجہ فکان احد الاشیا صل یوم الفضل اصلا
 نعم لما انتقل هذا النور الی الناسوات انتفع
 السالکون بکافی الطریقین آمل الجہل بفساد
 اللذنب الاجام علیہم بسبب هذا النور فانتم راحت
 علیہم المعارف ولذلک تری العرفان یقلد ح
 معارفہم من الکتاب والسنت واول السلوک
 باجہاشہم الی هذا النور واندراجہم فی ترقی
 بہ فقدر فان المسئلة دقیقة مشہور
 هل تعرف ان کان الشیخ ان رضی اللہ عنہما
 افضل من علی کرم اللہ وجہہ مع اند اول شو
 واول مجاز وب واول حارف فی هذه الامۃ و
 تری هذه الکالات فی ضلالت الاقلید من قبل
 التطفل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تبینت
 هذه المسئلة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فاطہری وذلك ان الفضل الکلی عند النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم فایس جمع الی تمام اس النبوة
 کانشات العلم وتخیل الناس علی الدین وعلما
 واما الفضل الراجع الی الولائیۃ کالجذب الفنا
 فلیس الا فضل اجن سیا من وجہ ضعیف و
 الشیخان کان من المجتہدین للاول حتی انی اراهما
 بمنزلة فوارق ینبع منها الماء فالعنا بة التجلت
 بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطہر تبیعہا فیہما
 فہما بحسب کمالہما بمنزلة العرض الدلیس
 هو الا فایما الجہل ومقدمات الحق فاعلم ان اللہ
 وجہ وان کان اقر بہ الی بحسب النسب

اور دوسری وجہ سے باقی رہ گیا اور احد الاشیا کو فضل
 اصلا نہ رہ گیا ان یہ بات ہے کہ جب منتقل ہوا یہ نور طرف
 ناسوت کی تو وہ نور نقیون سے سالکون کو فتن ہوا الی حد
 پر تو انفسا رہنہہ اجمالی کا ہوا بسبب اس نور کی تو ان پر کمال
 سفین معرفین اور اسی سبب تم دیکھتے ہو عارفون کو کہ اپنی
 سفین کتب اور سنت مطعون رکھتے ہیں اور الی سلوک
 اس نور سے تضرع کرتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں اور اس
 نور میں مندرج ہوتے ہیں اور قوام پاتے ہیں اور جس میں نہ کرو
 یہ مسئلہ دقیق ہے **مشہور** کہ شہداء شریک تم جانتے ہو کہ
 شیعین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسے افضل ہوئی حضرت علی کرم
 وجہہ سے باوجود کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس امت میں
 اول صوفی اور اول مجتہد اول عارف ہیں اور یہ سبب
 کمالات اور میں نہیں مگر قلیل طفیل رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کے میں عرض کیا یہ مسئلہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں
 تو ظاہر ہوا کہ جس پر فضل کمالی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
 وہ ہے کہ راجع ہو طرف امر ہو کہ پورا پورا جیسے شانت علم کی
 اور لوگوں کی تسخیر دین میں اور جو اس قسم سے ہوا جو فضل
 کہ راجع ہو طرف ولایت کے جیسے جذب فنا تو وہ فضل خیر ہی ہے
 اور ایک وجہ سے ضعیف ہے اور شیعین رضی اللہ عنہما تھے
 مجتہدین میں اول قسم کی یہاں تک کہ میں اوں کو دیکھتا ہوں
 بمنزلة فوارق کہ اگر کوئی بیان لکلی ہا ہی تو جو عنایت اللہ تعالیٰ کی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی بعینہ وہ حضرت شیعین رضی اللہ عنہما میں
 ظاہر ہوئی بحسب کمال اوں دونوں کے اس طرح جیسا عرض قائم ہوا کہ
 جو ہر آدمی ہوتا ہے جو ہر کی تحقیق کا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اگرچہ
 انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت قریب جب میں نسب میں

المسئلة دقیقة مشہور

والجبل والقطر والنبوة منهم وأقوى بها
 واشد معرفة النبي صلى الله عليه وسلم
 بحسب كمال النبوة أميل إليهما والذالك ليرى
 العلماء الحجة لمعارفة النبوة يفضلونهم ما
 ليرى العلماء الحجة لمعارفة الولاية يفضلونهم
 والذالك كان مدافنهم بأعين مدفن النبي صلى
 الله عليه وسلم وأنكث الأمور العادية لها مبدأ
 معنوي مثل هذا الذي اشرقت عليه مثل جعل
 الحجة المأخوذة للوصول الى قلب صلى الله عليه وسلم
 وذلك مع قوله عليه الصلوة والسلام اللهم
 لا تجعل قبوري وتابعي بعد مناد ونكحني
 احسن لي الله سبحانه بالنسب الى النبي صلى
 الله عليه وسلم نظراً خاصاً كان الذي يعني من
 مثل لولا انما خلقت الافلاك فاشلت الى
 تلك النظر واعجتبه اشد عجب فالصفت صلى
 الله عليه وسلم وتطقلت عليه صمات كالعرض
 بالنسب الى الجرح فسامت تلك النظر والنتيجة
 لظهورها وصر منظر ومرئي لها فاذا هي باردة
 لظهورها وتلك لان الحق اذا اراد ظهورها
 احب ونظر اليه وتسانه صلى الله عليه وسلم
 ليس بشان رجل واحد بل نشأة مبتدأة
 منبسطة على هيكل البشري والبشرية
 منبسطة على وجه الواجبات فكان صلى الله
 عليه وسلم غابة الغايات وآخر نقاط الظهور
 وبكل ما جرحته منها وكل سميل شوق

جسدت اود طرقت محبوبين حضرت محمد بن علي
 خد بن بن بن قومي اود معرفت من اراده مگر بنی صلی اللہ علیہ
 وسلم بحسب کمال نبوت کے حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما
 کی طرف بہت مایل تھے اور اسی باعث جو علما واقف ہیں
 معارف نبوت کے ان کی تفضیل کرتے ہیں اور جو علما معارف کاتب
 کے آگاہ ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تفضیل کرتے ہیں
 اور اسی واسطے حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کا مدفن بعینہ
 دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اکثر امور عادیہ کا
 مبدأ معنوی ہے مانند اسکے جرح اشارہ کیا میں سے اور اللہ
 گردانے حجرہ مبارک کے مانع قریب پہنچنے سے اور یہ سب
 ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اپنے فرمایا ہے اللہ
 لا تجعل قبری وثنا بعد من دونك مشہد آخرتینے دیکھا کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک نظر خاص
 گویا کہ وہ مراد ہے مثل لولا انما خلقت الافلاك سے مجھ کو
 اس نظر کا شوق ہوا اور مجھ کو نہایت تعجب ہوا پس میں لائق
 ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور طبعی بن گیا اور ہو گیا
 جسے جوہر کے ساتھ عرض پس اصرار کیا میں اس نظر کا اور معرفت
 کیا کہ اسکا اور ہو گیا میں اسکا منظر ادا آئینہ تو وہ ارادہ
 ظہور تھا اور یہ اسلئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا
 ظہور شان کا اوس کو دوست رکھا اور اس کی طرف
 نظر کی پس شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک مرد واحد کی شان نہیں ہے بلکہ ایک عالم مبتدات
 منبسط ہوا پر صورت بشر کی اور بشر ایک عالم منبسط ہوا پر
 موجودات کا تو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مایات الایات ہیں
 اور ظہور کے آخر نقاط ہیں اور ہر جرح کی حرکت اسکی شہادت ہر جرح کی

واجل من ان يعالجهم العقل العاصية والله
الموفق **مشہل خان** انقاد من فیض
صہبتہ صلی اللہ علیہ وسلم علوم تدبیر من حال التمام
معرفۃ کمالہ متہان ہل الشخص یمتاز من سایر الناس
بان الاجراء الفالکیتہ فی قوایہ الظاہیہ تا فناء العلم
وانہا یقوم بہا صبیغہ لہ یجعل جمیع معانیہ متما
ہدایہ جناب الحق و متہان تام المعرفۃ لا بد ان یؤ
فیہ نفس التعلقات الذنیویۃ والاخریۃ والجنئیۃ
والرد حیث یفرض المظاہر لہ فی خلقہ سلسلہ الوجود
فی اللوجوجات وتوحد المبداء بالارادۃ الحقیۃ
الی تلك اللشکات فی قطراتہ من معنی من معانی
جزئیۃ الذی یجد وحلا ورحل فہا حل بہ صبیغ
لہ ما رعدا النفس محب ذاتہ تتوجہ الی نقطۃ
الذات من صدق عن النفیض والحق عن الکحل
البقاء باللہ والتصرف بالحق فی الخلق و طاع الارادۃ
الصبیغ من المبداء من طلع بقوۃ شفق فی قلب
بتام انہا انام من حل ہذا النفیض فی وعاہ
مضطر یلم بلہ شہد مظهر و طو بالحق یحیی
یكون عنق الذاتیتہ وجسد الارواحہا
وشیخ الحقیقہا و حمل حب للظاہر لا بنفسہ
بل بالحق للخلق لا بنفسہ بل بالحق فی وعاہ و متہا
ان کل عارف نام السعفۃ فانہ لا یأخذ شیئہ الا
من نفسہ و اما المحدثات ان یلین ہذا المفر
علی جن موحود بہا یسنع حلہ معنایہ
علیہ لہ لکن تہی فیہ من استفاد من خلیق تہی

اور برتر ہے اس سے کہ عقل عام پہنچی او کو واسد الموفق
مشہل خان آخر فیض محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجہب کھل گئی بہت علوم الہی معرفت کے حال کمال ایک
ان میں سے یہ ہے کہ شخص سب آدمیوں سے متا ہے اس میں
کہ اجزائی فلک کا اس میں ظہور قوی تا قدرہ حکم ہر جیسے صبیغہ
الہی توام پاتی ہیں واسطے تمام معانی کے مناسب اوش کے
جو قریب کرے جنہ حق کے اور ایک یہ ہے کہ نام معرفت کے
واسطے ضرور ہے کہ تعلقات دنیاوی اور خردی اور
جسمانی و روحانی اوش شدت دور ہوں اور او کو یکا کر دے
سریان الوجود فی الوجودات کا سیر اور تو جہ ہدایہ کے بارادہ
حیثیت اون عوالم کے اور پیچہ جان لیا کہ ہر ایک معنی میں
اوش جزو میں جو مقابل ہر نسل کے ہر چہ رنگ آئی آنا ہو تو
وہ بے تعلق محبت ذاتی ہو جاتی ہے کہ نقطہ ذات کی طرف توجہ
پس جو شخص اوش قطع سے باز رہا او کو حاصل نکلیا اور
خلوت کل سے بقا ہر اور تصرف بحق خلقت میں اور ارادہ
طالع و حیثیت مہدار کا گیارہ روزن شخص از سر وہ پورا پورا
نہیں ہو پورا پورا و شخص جو جسے اوش بطنے کو اپی طرف میں
بہت مضبوطی سے رکھا اور او کو او دہ نکلیا مظهر کی جیسے
اگر چہ مانتہ حق کے ہوا اس حیثیت کہ کہنا ان ہر محبت ذاتی کا او
اوشی روح کا جسم عو اور او کی حقیقت کا کالبد او حل کیا
حب مظاہر کو لا بنفسہ بلکہ باحق واسطے خلقت کے نہ ان کے
نفسوں بلکہ باحق ہوا کی طرف میں اور ایک پیچہ عو کال مفر ہوا
کہ کسی کی کچھ نہیں حال کہ تا انہ نفس ہی اخذ کرے اور حق باو کی معنی
یہ کہ وہ فردا کا ہو اوش جزو جو او میں جو ہر او کو جسے اس شرف
ہو یا ہر او کو ظاہر ہو یا جو ظاہر ہو یا جو خفی ہو یا جو سوائی ہو

۱۴۱۱ھ

المستعملون

المسألة الأولى، والحمد لله رب العالمين

كانوا من صلحاء الحديث فترجى شئ سئل عنه
الثالث في الاصول ومات عرضاً لنفبه وحلت
الاحاديث علي بن فليس بل من اثباته لكل هذا
حينئذ مشهور آخر ما بين قاتر صلى الله
عليه وسلم ومنذ روضته من رياض الجنة كما
ورد في الصحيحين او اثبتنا ذلك فما شاهدنا من الاثر
الرابية على كل نواز من صلحاء الحديث
في بحس النور وان لم ينفع وآما لنتيجه في الاشياء
اذا صار محبوباً أي دخل في جوارحه رغبته
اللبس في المثالية وهذه النقطة اللدنية التي كان
منظور النبي والصلحاء الاعلى عرفاً جليلاً لكل
مكان حل فيه انعقدت وتعلقت بهمهم
لللاء الاعلى واتساق اليه افلا جبر اللزوم وامواج
النور لاسيما اذا كانت حسنة تعلقت بهذا
المكان والعارف الكامل معقولاً وحالاً هذه
يجل فيها نظر الحق يتعلق باهله وماله وبديته
ونسله ونسبه وقرايته واصحابه يشمل الملك
والجاء وغياها ويصلحها فمن ذلك تميزت
ما تارة الكل من ما تارة غيرهم مشهور آخر
استاذت صلى الله عليه وسلم في رجاؤه ووجه
علماء من على بعض الصوفية فلم ياذن
لي ورايت العلماء العالمين وفق علمهم
المشتغلين بنوع من التصفية الناشئين
للعلم والدين اقرب اليه اكرم عليه واحب
من هو لاء الصوفية وان كانوا اهل الفقهاء

جو علمائے حدیث سے ہیں کیونکہ بہت چیزیں ہیں کہ امام
اور صاحبین نے اصول میں نہیں بیان کیں اور نہ ان کی
نفسی کی ہے اور حدیث میں ان پر دلالت کرتی ہیں تو ان کا اثبات
ضرور ہے اور سب مذہب حنفی میں مشہد اس
درمیان منہر کرم اور روحہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے
جیسا کہ آپ صیح حدیث شریف میں سنو آیت اوکی
تو یہ ہے کہ ہم نے مشاہدہ کیا او سکا نور سب نوروں پر
فائق ہے اور جو دامن نماز پڑھتا ہے وہ دہائے نور میں
مستغرق ہو جاتا ہے اگرچہ وہ التفات نہ کرے اور میثاق ہے
کہ جب انسان محبوب ہو جاتا ہے لیکن او کے جوہرہ رحیم
پر ہر مثالید اور یہ نقطہ تدریس پر داخل ہو جاتا ہے تو
اللہ تعالیٰ کا منظور ہو جاتا ہے اور لا اعلیٰ کے واسطے
ایک عروس جمیل تو جس مکان میں جاتا ہے لا اعلیٰ کے
مہبتیں منعقد و متعلق ہو جاتے ہیں اور ملائگی فوجیں
اور ان کی سوچیں او کی طرف چلی آتی ہیں خصوصاً او کی
ہمت متعلق ہو اس مکان معظم کی اور جو عارف کامل فخر
و حال میں ہوتا ہے او کی ہمت میں نظر حق پڑتی ہے
ملاحظہ رکھتی ہے او کی اہل اور مال اور گھراؤ اور سب اور
مطرب اور یاروں میں کہ شامل ہوتی ہے مال اور آب و وغیرہ
میں اور اصلاح کرتی ہے اسی سے تمیز کیا میں نے کمال اور
برکات کی تیر میں شہد آخر میں عبادت چاہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر ذکر کر نیکی جو علماء رحیم نے بعض صوفیوں پر اعتراض کیا تو میں جو کہ
باجائز دی اور دین و کجکار ملک عالمین کے مافوق متشککین سے اور علم
نئی میں ان کو بہت مغرب اور ان کو عزیزوں کو مجاہدین میں مضمون لکھنا

والبقاء والحبیب الغافر من صمد النفس الناطقة
 والتوحد خلیف لك من اللقائات الشاکی تعبد
 الصوفیة بیان هذا الجمل انما طریقین طریق
 انتقلت الى الخلق بانتقاله صلی اللہ علیہ وسلم
 بالوسائط وھو ترجع الى تہذیب الجوارح بالکمال
 والقوی النفسانیة بالذکر والترغیة وھو اللہ
 والحبیب صلی اللہ علیہ وسلم الى تہذیب الذکر
 نشر اللع وامل بالمعروف ونہی عن المنکر و
 سعیا فیما یفیع الناس عامۃ واما سبب هذا
 المنکورات وطریق بنی اللہ وبنی عبدہ من
 حیث اوجہ فی جمل وافاضہ ففاضرہ ولیعیش هذا
 واسطة اصلا من سلا فی مدی واسما لثانہ
 ان بتنبہ بحقیقۃ انا ویند فی ضمن ساء التنبہ
 الحق ویفید سبب من ذان الفناء والبقاء و
 الجواب والتوحد وغیرہ کلا صافی الطریقت
 الثانیۃ انما الیسست عندا بنیہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بنحو حق ولا مرعۃ لان علیہ الصلوٰۃ والسلام
 عنوان فیضان الطریقت الاولی وجعلہ اللہ فی
 الخلق ولما لعنایتہ بافاضتہا ومظن لذلہم وھا
 الاشیاء یتفاضل فیما بہا بوجہ دون وجہ
 ان اعناب تھاجر فی ظاہر الوحۃ العام للذکر
 لا بغادر جهة الاحادیث حاصلہ اللہ العزیز
 التي رفع بها التفاضل ذکر ان الفضل دہ اشیا
 فیہا والذات منفسہ بہ کما وان اعنابھا ماض
 علی سبب واحد اصل الفضل من وجہ وبقی

اور بقایہ میں اور جذبہ جو ظہور کرے نفس ناطقہ سے اور توحید وغیرہ
 مقامات بلند میں ترویج صوفیہ کے بیان اس محل کا یہ ہے
 کہ دو طریقہ میں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ خلقت کی طرف منتقل ہوا
 انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالوسائط اور وہ راجع ہر
 طرف تہذیب جوارح کی عبادت اور قوای نفسانیہ کے ذکر اور
 ترکیب اور حب اللہ اور حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اولی کوئی
 تہذیب کرنی نشر علم اور امر معروف ونہی منکر سے اولی کوئی
 نسخہ رسانی میں کوشش کرنے سے اور جہان مذکورات کی مناسبت
 اور دوسرے طریقہ یہ ہے کہ امد اور اس کے بندے میں ہے
 کہ طرح اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا ویسا آئینے پایا اور جو افاضہ
 کیا اور سکو پہنچا اور ہمیں اصلا واسطہ نہیں ہر جس شخص کو کیا
 اس طریقہ کا اور کمال یہ ہے کہ وہ شخص متنبہ ہوا حقیقت اناسی
 اور ان تنبیہ کے ضمن میں حق سے اور اسے منشعب ہوئی فنا
 اور بقا اور جذبہ اور توحید وغیرہ اور ہماری گفتگو دوسرے
 طریقہ میں ہے کہ یہ طریقہ کھڑت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
 عالمی نہیں اور نہ فریب آپ کے استیلا کر کہ نہ بدست علی اب عار
 وسلم ہوا ان میں فیضان طریقہ اول کے اور اللہ تعالیٰ آپ کو دانا
 ہے آشیانہ اپنی عنایت کا اور اس طریقہ کے افاضہ کو امد اور کے
 ظہور کے واسطے جیسے مقرر کی ہے اور شیخا میں غلبہ شدت
 میں ایک وجہ سے نہ دوسری وجہ سے اگر تو اعتبار کریں
 اوس شے کا کہ طرف وجود عام میں ہے ایسا کہ سبب بات اور
 محیط ہو کسی کو چھوڑیں تو محال ہوگی وہ ایسی وجہیں کہ
 متخل راقع ہوا ہوگا متخل وایہ ان میں اور منافہ نہ
 مقسم ہوگی ان میں اور اگر تو اعتبار کریں کہ ہذا
 میں سبب واحد کی طرف تو ایک وجہ فی فضل جاتا ہے یہ

اور دوسری وجہ سے باقی رہ گیا اور احدا الاشیا کو فضل
اصلاً نہ رہ گیا آن یہ بات ہے کہ جب منتقل ہوا یہ نور طریقت
ناسوت کی تو وہ نور طریقتوں سے سالکوں کو نفع ہوا اہل حقیقت
پر تو انفسا رہنے بہ اجمالی کا ہوا اسبب اس نور کی توان پر کھل
کھین سرفیقین اور اسی سبب تم دیکھتے ہو عارفوں کو کہ اپنی
سرفیقین کتاب اور سنت مطعون رکھتے ہیں اور اہل سلوک
اس نور سے تضرع کرتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں اور اس
نور میں مندرج ہوتے ہیں اور توام پاتے ہیں اور اس میں غور کرو
یہ مسئلہ دقیق ہے **مشہد** آخر کیا تم جانتے ہو کہ
تینچین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیسے فضل ہوئی حضرت علی کرم
وجہہ سے باوجود ویکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس امت میں
اول صوفی اور اول مجذوب اول عارف ہیں اور یہ سبب
کمالات اور میں نہیں مگر قلیل طفیل سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سینے میں نہ کیا یہ مسئلہ حضور سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
تو ظاہر ہوا آخر کچھ فضل علیؑ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
وہ ہے کہ راجع ہر طرف انہو کے پورا پورا حصے شاعت علم کی
اور لوگوں کی تسخیر دین میں اور جو اس قسم سے ہو اور فضل
کہ راجع ہر طرف ولایت کے جیسے جذب فنا تو وہ فضل خفی ہی
اور ایک وجہ سے ضعیف ہے اور تینچین رضی اللہ عنہا تھے
مجدوبین میں اول قسم کی یہاں تک کہ میں اونکو دیکھتا ہوں
بمنزلہ فوارہ کہ کہ او میں پانی نکل رہا ہے تو جو عنایت اللہ تعالیٰ کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی پسند وہ حضرت تینچین رضی اللہ عنہا میں
ظاہر ہوئی بسکمال ادن دونوں کے ہر طرح جیسا عرض قائم ہوتا ہے
جو ہر اور تم ہوتا ہے ہر کی تحقیق کا اور حضرت کرم اللہ وجہہ اگرچہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت تیرت ہیں نسب میں

من وجہ فکان احد الاشیاء علیہ الفضل اصلاً
لعمری ما انتقل هذا النور الى الناسوت انتفع
السالكون باکلی الطریقتین اهل الجہل باکلی
القدرة الاجم علیہم بسبب هذا النور فالشراحت
علیہم المعارف ولذا لك تری العرفان قد ح
معارفہم من الكتاب والسنة واهل السلوک
باجہاشہم الى هذا النور واندراجہم فیہ تفر
بہ فتدبر فان المسئلة دقيقة **مشہد**
هل تعرف لم كان الشیخان رضي الله عنہما
افضل من عليؑ كرام الله وجهہ مع انہ اول
واول مجذوب واول عارف في هذه الامت
تري هذه الكمالات في غير الاقليل من قبل
التطفل على النبي صلی اللہ علیہ وسلم تبين
هذه المسئلة على النبي صلی اللہ علیہ وسلم
فاظهر لي وذلك ان الفضل الكلي عند النبي
صلی اللہ علیہ وسلم ما يسجد الى تمام اس النبوة
كاشاعة العلم وتبيين الناس على الدين وقاد
وآما الفضل الراجح الى الولاية كالجذب الفنا
فليس الا بالاجزائنا ووجهه ضعيف و
الشيء ان كان من المجردين للاول حتى ان اراها
فوارة ينبع منها الماء فالعناية القطة
التي يربو بها ماء يسقط طهرت بعينها فيهما
نجا بحسب سبلها بامانة العرض الدائس
عن ان الجرح ومقمة التوقف فعلى كرام
وجه وان كان اقرب الي بحسب النسب

اعلم ان هذا نسبا العرفان

والجبلۃ واللفطرت المحبوبة عندها واقوی بجلال
 واشد معروفة لکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بحسب کمال النبوة امیل الیہما والذلک لیس فی
 العلماء الحکمة لمعارف النبوة یفضلونہما و
 لیس فی العلماء الحکمة لمعارف الولاية یفضلونہ
 ولذلک کان مدفنہما بعبینہ مدفن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم واتفق الامور العادیۃ لہما مبداء
 معنوی مثل هذا الذی اشرقت الیہ مثل جعل
 الحجة المانعة للوصول الی قبور صلی اللہ علیہ وسلم
 وتذلل سرقولہ علیہ الصلوات والسلام اللہم
 لا تجعل قبورہما عبد من دونک **مشعر**
احسن بیت اللہ سبحانہ بالنسب الی النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نظراً خاصاً کانہ الذی یعنی من
 مثل لولاک ما خلقت الافلاک فاشلقت الی
 تلک النظر واعتبتہ اشد عجب فلصقت صلی
 اللہ علیہ وسلم وتطفلت علیہ صمات کالعرض
 بالنسب الی الجہر فسامت تلک النظر والشمس
 لہما ہا وصر منظر وممرئی لہما فاذا ہی ارادۃ
 الظہوی وحکاک لان الحق اذا اراد ظہوی شأ
 احب ونظر الیہ وتثنانہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لیس بشان رجل واحد بل شئنا مبداء
 منبسطۃ علیہا کل البشیر والبشیر شئنا
 منبسطۃ علی وجہ الاموات فکان صلی اللہ
 علیہ وسلم غایۃ الغایات واخر نقاط الظہوی
 ولکن من جہر کتلتہ منہا ہا وکل مسیل شوق

اجلست اور فطرت محبوبہ میں حضرت شیخین رضی اللہ عنہما سے اور
 جذبہ میں بہت قوی اور معرفت میں زیادہ مگر نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم بحسب کمال نبوت کے حضرت شیخین رضی اللہ عنہما
 کی طرف بہت مایل ہیں اور اسی باعث جو علما واقفہ میں
 معارف نبوت کے ان کی تفصیل کرتے ہیں اور جو علما معارف آلات
 کے آگاہ ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تفصیل کرتے ہیں
 اور اسی واسطے حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کا مدفن بعینہ
 بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اکثر امور عادیہ کا
 مبداء معنوی ہے مانند اسکے جسکا اشارہ کیا ہے تیسے اور مانند
 گردانے حجرہ مبارک کے مانع قہر تک پہنچنے سے اس پر ستر
 ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اپنے قول پر بیت اللہ
 لا تجعل قبری وثنا بعدین دونک مشہداً آخر میں دیکھا کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک نظر خاص
 گویا کہ وہ مراد ہے شل لولاک ما خلقت الافلاک سے جو کہو
 اس نظر کا شوق ہوا اور مجبور نہایت تعجب ہوا پس میں لائق
 ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور طہن میں گیا اور ہو گیا
 جیسے جوہر کے ساتھ عرض پس اصرار کیا ہے اس نظر کا اور دریافت
 کیا کہ اسکا اور ہو گیا میں اسکا منظر اور آئینہ تو وہ ارادہ
 ظہور تھا اور یہ اسلئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا
 ظہور شان کا اوس کو دوست رکھا اور اس کی طرف
 نظر کی پس شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک مرد واحد کی شان نہیں ہے بلکہ ایک عالم مبتدات
 منبسط ہو اور صورت بشر کی اور بشیر ایک عالم منبسط ہو وجہ
 موجودات کا تو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عایت النبیات ہیں
 اور جوہر کے آخر نقاط ہیں ہر جہ کی حرکت اوسکی منہا تک پہنچ کر توقف

المستأجل الرتبة والعقد ۳۴

المستأجل الخامسة والعشرون ۲۵

المی مبالغہ فند بر السمر فقیق مشہور

رايت الله شفيع اليه صلى الله عليه وسلم والتوسل
لديهم بعلماء الحديث والادب في عدادهم يعلم
الحديث وحفظه على الناس عرواً وثقة وحجلاً
مداوداً لا ينقطع فعله ان تكون من هذا
متطفاً على هذا والاخيراً أسوي ذنبك في

السنن والله اعلم بالصواب مشہور

العارف اذا حمل التصقت روحه بالملاء الاعلى
وهذا لك حضرة عالمة شائعة ارتفعت شمع
همهم ولو ترتفع نور اجسادهم واولئك
على همة رجل واحد راجعة الى تدبير واحد
وان اختلفوا في تفاصيلها فليدرك هذا العلم
الحضرة رب العالمين فغنمهم من النور ما
غنمهم واخفت همهم تحت شعشعته
تلك الانوار لا تتركها تدين من اجتمعت بين
وان اناضرت لهم تلك مثلاً فلا تخرج الى كل
غوا وغبل فان الامثال لا تقبل الاشياء الى من
جهة دون جهة هم بمنزلة الهيولى الخفية
التي لا تدرك الا من احكام وانا تخرج من هذا
الموجود من جهة مسام الهيولى التي هي ام القيا
بليات والنور الغاشي لهم الماحي اياهم بمنزلة
الصورة التي تدرك اول ما يدرك وهي اصل الفعليات
فتبين تلك الحقرة احكام وانا متعلق من عالم
الملاء الاعلى وهمهم التفصيلية تلطف فيهم
وارتقت صفواتها معهم فمن مسامات

اپنے مبلغ تک پس نور کر کے سرور قیق ہے مشہور آخر نے دیکھا کہ

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شفاعت اور توسل ہی
و کو جو علماء حدیث ہیں اور جو انکی کئی میں خاں ہیں احکم
حدیث شریف اور حفظ حدیث شریف ایک عروہ وثقی اور حجل
ہے ایسی کہ کبھی منقطع نہ ہو پس تو ضرور لازم کر لے اپنے پر یہ کہ
تو محدث ہو یا محدث کا فیصلہ ہو ان دونوں باتوں کے سوا بہتری
نہیں ہے جو میری رائے میں واسطہ علم بالصواب مشہور
جب کمال ہو جاتا ہے تو اسکی طرح لاریائی میں جالسی ہی اور وہ ان
ایک دیکھ عالی بلند ہے ان کی ہمتیں ان بہت مرتفع ہیں ان
ان کے جسم نہیں رفیع ہیں اور وہ ایک مرد واحد کی بہت چمکی
بہت تدبیر و تدانی کی طرف راجع ہو اگرچہ اس بہت کی تفصیل
میں مختلف ہیں پھر تدلی کرتا ہے اس عالی دیکھ میں رین
پس ڈانگ لیتا اوں کو تو میں جہد و ڈانگ لی اور انکی ہمتیں
چمپ جاتی ہیں اس انوار کی چمک میں بیاتنگ کہ تیز نہیں ہوتیں
وہ ہمتیں نہ آپس میں متماز ہوتی ہیں اور اگر میں ان کے
اس حال کے مثل بیان کروں تو وہ ہر کا نہیں اور خدا ہو مجھ پر
بر شیب و فراز سے کیونکہ امثال اشیاء کی تفسیر نہیں کرتے
ایک جہت سے دوسری جہت کی وہ بمنزلہ ہیولی خفیہ کی ہیں
جو دریافت نہیں ہوتا مگر احکام و آثار سے جو جاری ہوتے ہیں اس کو
جہت مسام ہیولی سے ایسا ہیولی کہ ام القیاسیات اور جو نور کہ
اونکو ڈانگے ہوا ہے اور اونکو کھو گئے ہوا ہے وہ بمنزلہ اس
صورت کے ہے وہ صورت جو سب پہلے درک ہوتی ہے اور وہ
صورت اصل فعلیات پر جاری ہوتی ہیں اس کا عالی میں
احکام و آثار جو الار علی کے حکم متولد ہیں انکی تفصیل لطیف
جاتی ہیں ان میں بکندہ جاتی ہوا انکی بہت سی بہتری ہوتی کہ مسامات

المشاعر قال السجاد

واجل من ان يعالجهم العقول العاصية والله
 الموفق **مشعل خا** انذار من فيض
 صحت صلا الله عليه وسلم طوعا وكرها من حال التام
 معرف بالله متها ان هذا الشخص يمتاز من ساير الناس
 بان الاجزاء العالقية في قوية الظاهرية تافهة الحس
 وانها يقوم بها صيغة لا يجعل جميع معانيها متما
 ميا بل جناب الحق ومتها ان تام المعرفة لا بد ان يكون
 فيه نفوذ العلاقات الدائنية والاخرية والبنية
 والروحية غضا طارعا لخلق من سائر الوجود
 في الموحودات وتوجه المبدأ بالارادة الحكيمة
 الى تلك النشآت فطنت ان معني من معاني
 حيزية تلتزمي بجن وحل وزحل فلما حل به صبح
 الله ساجدا السفسف صعب ذاتية تنوجه الى نقطة
 الذنوب عن النفيض والقي عن الكل
 البقاء بالله را تنصير بالحق في الخلق وطلوع الارادة
 الحسية من الابداء من طليق التفتيش فليس
 بتام انما الداء من حل هذا النفيض في وعاء
 غفلة الطير يلهم بالمشحوب مظهر وطوبى بالحق بحيث
 يكون عننا العتبة للذاتية وجسد الدار وحها
 وشيئا الحقيقة وحل حجب المظاهر لا بنفسه
 بل بالحق للذاتية لا نفسهم بل بالحق في وعاءه ومنها
 ان كى ... نام ان معني فانه لا يخال شيئا الا
 من ... انما المعدلات ان يلبس هذا الفرق
 عليه ... يلبس عليه معنا فظهور
 عليه ... فمن استفاد من خيل شيئا

اور ترجمہ اس سے کہ عقول عامہ پر بھی اذکوار اندر الموفق
 مشعل خا آخر فیض محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تجسہ کحل کی بہت علوم اللہ کی معرفت کے حال کا ایک
 ان میں سے یہ ہے کہ شخص سب آدمیوں سے متا ہے اس امر میں
 کہ اجزائی فیکہ کا حسین ظہور قوی ناقہ حکم پر جسے صند کا
 الہی قوام باقی بن واسطے نام معانی کے مناسب اوست کے
 جو قریب کرے جناب حق کے اور ایک یہ ہے کہ نام معرفت کے
 واسطے ضروری ہے کہ تعلقات دنیاوی اور اخروی اوس
 جسمانی و روحانی اوست خدشت دور ہوں اور اوسکو بیکار کرد
 سرمان الوجود فی الوجودات کا سر اور توجہ مبداء کے بارادہ
 حیثیت اولیٰ عالم کے اور مینے جان لیا کہ یہ ایک معنی ہیں
 اوس جزو میں جو مقابل جو بجل کے پر جب رنگ الہی آتا ہو تو
 وہ بے تعلقی محبت ذاتی ہو جاتی ہے کہ نقطہ ذات کی طرف متوجہ
 پس جو شخص اوس نقطے سے باز رہا اوسکو حاصل نکلیا اور
 خلوت کل سے بقا ماند ہو اور تصرف حق خلقت میں اور ارادہ
 طلوع حیثیت مبداء کا گیارہ روزن شخص ہی ہو پورا پورا
 نہیں ہو پورا پورا شخص جو جسے اوس بے تعلقی کو اپنی طرف میں
 بہت مضبوطی سے رکھا اور اوسکو اودہ نکلیا منظر کی پہنچ
 اگر چہ سائنہ حق کے ہو اس حیثیت کے عنوان پر محبت ذاتی کا او
 اوسکی روح کا جسم ہو اور اوسکی حقیقت کا کالبد اور حل کیا
 حجب مظاہر کو لا بنفسہ بلکہ باحق واسطے خلقت کے نہ ان کے
 انفسوں بلکہ باحق ہوا کی طرف میں اور ایک ہی جو عارف کامل فخر ہو
 کسی کو کچھ نہیں حاصل تا اگر کسی نفس ہی اخذ کرنا اور حق آباد کی موت
 یہ کہ وہ فردا کا ہو اوس جزو جو اوس جزو کو اس کے کشف
 ہو جائے ہر اوسکو ظاہر ہو جائے جو ظاہر ہوا تھا تو جو شخص اس کو سوائی

۱۰ مشاعر السجاد

تیز نظری اور خوار و عنایت ہوتی ہے ساتھ ہر شے کے طریقت اور
ذہب سلسلہ اور نسبت اور قربت اور جو اس کو قریب اور اس سے
نسبت کمی کے ساتھ اور اس کا ل معرفت کے میں ایک ساتھ ساتھ
کی عنایت مخلص ہو جاتی ہے اور یہ بات اس واسطے ہے کہ اس کا نفس جو
کدور اور احتیم سے مجرد ہو جائے اور اراہی سے مل جاتا ہے
اور وہ ان تعلیم کی ہوتی ہے اور وہ تعلیم حق کے موافق استعداد
اس شخص کی ہوتی ہے اور یہ وہی نکتہ ہے جسے ہم نے ضرب المثل میں
بیوی اور صورت کہا ہے تو تھلون ہو جاتا ہے نفس میں حق سے
اور ہو جاتا ہے گویا ایک تہی حق کی تدلیات میں جو واسطے
خلقت کے ہیں بسبب انصباغ و استخراج و اختلاط مذکور کے پس
آسوقت اس کا نفس متوجہ ہوتا ہے ان امور کی طرف اور اس کی
توجہ متوجہ ہو جاتی ہے واسطے منقطع بنائے کسی کی اس کی طرف توجہ
پیر ہو گیا ہے امر اس کے پہلو کی ڈیون میں اور اس کے شعبوں اور
رگون میں اور بیٹوں میں تو مخلص ہو جاتی ہے نظر اچھی آن سب میں
تو وہ شخص اس کے سیر ہوتا ہے جس کو کو کو شفا ہو اور میری مراد اس کی
رگون اور خصوصیات و شہرہ و جسم کی طرف اس قصد کی متوجہ ہو اور اس کے
عزت اور ملک غیر مستقر کے اور واسطے اس کا ل کے اس کے
احکام و آثار بہت ہیں اور دریافت ہو کہ یہ بات معانی میں سمجھ
اس جزو کی جو مقابل نحل مخلص بالشری کے ہے بر وقت حلول
کرنے رنگ اچھی کے اور انہیں سے ایک چھک کال معرفت کو وہ سب
اعتین ملتی ہیں جو انسانی نے دین میں سب سامان سب مینوں اور
موالید کو اور جو ان میں ہیں لاکہ اور انبیا اور اولیا اور
بادشاہ و غیر سمجھ اور یہ امر اس واسطے ہے کہ اس کا ل مغربین جو ہر ایمان
موجودات کے مقابل میں ہیں گویا کہ وہ ایک نسخہ اجمالی ہے جو تمام
وجود کا اور اس کی ہر جزو کا ایک ایک جہ کی تفصیل کہیں تو نکلے یہ عالم

فقد یقو عنایہ بکل شے من طریقتہ و مہذبہ سلسلہ
و نسبتہ و قربتہ و کل دایلیہ و یشہد علیہ و عنایتہ
ہذا و یختلط باعنایہ الحق و خالق الان نفسہ اذا
تجدد عن کدورات الجسد لصوقت بالملاک الا
بعد و نکل هذا الحق و انما یون التعلیم بسبب استعداد
المخلوق و هذا الذلک هو الذی قصد الیہ صوب
المثل بالہیولی و الصوۃ یبتلون بالانفس بالون
الحق و تصدیکانہ لعلی من تدلیات اللہ تعالیٰ
خالق الملائک الانصباغ و الامور و الاختلاط بالانصباغ
الیہ فخلد الذی یقع توجہ نفس الی ہذا الامور
معدلاً لاعتطاف جناب القدس الیہ فاذا تمکن
خلد التشریف اضلاع النفس و شعری و شہنی و جمیع
فوق نہ اختلاط النظر الیہ بکل ذلک خصائص السیر
یستشفی بہ و انما ارید بنہی النفس و شعوبہ
ما یتوجہ الیہ النفس من غیر رجمہ الیہ تبعاً
او ملکہ غلبہ مستلحق و لکامل من جہت ہذا
لکسر آثار احکام کثیر و ظنن بان هذا المخلص
من متخا جرت الذی یمن و حل و نحل مختلط بالقدس
حاجب نحل بہ صبر علیہ و متھا ان نام المعرفہ منع
یجمع الفع الیہ انعم اللہ علیہ علی السلف و الارضین
و الموالید و کل ما فی بین ذلک من الملائک و الاولیاء
و الاولیاء و الملوک و غیر ہذا و ذلک ان فیہ اجزا
کل متھا یجد و حد و شے من الملو جوہات فہی
لنفسہ اجمالیہ جامعہ لکیم الملو جوہات و کل جزء
منہ اذا تتبعنا تفصیلہ نفسہ بملک التفتک

الجل ما وقع من انما اكل اللحم من الاجزاء
وهو مطلوب بشئ كل هذه النعم والبسطة
بما من قیل المسألة والحق بل هو الحقيقة
الاجزاء والانس الامر نعم فاجعل للنفس
المنبت في جميع المخلوقات حضرة هذا السر اذا
الحق الى ايات النصوص الجارية استدل عنه
مسألة حركات منتظر المعنى
سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كان بنا
قبل ان يخلق خلق قال كان في غمزة فيض عظم
السر فتمثل لي نور عظيم في احوالي بعد هيلاني
قلما كطير اعم هذا البعد بل انما يخطو طلع عليه
ممتد من ابي جميع نبي حية فقل هذا هو السبيل
اليه بقل عليه السلام كان في غمزه البعد البعيد
هو العواء وهذا الاحاطة بالخطوط الشعاعية
هي القهر المشار اليه بقوله مبارك وتعالى بالقهر
فوق عبادة فحين ظهر هذا السر فظهر كاني لا
شبهة ولا مسئلة اسأل عنها اثر من بعد ذلك
المخلات الى حين القل فقط كان الان ات الالهية
اقتضت واسئل من مظهر استعدادات كلت
مداجة فيها فظهر هذا الله في صقع الوجوب
ظهور عقليا وثقلت هذا الله بهذا الظهور
اعيان المكنات وشيوع الظهور الواجب في كل
انشاء وتواليه في كل بين تقاقتضت الذات الا
الهيبة باصفاها من هذه الظهورات عداها واداة
اداءها فظهر فيه ما كان منطوقا في سورة

تو جو قسمت واقع ہوئی اور کمال کی خبر ہوگا اجزاء میں سے
اور یہی مطلوب تھا اور ہا الا کلام کچھ سرسری مساحت اور جو
نہیں ہے بلکہ حقیقت نفس الہی ہے ان پر سر جیسے ہو گا
کہ جو وقت مجرہ ہو جاوے اسے انھیں کمال منتظر ہے مخلوقات
کی اور جب سب ہی میں ہوا جاوے شخصیات جزیئی کی تو یہ سرچشمہ
ہو جائیگا اور اسے مشہد ہوا آخر میں اس حدیث شریف کے
معنی کا منتظر تھا اسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کان
بنا قبل ان یخلق خلق قال کان فی غمزة فظهر سرفا صبر ہوا
پر کیا دیکھتا ہوا کہ ایک نور عظیم ہے اعلیٰ بعد ہر بلن میں اور
اوس نے کھیر لیا ہے اس بعد کے مجاہد کو اور سوتہ بیکر اوان
خطوط شعاعی سے جو اوس نور سے متدین اور اسے جسے فوجی
کی طرف اور سنائی دیا کہ وہی ہے جس کا اشارہ کیا ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں کان فی غمزه یہ بعد
ہو لائے وہ غمزه ہے اور یہ احاطہ خطوط شعاعی سے وہ قہر سے
جو قرآن شریف میں ہے ہوا قہر فوق عبادہ پس جو وقت پر
ظاہر ہوا میرا کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا اور قلب مطہر ہو گیا کچھ شہدائی
نرا اور نہ کوئی مسئلہ جسکو پوچھوں بعد اسکے میں جس گیا چیز
فکرمین تو دریافت ہو کر ذات الہی تقضے اور ستلزم ہوئی ظہور کے
اوان استعدادات کی جو اوس میں مندرج قضین تو ظاہر ہوئے
ناحیت وجوب میں اور وہ پوچھنے کے اوشل ہو گئے اس ظہور سے
احیان مکنات اور شئین ظہور واجب کے ہر عالم میں
اور اوس کی تدلی برزہ میں اور اقتضا کیا ذات الہی
اس ظہورات سے منتصف ہونا مساحت عدم
اور مادہ اور حاسہ رج کے تو اوس میں
ظاہر کر دیا جو منطوقی تھا سچیدگی

الاعیان والاسماء و اول ما ظهر من الخلق
 اخذ بجامع العلوم والمعاد و تسلط علیہ
 قائم مقام اللات الاہی و هو قدیر الزمان لان
 الزمان والکان و المادۃ عندنا فی واحد ہو
 الاستعداد الذی یجب الیہ بالعدم والحاجہ و فیہ
 الارادات المتجددۃ و هو اول شئ نطق بشائ
 السند الشرائع و فی الذل انما سئل عن
 این ولہ بین جہنم بصر الجہنم الی ما ظہر فی الخلق
مشہل خرافہ من جہنم للقل
 صلی اللہ علیہ وسلم کیفہ تنفی العدم من حیث
 الی حیث القدر من فیض کل شئ بما احدث
 عن حد المشاہد فی قصۃ المعراج المنانہ فرما
 رجع نظر قہقری الی ماجوی علیہ من الوقف
 فی عرف ما کان منہا الہام من الحق و تقریر ما کان
 من الطبع و شمل الشیطان و رباعی علی صرح
 ما یكون ما یتد و لہ الملاء الاعلی من العلوی الناموس
 والاندالیو قایع الاتی و فی احصاء الناس فان لا
 فی حد ارعہم و احتیال لک عقد تھا ما یناسب
 تلك العلوی فی تلك النشاء و من هیات الملاء
 الاعلی و مقاماتہم و مقامات الملائک و ارواح
 الاولیاء والانبیاء و الملاء السافل و فیض الخلق
 و طہرۃ العلویہ کلہا علوم القرآن العظیم و فریت
 من طرح جلیاب الطبع و التجرع عن الالف و الخاء
 و الحسوس کما لا یتصباغ بصبر تلك الحضرة
 عظماء ترقیل لی هذا حضرت رؤیۃ لاحضرت کلام

ایمان میں اور اسمائین اور جو ہے پہلے نور الہی ظاہر ہوا اس
 بجا نوح عہد اور مادہ کو اخذ کیا اور اس پر تسلط ہو گیا اور وہ
 قائم مقام ذات الہی اور وہ قدیم بالزمان ہے اس کے لئے زمانہ
 اور مکان اور مادہ ہماری نزدیک ایک شے واحد ہے وہ یہ متحد ہو
 جسے جسے ہم اور خارج کہا ہے اور اس میں ارادات متحدہ
 ہیں اور وہ اول شے ہے جسکی شان زمان شراکی نطق میں ہو
 کہ تحقیق سوال کیا گیا انطوائن سے اور اس کے جواب کی صلاحیت
 و فی جہنم کسوتی ہے جو خارج میں ظاہر ہو شہد آخر اخذ
 ہوئے مجہد خراب قدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیفیت
 بندہ کی ترقی کے اپنی جہت سے جہنم قدس کی طرف احوال و کو
 روشن ہو جاتی ہے جیسے خبر دی گئی ہے اس شہد کے قصہ معراج
 منامی میں تو کثرت بوقات آدمی کی نظر پہنچتی ہے جیسے پاؤں اور
 وقائع کی طرف جو اس پر گزری ہیں تو جان جاتا ہے جو اس میں
 الہام حق تھا اور جو تقریب بتی طبیعت کے اور قبول شیطانی حق
 اور اکثر اوقات اس کو علم صحیح ہو جاتا ہے جو بتے ہیں بلا علم
 ناموس سے اور آنے والی واقع سے ڈرنے کا اور لوگوں کے چکر لگانا
 از کثر منزل کچ کی مارک کی طرف اور از رحیل کے واسطے
 اس کے عقد کھینے کے جو مناسب اولی علموں کے ہے
 اس عالم میں اور بہت طرار علی کی اور ان کے مقامات
 ملائکہ اور ارواح اولیا و انبیاء اور طرار سفلی اور جہنمی
 مانند ہوں اور یہ سب علم قرآن عظیم کے علم میں
 تو میں نے دیکھا طبیعت کے پر وہ دور کرنے سے
 اور تجربہ سے موقوفات اور عادات و محسوسات کے
 او منبغ ہونے سے اس درگاہ کے رنگ سے ایک عظیم
 اور مجہد کہا گیا کہ یہ درگاہ رویت ہے نہ درگاہ کلام

فیوض علمین

فراخا ارد الحیوان یقیناً فی الخلق بکمال جلال
 اللبس صاحب هذا المشهد لباسا نورانیاً رقیقاً
 وقلب هذا الروحیة بالنسبة الیه کلاهما اثرات
 لکفیه الخد ارا الی حین الطبع والعادة فتتلق
 علیه عین الطبع وتنفذ عن علی عین الملاء الا
 فصلاً کان بین ہما یہ خیالی بقیل واما انیل کذا
 من بعد غیب و رہما وجد من تطلب الملاء و
 الاسباب ما کان سلب عنہ او نفع عنہ و بین
 ترقیہ والحدارہ حالات کثیرہ شہادۃ ہا فی ذلك
 المشہد متماہلاً اقرب الی الاصل ومنہما احول
 الی الاسفل فیتولد من تلك الحالات ما قول
 لک یقول انما تات وتیق لدا الخاطر ویقول الدعویا
 والحق ان القیاحیات کثرت احادیث النفس
 یقر الیها لک الی فیہا جاعل فی منہ ومسمع ویقول
 خیال حق یعتلہ منہ ماعہ ویقول فراسۃ صدق
 الی غیر ذلك وکل ذلك فی حین الیابین الخضر
 الی لاجاب عنہا لک و بین الیاب لک من کل
 ووجدت کل من هذا الاشیاء ہذا انا ومقدار
 ووجدت کل من هذا وجود هذا لک و لکن لہنظر
 فی هذا المشہد لاحاطہ بکمال الموازن وظان
 والتفتت باصولہا وحسبان یوافق الله لا محالة
 فی ثانی الحال مشہد الآخر العارف اذا کان
 فی حین الی طبیعۃ لہ شہادۃ فعل الحق کما یفہم
 ان یشاہد فرما شنبہ عندہا مہاجس حشا
 من النفس وحالہ القیۃ باہر طبیعۃ ویکن حاکمۃ

پہر جب اندازہ کرنا ہو کہ خلقت کی طرف متلی کر سہا تہرول
 کتا کے تو اشہد کہ ہر ایک لباس نورانی ہر ایک ہنہا تہ سے
 یہ تہ و اسکی نسبت کلام ہوجاتی ہے ہر مینے دیکھی کی اخلا تہرول
 کیفیت حیرت طبعیت اور عادت کی طرف تو کمال عالی ہر اسکی
 چشم طبعیت اور ہند ہوجاتی ہر چشم لاری تو ہوجاتا ہر اسکی
 رو برو ایک خیال جسے وہ دیکھ رہا تھا اور ایک لہر کو لکھا کرتا
 اسکی غایب تھے کے بعد کہہ دیتی ہا ہر کلاؤ و کباب سے
 وہ تھے جو اس سلب ہو گئی تھی یا اسکو اس سے منع کر دیا تھا
 اور درمیان اسکی ترقی اور اخلا کے حال کثیرہ مین جو
 مشاہدہ کئے ہین اس مشہد مین بعضے آمین سے وہ ہین
 جو اس کے قریب ہین اور بعضے وہ ہین جو اس کے قریب ہین
 پہر پیدا ہوتی ہین ان حالات وہ جو مین سے بیان کرتا ہوں
 پیدا ہوتا ہے ہا ت اور پیدا ہوتا ہے خاطر اور پیدا ہوتا ہے
 اور حق یہ بات کہ خواب خیالات مین ما تدا حادیث نفس کے
 کہ مجر ہوجاتا ہے اسکی طرف دیکھ تو ہا ہر مایا اور مین
 او پیدا ہونا خیال حق کا جس سے اسکو واع ہوجاتا ہر او پیدا
 ہوتی ہر فرست صادق علی ہذا القیاس جس مین یہ سب چیز حجاب مین
 ہین بیان اس گاہ کے جہاں حجاب مین درمیان حجاب متا مین
 کل وجہ کی اور مین ہر شے کی ان مین میزان اور مقدار کو پایا
 اور مین پایا ہر ایک مظہر ہون پا یا جاتا ہر مین مین ظہر ہوا
 اس مشہد مین واسطہ احاطہ میزان اور مقدار کی اور کتا
 کرتا ہوں اسکی حول پر اور قریب کے اسد تالی ہکو توفیق دے
 اسکی احاطہ کی تالی بحال مین مشہد آخر عارف جب ہوتا ہے
 اس حین مین جو قریب طبعیت مین ہر کتا ہر حق کو حسیا جاتا
 مشاہدہ کرتا ہو کہ ہر مشہد ہوتا ہر نزدیک اسکی لہام ساتھ خطہ

الظلم نور ظلم اعتلا عنی الی ہر ذبیح
من شمسہا و طفیل الی من باطنی علی طریقی
الفراسة والتفطن من انوار العرف و نور
عظیم فنوبہ صلی اللہ علیہ وسلم و معرفتہ
حقیقتہ لایم الاعرفۃ ہذا النور نظر غدا رت
الی حیز الفکر و نور و فتن کثرت ہاروی فی کل
الایام المنو فی قصۃ حوقل من رویتہ نور
العرش و النفاذ سالت علی لسان ہذا النور
مشاہد خصال الاجال سالت
صلی اللہ علیہ وسلم سوالا روحانیا کما انہنا
علیہ ما راعن التسبب و ترکہ ایہما احسن الی
فنفخ الی نفثہ بن منہا قلبہ عن الاسباب والا
ولاد و المثل فی ترقیہ فی فشاہدات طبیعتہ
ترکن الی الاسباب و تستلذ بہا و طالبہا و شاہدات
روح ترکن الی التفویض و یستلذ بہ و یطلبہ
و مشاہدات ان بینہما امانۃ و المراضۃ ہوا
الی مراد الروح نعم للہ طوف فی سبطہ من
اختیار و توفیق نفثہ اخیری فبین ان مراد الحق
فیہ ان یجمع شملہ من شمل الامۃ المرحون بک
فایاک و ما قبل ان الصدایق لا یگون صدایقا
حق یقول لہ لاف صدایق انہ ذنابی و آیاک
ان تخالف القوم فی الفرع فانہ مناقض تلاد
الحق ترقی کشف انوار خاظمہ الی صافیۃ و
تطبیق السنۃ بفقہ الحنفیۃ من الاخذ بقول
احل الثنتۃ و تخصیص عموما ہم والوقوف

کہ ایک ایسا نور ظلم جو بلند کہ میرا خیال پر ہو گیا انہیں انکی
چمک سے تحریر ہو گیا تو میری باطن سے آواز آئی بلقی فرستہ
کے اور تظن کہ یہ نور کس کا ہے اور اسکو نبوت رحل الہی
صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل عظیم ہے اور انکی حقیقت معرفت
پوری نہیں ہوتی جب تک اس نور کی معرفت نہیں ہوئی دل کا
طرف حیرت و رویت کے تو مجھے یاد آیا جو کتاب منو میں
روایت ہے حوقل کے قصہ میں رویت نور عرش سے اور انکی
نبوت کے منعقد ہونے سے اور پر زبان اس نور کے مشاہد
اخری بالاجمال میں سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سوال روحانی جیسا میں آگاہ کر چکا ہوں کہ
کریم سے واسطے تسبب چھا ہی یا ترک تسبب تو مجھے ایک ایسی
خوشنوازی کہ میرا دل سرد ہو گیا اسباب اولاد اور گھر سے پہنچ کر
کشف ہوا تو میں نے مشاہدہ کیا کہ میری طبیعت تو بالاسباب کی طرف
اور اسے ڈھونڈ رہی ہے اچھا دیکھ چاہتی ہے اور میری روح جست
طرف نفوس کے اور انکی لذت چاہتی ہے اور اسے ڈھونڈتی ہے
تو مشاہدہ کیا میں نے مدافعا و پسندیدہ مراد روح کو ہر اللہ کے
لطف حق بے اختیار ظاہر ہو گیا بین بہر ایک اور خوشنوازی اور
ظاہر ہوا کہ مراد حق کی ہے کہ تجربہ میں جمع کر لی وہ شجہ است جو
چھٹ گئی ہے تو خبردار اس کو چھو جو کہا گیا ہے کہ صدیق نہیں ہو
صدیق جب تک اسے ہزار صدیق زندیق نہ کہیں اور
خبردار کہی قوم کا مخالف فروغ میں نہونا اسلئے کہ
یہ مناقض ہے حق کی مراد کا ہر کھلا ایک نمونہ اس سے
ظاہر ہوئی کیفیت و تطبیق سنت کے ساتھ فقہ حنفیہ کے
اخذ کرنے سے ایک کھول کھول لے لیے امام عظیم اور صاحبین اور
کشف ہوئی تخصیص انکی عموما کی اور انکے مقاصد کا وقوف

لحم مقاصدہم والاقتصاد علیہم من لفظ
 السنۃ وفس فیہ تاویل بعید وناظر بہ حضور
 الاحادیث بعضا ولا رضاء الحدیث جمیع بقول
 احد من الاف توحید الطریق ان اتوا اللہ واطاعوا
 فی التجریت الاحمر والا کسیر الاعظم تفریق فی
 اخری فطنت فیہ اوصافہ من باخذ طریقہ تبت
 والقہل لاجہا لہم والتمصل خلقہم الشفقت
 اللہ اناس تعلیم وارشاہ وادعوا لہم
 طلب مایون فیہ صلاحہم ظاہرا ومعنی وحقا
 اللہ بین ان لا یخل بسنۃ ننبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
مشہد آخر توجہت الی قبول ائمۃ اہل
 البیت رضوان اللہ علیہم اجمعین فوجہت
 لہم طریقۃ خاصۃ فی صل طرق الاولیاء وانا
 باینک تلك الطريقۃ واینک ما را انضم معہا
 حتی صار طریقۃ الاولیاء قاتل طریقۃ الاولیاء
 التفات الی الیا کاشفت عنہ الذیقۃ الاجالی الی
 المبداء ولو من وراء الحجب ولکن مع الذہول
 عن الحجب ومع الذہول عن ان هذا الذیقۃ
 من جوہر النفس ومن العلم الحاصل ویا لجملة
 تیقظ بسیط والتفات الی هذا النیقۃ بازم
 ماخذہا طریقتہم ویا لفرج جوہر النفس من ان
 فی ہذہ النقطۃ صار لفتاۃ ہیئۃ اخری ویا
 الانتفات ثم الہم ولسیلا یہ تدن من بہا الی الفناء
 فظہر الی الایات بطریق وعرضہ **مشہد آخر**
انحر اسلفد من جنابہ علیہ السلام

اور اقتصادا دوسرے جو لفظ شفقت سے سمجھا جاتا ہے اور
 اوس میں نہیں تاویل پیدا اور نہ غریب پیغمبر پر
 اور نہ ترک کرنا جو حدیث جمیع کا ساتھ قول ہے کہ استہد من
 اور یہ طریقہ اگر پورا کر دے اور کامل اللہ تعالیٰ تو کہتے الاحمر
 اور اکثر اعظم ہے پر ایک خوشبو آئی اور اس میں بیہ حیافت کیا
 وصیت کو اوس واسطے اختیار کرنے طریقہ انبیاء کا عمل کرنا
 ان کی طرح حق تعالیٰ کا اور تصدی ہونا ان کی خرافات کا اور
 لوگوں کی شفقت کرنا انہ کے تعلیم وارشاد کے اولیٰ وحقا
 کرنے اور صلح ان کی واسطے طلب کرنے ظاہر اور باطن اللہ
 سبحانہ ہو تو فوجی بخشی سنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 مشہد آخر متوجہ ہوا میں طرف قبول ائمہ اہل بیت کے
 رضوان اللہ علیہم اجمعین توجہت پائا انکا ایک طریقہ خاص
 کہ وہی ہے اہل طریقہ اولیا کا سو میں جسے بیان کرتا ہوں
 وہ طریقہ اوستے بیان کرتا ہوں جو اوس طریقہ سے منقسم ہو گیا
 یہاں تک کہ وہ ہو گیا ہر طریقہ اولیا کا سو تم سنو وہ انکا طریقہ
 یادداشت ہی کے طرف التفات ہے یعنی ایک تیقظ اجالی مبداء کی
 طرف اگرچہ پروں کے چمپے ہو لیکن ذہول ہو پر دوں اور ذہول
 اس امر سے کہ یہ تیقظ جو ہر نفس سے ہے با علم حصولی جو غرض تیقظ
 بسیط ہے اور التفات اس تیقظ کے کسی نوع سے ہے
 پس یہ طریقہ ہے ان کا اور جب کہ فانی ہو گیا جو ہر نفس
 اولیا سے اس نقطہ میں تو ان کی فنا کی اور ہے
 صورت ہو گئی سوائے التفات کے پہر ان کو ایسے
 رستے الہام ہو جو فی شخص ہر ایت پائیں طرف فنا کے
 پس ظاہر ہو میں ولایتیں معہ طول اور عرض کے تمام
 مشاہد آخری مستفیذ ہوں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

مشاہد الثانیۃ والثالثون ۳۳

مشاہد الثالث والثلاثون ۳۳

ان کل من حصل منه فحصل فی نقض العلل
 الخیر من قلب و اثبات صفة الخیر ہی ان فی
 علو و العلو و السوی کما قال سیدنا ابراہیم
 علیہ السلام انہم علی الارب العالمین والا
 الباب علی الخیر ان بہ تحقیقا لا معرفة فقط فان
 مغرور کا نام نہ کل سواء منع عن ہذا
 الحالة العلل و الطبیعة والاستغناء فی مشا
 سران الواحد فی الذرة ہیبت یصل الی کل شیء
 لہا فیہ من صوان محبوبہ او غیر خلک من الموانع
 واستغناء من صلی اللہ علیہ وسلم ثلث امور
 خلاف ما کان عندہ کما کانت طبیعتہ تقبل الیہ
 اشد امیل فصارت ہذا الاستغناء من برہان
 الحق کما علیہ الوصایہ بالانکشاف الی
 التسلب فانی کما انہ فی الطبیعة غلب
 علی العقل للعاشی فصارت احب التسلب
 و محول فکری فی تمہید الاسباب الیہ بحصل منہا
 الاولاد والاموال و کما الحق بالانکشاف علی اللہ
 علیہ وسلم و بللاء الاعلیٰ جود عن ہذا الزد
 اخذ من العہد و المواثیق لان التسلب جہ
 صارت مناقضہ ہذا لان لا محسوسہ عیانہ لہ
 و انور او نسیم الطیب و الحرور و اکثر مافی من
 الامور لا مناقضہ فیہا بل ہی علی صفت الصفا
 مجہد لہ یو الطبیعة مستحیلة لہا لہام و لکن
 البقی علی شے من مناقضہ فی ہذا الامر لہ تعجب
 و اثبات الوصایہ باستقد بہا المذاہب الاربعة
 انہ من شخص خصوصاً او اسکے دل سے نقض علاقات جہتہ اور
 اسباب ہیبت حق تعالیٰ میں اور اسکے غیر و سوا کی عداوت میں
 جیسا کہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہم علی الارب
 العالمین اور منہ کیل کرنے میں اس کی سرکشگی عشق میں
 آرزو متحقق کے نہ فقط معرفت کے تو شخص مغرور ہی نہیں کوئی
 برابر ہے کہ اسے منع کیا ہو اس حالت سے علاقات طبیعت
 یا استفراق نے شاہد و سران وحدت اکثر کے جہت ہیبت کہ ہر شے کو
 دوست رکھے اسلئے کہ اسکے محبوب کا اس میں سران ہر
 یا سوار کے اور کوئی موانع میں سے اور استفادہ
 کئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 تین امور اپنے عندیہ کے خلاف اور اس کے خلاف
 جہد ہر میری طبیعت بہت یل تہی تو یہ ہتفادی ہو گئی میر
 واسطے برہان حق تعالیٰ کی ایک تو وصیت ترک الفتات کی
 طرف تسبب کیے کیونکہ جب میں نزول کرتا تھا طبیعت کی طرف
 تو مجھ پر عقل ماسخ غلبہ کرتی تھی میں دوست رکھتا تھا
 تسبب کو اور دوڑاتا تھا فکر کو تمہید سباب میں جس سے
 حاصل ہوا مال اور اولاد اور حب میں لائق ہوا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اور طاری علی سے اس ذلیلت مجرور اور آزاد ہو گیا
 اور مجھے عہد و پیمان لے لیا گیا کہ پورے دون تسبب کو یہاں تک
 کہ منافض ہوا ان دونوں امروں میں محسوس نہ نہ لے خلعت اور
 یا جہی ہوا اور گرم ہوا کی اور اکثر مجھ میں جو اچھے ان میں
 مناقضہ نہ تھا بلکہ وہ بطریق صواب کے تھا آنحضرت
 طبیعت سلامتی طلب تھی واسطے آرام کے لیکن باقی تھی ایک شہر
 مناقضہ سے واسطے ایک سرحد کے اور دوسرا امر ہے
 وہ وصیت تقید ان مذاہب اربعہ کے

المشاهدة الرابعة والثلاثون

المشاهدة الخامسة والثلاثون

لا الخرم منها والتوفيق ما استطاعت وجعلت في القلب
 وتأنت منه راساً ولكن في طلبه من التعبد به بخلاف
 نفسه وهذا كذا طوبى ذكروا وقد سقطت بحول الله
 بغير مدح المجلد وحده والوصاة والثناء الوصاة بتفضيل
 المستخير رضى الله عنه عما كان عليه من كثرة الخصال
 وانفسه ما فضلنا علينا كم الله وجهه واحبنا الله
 محبة وقد في طلبه من التعبد به خلاف المتشبه
 وحيث كانت المناقضات من دلالة شدة الجماعية
 هي التي اوصفت في ذلك **مشهد آخر**
 وانا اطعن بالبيت العتيق لنفسه نور عظمها يغني
 الالهيم ويظهر لها في خطتها ان القطبية اعطى
 انما يصح بمنزل هذا النور الذي بهير ولا بهير يطلب
 ولا يطلب وان من الله الايات عليه ولا يقر في قداب
مشهد آخر هذا اللبيب العتيق البناء
 الساهر مايت فيه لهم الملاذ الاعلى والملاذ السافل
 ملصقة به متعلقة تعلقا يشبه تعلق النفس
 بالبدن وبيت محشور به سمعهم ورواحهم
 كالورد يكون محشور بماه الورد والقطن يغفل
 الهول ورايت انبعاضه واعي الناس الى هذا
 البيت لا يتابعهم بحضرة في الملاذ الاعلى والقطن
مشهد آخر اطلع الله سبحانه على ما هو
 فاعلم به وولع في من النعم الظاهر والباطن واكتفى
 العصمة من المواخذة دتيا واخوة فكل ما تجرى
 على من الشدايح فاعلم من مقتضيات الطبيعة
 لا من باب المواخذة من على هذا واحد

کہ میں نے نظروں سے اوروں سے محنت کر دینا مقدر اور میری ہر محنت
 انکار کرتی تھی تعلیم کا اور اس کا کرتی تھی لیکن ایک شے ملک کی
 مجھے اسے عبادت کے عوائق کے بخلاف میری نفس کے اور بیان ایک کلمہ سے
 کہ میں نے اس کا ذکر تو کیا اور الحمد للہ کچھ وقت ہو گیا اس محنت اور محنت
 میرا اور میرا ہر قسم اس کے کہ تفضیل نہیں رہے اور کچھ کہہ کے کہ
 میری طبیعت اور فکر تیرے جو دلی جاتی تھی تو تفضیل کرتے تھے
 حضرت علی کرم اللہ کے اور اسے بہت محبت تھے تو لیکن یہی
 ایک شے تھی بعد ازاں تھی اس کا خلاف خواہش کے انوس بہت تھے
 مجھے اگر نہ تھے شدت جامعیت کے جسے جلو اس میں ڈالا مسہد
 آخر میں دیکھا ہر قسم میں ان کے ہاتھ اکبر شریف کا ایک نے رعلیم کہ
 اس نے ڈاکہ لیا شہر دگو اور روشن کر دیا یہ ان کے اہل کو میں نے
 دریافت کیا کہ قطبیت لینے ارشادیت صحیح ہوتی ہے آئی نور سے کہ
 سب سے غالب ہے کیا مغلوب نہیں اور بکروشن کر لے اور ان کو
 نہیں کیا جاتا اور ہر شے ان کی ہر اور یہ کہیں نہیں جاتا پس خود کہ
 مشہد آخر اس پر یہ بتی لینے کعبہ شریف کو اور اس کے بلے بلے کو
 میں دیکھا کہ میں جہتیں لا اعلیٰ کے اور لا اسفل کے ملحق ہیں اس کے
 اور اس کے لیے متعلق ہیں جیسے نفس میں سوا میں دیکھا اس کو ہر اور
 اعلیٰ بتی لینے اور اس کی ادوار سے جیسے ہول میں گلاب کے عرق گلاب اور
 اس میں ہوا دینے دیکھا ہر ایک جگہ ہونا لوگوں کے دعا کی اس میں بتی لینے
 کی طرف بسبب بتی لینے اعلیٰ ہوتی ہے اس کے اس کے جس میں لا اعلیٰ اور
 لا اسفل مشہد آخر اطلالی عدی محکومہ اس میں نے اوپر
 اس شے کے جو وہ مجھے کہنے والا ہے اور میں نے والے مجھ کو
 نعمتیں ظاہر اور باطن کی اور عطا کی مجھ کو عصمت دینا و آخرت کی
 تہنیز و مواخذہ کہ میں جو سختیاں کہ مجھ پر گزریں وہ تہنیزات طبیعت
 تہنیز و مواخذہ کی وجہ سے مجھ پر احسان کیا اور خبر دی مجھ کو

زانہ شفیق باسفر بہ لاولیایہ قاعطانی بن حال عبث
 و یصلی فی من کل سعادۃ تضریباً معتداً بہ نفسانی
 خلعة الخلفة الباطنة فظہر هذا السر فحة و ہما
 عقلہ ثم نفسہ علی بعد مفہمت الامر علی ما ہما علیہ
تحقیق شریف کشف علی العارف
 ماسیات من نعم اللہ سبحانہ و احل اللہ علی طبقتین
 فی کشف حدہ الامور قاصداً لکشف الالہیہ و
 علی الواقعة فی مائة الحق لعم یودن محمد بن الحو
 بهذا العهد و یعرفون انھا دار اعادة فی اللہ
 الاصل بايجاد کذا و کذا و تقریب کذا و کذا و لیس
 نظر ہم بمصر و الی نفس تلك الواقعة و لیس
 لا یتسطعون ان یحبوا عن نفاصل تلك الواقعة
 کما یحبونہا صاحب الکشف الکونی و ربما انکشف
 لهم حر این تلك الافاضات من اللہ الاصل و ہما
 عما قال عن من قائل وان من شئ الا بعداً خزانہ
 و انزل الابدل بر معلوم فیہما الحواس الظاہرة
 و الباطنة الی علی اجزاء بجمہیۃ من فی بعض الاعیان
 ما ینشئ من طبع من انوار الخواص و المناہج و لا یزول
 ما هذا المقدار الی یزول و ہذا حصدق عجیبة
 ینفع ان یخاطب فیہا لا یخلط بکمال الحضرة
 و تفکر و حدیث نفس فیما الصغر کثیراً و الدھر
 عظیم الممتع فی المراتۃ فینزل علیہا المقدار العازل
 و عظمیٰ فیکذب و ہذا الحد یظان فی الہ تبارک
 و تعالیٰ و ما ارسلنا من قبلك من رسول و لا انبی
 الا اذا نمت الی الشیطان فی اصدیۃ و احوال

کرمہ ایک ایسی شے ہے کہ کم ہی ہے اولیاء کو اور عطا کی محکوم خوش
 زندگانی اور ہر سعادت سے محکوم و ہما حصہ دیا اور محکوم خلافت
 باطن کا خلعت پہنا یا پس ظاہر ہوا یہ سرائیکہ فوج ہے اور مختیر
 ہو گیا میں پیر ظاہر ہوا کچھ پر سکے بعد تو سمجھ گیا میں جو مختار
تحقیق شریف کسی عارف پر کشف ہوتی ہیں وہ امور
 جو آنے والے ہیں خدا تعالیٰ کی نشانیوں سے اور اہل اللہ کے
 دو گروہ ہیں ان امور کے کشف میں تو صاحب کشف الہی تو بہترین
 اوس واقعہ کو مرآت حق میں یعنی دیکھتے ہیں حق کی نظر اس خبر
 پر اور پھر چنانچہ بہترین اس سے منفرد ہونیکا ارادہ لایا علی بین
 ساتھ ایجاد کذا و کذا اور تقریب کذا و کذا کی اور ان کی نظر میں
 پھرتی ہیں واقعہ کی نفس کی طرف تو اسی واسطے وہ جہنمیں دیکھتے
 تفصیلوں کے اس واقعہ کے جس طرح خبر دیدیتے ہیں صاحب
 کشف کوئی اور کسی ان کو منکشف ہوتی ہیں خزائن افاضات
 اللہ علیہ کے اور ان کے چشمے ہیا خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 وان من شی الا عندنا خزائنا و ہم یأمنون الا بقدر معلوم پس مختیر
 ہو جاتے ہیں جو اس ظاہری اور باطنی ایسے وہ جو اس جو
 ہر نئے بہیمہ میں بعضی اوقات جھپکتے ہیں انوار خیزین اور
 چشموں کے اور نہیں دریافت ہوتا کہ کس قدر ہے جو نزول کا
 اور یہ درگاہ عجیب چاہیے کہ احتیاط کرے اس میں مخلوط
 نہ ہو جسے یہ درگاہ رویت و تفکر اور حدیث نفس کہ دیکھے
 صغیر کو کبیر اور حقیر کو عظیم بسبب معنی مرات کے تو خبر دی
 بڑائی اوس مقدار نازل کی اور عظمت اسکی تو پیر حرم و شامیر
 اور یہ ایک مظہر ہے مظان سے قول تبارک و تعالیٰ کے
 و ما ارسلنا من قبلك من رسول و لا انبی الا
 اذا نمت الی الشیطان فی اصدیۃ و احوال

بکشف القوی بطریق ان علی علیہ السلام علیہ السلام
 رد یا وھائف من غیر معرفۃ الخرائین والمباحی
 فان کان فی امن لا یجوز ان یصل فیہا ففۃ تصدیر
 خالصہم بتصور الطایفۃ الکلیۃ لعلی مثالی وجہ
 ارضہم و اجسامی کان الامر علی ما انا وامن غن
 تفاوت والا اجتا جوا الی التعبدین وکان الوقوف علی
 حقیقۃ الامر اصعب من خوط القناد **ایضا**
تحقیق شریف لاہ المرحۃ تاسی
 حسنہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحی
 الخارۃ الظاہرۃ لعلی المعتنن باقامۃ الحد و احاط
 اذ و انما الجہاد وسد الذخیر و اجازۃ الوقوف و
 جہایۃ الصدقات والخراج و تفریقہ علی مسفقین
 و فضل الاقصیٰ و النطر فی الیتام و اوقاف
 المسکین و طرہم و مساکین و اشباہہم و الا
 فس کان متخل بھذا الامور فی حقیقۃ الخلیفۃ
 الظاہرۃ لھم استقامۃ حسنۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ
 فیاس من ہذا الباب بالتفصل المذکور فی کتاب
 الحدیث و لا یحی اب لخالۃ الماطن لعلی المعتنن
 بتعلیم الشرایع و القرآن و السنن و الامرین بالمعروف
 و النہیین عن المنکر و الذین یحصل کلامہم بصرف
 الذرائع بالجدالۃ کالمکالمین او بالوعظۃ فخطباء
 الاسلام و یجسمتہم فمشایخ الصوفیۃ و الذین
 یقمن الصلح و الحج و الذین یدلون علی طریق
 التماس الاحسان و المخرجون فی التمسک و التمسک
 و القاہون بعد الامرھم الذین سمیہم

لکھت کوئے مطلع ہوتے ہیں اوس واقعہ پر مانند خواب یا
 ثابت کے بے جلتے خرائین اور مباحی کے نو اکر جوتے ہیں عین
 جو تعبیر کے حاجت نہ کہیں بسبب ہوا حق ہونے اور خیال کے
 تصویر کے ساتھ تصویر طبعیہ کیلئے واسطے سننے مثالی کے
 جہد راضی میں جم ہو یا جسمانی تو ہوتا ہے وہ امر و یا ہو یا
 او نہوں نے دیکھا بلا تفاوت اور نہیں تو حاجت ہوتی ہے
 تعبیر کے اور واقعہ ہونا حقیقت امر پر اسوقت بہت شوا
 ہوتا ہے ائمہ پھیرنے سے اوپر درخت خار دار کے تحقیق
شریف امت موجود کے واسطے رسول اصلی اللہ علیہ وسلم
 کی پیروی بہت نوبت صحاب خلافت ظاہری کو چن جاتی
 کرنے اور یہ باب جہاد طیار کرنا اور حدود ولایت نگہ کرنے اور
 ایچون کو اجازت دینی اور فراہم کرنا صدقات کا اور خراج کا
 اور اسکوا اسکے مستحقون پر تقسیم کرنا اور قضا یا فیصلہ کرنے
 اور یتیموں کا غور کرنا اور مسلمانوں کی اوقاف اور رستوں کی
 حفاظت اور مسجدوں کی خبر گیری اور علی بنہ القیاس بیان ہوتے
 منتقل ہوا و سکون خلیفہ ظاہری کہتے ہیں اسکے واسطے
 پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت اچھی ہے جو طریقہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس باب میں اور اسکی تفصیل کتاب
 حدیث میں مذکور ہے اور جو صحاب خلافت باطنی میں نبی شریف
 کہتے ہیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف اور امر معروف و نہی
 عن المنکر کرتے ہیں اور جب کلام سے دین میں نصرت حاصل تی
 ہو یا تو ساتھ محاورے کے جیسے تکلمیں یا ساتھ ہی کے جیسے
 واطین یا ساتھ ہی کے جیسے شایخ صوفیہ اور جو قائم کرتے ہیں
 نماز اور حج اور کئے ہیں اور جو لوگ پہناتی کرتے ہیں حسان کھڑو حال
 کرنگی اور فریاد میں تین عباد اور زہد کے ان لوگوں کو کہہ رہے ہیں

والوہیل تو جنہ من بعث الخیر صلی اللہ علیہ وسلم

اباھول فی مہم قبل الحجۃ قنڈا بر مشہد

آخر وجہات روحی تضاعفت وعظمت

وسبغت وانتشرت فتأملت فی هذا الوجہان

فقطنت بالخشع جہا العارف وسماہ حلال السلام

الخصرات الاطیۃ المنعقدۃ فی الملاء الاعلیٰ جہا

ونزول بركات الاسماء الاطیۃ المنعقدۃ فی الملاء

الجلیۃ اولاً والنفوس بركات صلتی منزل علی قلب

وصول بحجۃ واسماء مشہورۃ صدار العبادین

عن الحق لجسب صدارتہ الاکان من جہا

وطبیعہ و دید ناں لئلا ناس تأنیاً فلول تلك الخضر

والبرکات برو حیدورث ذہا سعة وفق فلن تو

احل یحرق فی مثل هذا الرجل الاملاء من

رعبا وتعظیفا وظہر من سبحات وجہہ گدام

خا نہ وظہر من البرکات فی فراستہ وجہہ خفا

سہ هذا الوجہان واحل مشہد آخر

رایت حضرت نسبتہا من الطبیعۃ الکلیۃ تنسبہ

توقلا رادۃ والعزم المقربین بالغیر یلحمن طبعہ

فرج من افراد انسان فلما ان خیال الانسان

یقتل فی لانا تجلب نفع اود فعضل یصطفی

الخیال خلاصۃ هذا الصورۃ فلیقہ فی تلك

الغویۃ فتنبعث الغویۃ فیحصل الجن فیحصل قویۃ

العضلات الی الفعل المطلوب فلن لك النفس

القویۃ المقربۃ یقتل عندا ہامۃ ظہور

واقعة فی الناسات فتصطفی خلاصۃ تلك الصورۃ

اور لچھو کے اخروئے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے دانی اور لچھی بھیجے سے طرف تو موٹیکہ جرت می پنے پس کر

مشہد آخر فی اپنی روح کو پایا کرد و چند ہو گئی اور عظیم

اور فراخ اور وسیع ہو گئے تو میں نے تامل کیا اس جہان میں

تو دریافت ہوا کہ عارف اس شے کو پاتا ہے اور ترہ ہے کہ

اسرار خفیات کسی کے جو منعقد ملا علیہ میں ہیں عارف کہ روح

میں حلول کرتے ہیں اور نزول ہوتا ہے بركات الہی کا جو خفیات

مارک علیہ میں اولاً اور منقسمین ساتھ آیات متلوہ منزل اور

قلب محل تجلی کے صلی علیہ وسلم اسکا مشہور ہو کہو تعبیر کرتے ہیں

حق سے موافق مژدگان آثار کے اوس سے اور سر مشہد

اور طبیعت اور دیدن فی الناسک تائیا پس حلول ان حضرات کا

اور بركات کا عارف کی روح میں پیدا کرتا ہے وسعت و فراخی

اور قوت پس یکہا تو کسی کو کہ وہ الشیخ کسب سے دیکھا اور اس کے

وعینین آبادی اور اسکی عظمت سے اور عظیم سے پیش آئی اور

ہوتا ہے اسکی جلالت چہرہ اسکی ذات کام اور اسکی فرست ہوتی ہیں

برکتیں پس یہ سر اس جہان کا اور اسکی اصل مشہد آخر

یعنی دیکھی میں نگاہ کر اسکی نسبت طبیعت کلیہ سے اپنی روح سے

نسبت قوت ارادہ غم کو دریا کی مرقون ہوں حرکت طبیعت

کسی کے افراد انسان میں تو مضطرب انسان کے خیال میں لذت نفس

حاصل کر کے یا ضرور فرج کر کے متشل ہوتی ہے پس خیال خلاصہ

اوس صورت کا چھانٹا لیتا ہے اور اس قوت میں اوسکو الیقا

ہے تو وہ قوت برا لکھتے ہوتی ہے تو غم حاصل ہوتا ہے

پہر عضلات کو حرکت حاصل ہوتی ہے طرف مطلوب کے اسی طرح

نفس قوی مجرد کے نزدیک متشل ہوتی ہے ہمت نہ ہو تو وہ کے

بیچ عالم ناموس کے اور نکال لیتے ہے خلاصہ اس صورت

مطلوبہ کا اہمہا تھا جس کی سائنس و صورت اپنے وقت کے
 اوس دنیا کا دین پھر برائی گئے ہوئے کے علم طبیعت کی ایک جانب سے
 اور عالم شل میں صورت واقعہ کی ہے پھر صورت ہوتا ہے
 موقع اوس واقعہ کا عالم ناموت میں اندر اوکو پیدا کر دیتا ہے
 جیسے پیدا کیا تھا عالم شل میں تو اپنے مہیات کیا کہ بہت کی
 تاثیر اسوجہ سے جو بچے بیان کی ہی کمال ہے انسان کا
 اور وہ سیدی اس بات کی کہ نفس جا رہا ہو جاوے کی جو اس
 برزخ میں تحقیق شریف کہی منکشف ہوتا ہے عارف کو
 کہ قضا ضرور تعلق ہے ایک واقعہ کے ایجاد کو فیض میں اس طرح
 اور اس طرح اور اس میں تقدیر بہرہ سے پیر وہ عارف ماکرنا
 کوشش بہت ہے اور دعائیں بہت اس طرح کرتا ہے یہاں تک کہ وہ
 قضا منقلب ہو جاتی ہے ایجاد میں دوسری طرح پر اور پانا ہو
 اوکو بہت چنانچہ روایت حضرت سیدی علی نقی
 جیلانی رضی اللہ عنہ سے بیان میں ایک سوداگر کی حضرت
 حامد عباس کی اصحاب میں سے اور جیسا کہ واقع ہو اجنا بالذہنی
 عنہ سے یہ قصہ مرزا پرایت و غیر کے اور اس میں جو شکال ہے
 و مخفی نہیں اور حق میرے نزدیک چون ہے کہ امر و وجوب
 پر ہے ایک تو ہے کہ بعض اسباب پر تھے ہوتے ہیں اس امر کے
 از رو قضا کی شکال کے اور بیشک قضا میں ایک واحد
 اوکی قضا کا احتمال اس میں نہیں ہے اور بیشک اس میں صورت
 واقعہ کی کمال اور واقعہ پر بغیر کسی قبض کے جو اس پر وارد
 ہو کسی اور سے ہے تو منکشف ہوتا ہے عارف پر یہ قضا کی
 تاکہ اپنی صورت اور بہت پر اور دیکھتا ہے منہج قدر بہرہ کا
 روزن سے اس قضا کے اندر اوکو نہیں دیکھتا پس ان کے
 قدر بہرہ ہے پیر اوکی بہت بہت ہو جاتی ہے اسباب

ان ظاہر و باطنیہ میں ہوتا ہے اور بالذہنیہ
 فیہ نصف القضاء من قلب طبیعت الکلیۃ و
 تحصیل حسی الواقعہ فی المثال مضافا لاجزاء
 حد وک الواقعہ فی الناس و حدہا حدہا اللہ
 کما غلطہ فی المثال و قطنہ ان کما غلطہ لہی بالوجہ
 الذی ذکرنا ہی کمال الانسان و نہ معن الصلوات
 النفس جازعہ من جلہ الحق فی الہیاء
تحقیق شریف قضا منکشف علیہا
 ان القضاء علی حقا باجاء الواقعہ الفلانیہ علیہ
 ان لو کذا وان القدر فی ذلک ما بہرہ ثبوت علی اللہ
 خلق العارف یجہد بہ و یلم فی الہیاء حقیقہ قلب
 القضاء قضاء باجاء و ما علیہ فی آخر فی جہا
 العبد ذلک کما روی عن سیدی عبد القادر
 الجیلانی رضی اللہ عنہ فی قصہ تاہم من اصحاب
 حامد الی باس و کما وقع لسیّد الوالد رضی اللہ
 عنہ فی قصہ من اخطایات اللہ و ظاہر حاقیہ من ال
 والحق عدا انہ یلین حدہ وجہین احدا
 ان بعض الاسباب العالیۃ افتضت حد الامرا
 افتضاء امتاکذا وکل اقتضاء فاعنا فیہ شکال
 و لیس فیہ احتمال نقیضہ و اعنا فیہ صوریۃ
 الواقعہ کا طے و افرة من خیرا لہا ضیح علیہا
 بسبب آخر فانکشف علیہ ان الاقتضاء المتألف
 بصوریۃ و حقیقہ و رای منہج القدر المبرم من
 کما انہ ان الاقتضاء و لم یہ حد حافظ انہ
 القدر المبرم من انہ ضارۃ سببا من ان کما

رجا یون ضیاء وغیرہ وادھا لیس انکلی من
 باب النقیصۃ والک منزہ عن هذا القسم رجا
 یون لطفا بالعبد وسبب ان فیہ وتقرینا لافیدو
 من صفات الکمال وکذا انظار منہا نقد یہ کلام
 او تاخیر من علی الضرو و رعاۃ الفاصلہ و
 انک التکرر بالکثر و رقا نقد کلمہ متکلم من
 الحقیقۃ فی العذوبۃ و مثل ذلک فان اخذنا ذلک
 بعینہ الاضطراب و عدم القداہ کان نقیصۃ و
 ان اخذنا ہا بعینہ فزول القرآن علی لغۃ قریش
 وکان من لغتہم النقد یہ و التاخیر لرباۃ الفا
 والحق لعدسۃ فانزل و فوافیہم من غین
 لہ الی ذلک و لکن لطفا بوجہ یون انکما یلغیہم
 الیہ یعرفونہا فیند بروہ حی نہ بدہ کان من صفات
 الکمال فہذا اقوالہم و کذا اتوجیہہ و حقہ لکنا
 نقول ہذا و جلان حی انکشف لہم فربحوا
 بعد ذلک الی ربہم فاستقبلہم علومہم الی
 خزینہا صدورہم ففتحت منہا کادیل و جلانہم
 و نزول الطمینان فلو بہرہ و جلان الطمینان فہذا
 التاویل المخیف من حیث لا یشرع و ن و کثیرا
 و یفقی ذلک و کذا ابجدہ نظیر مستلقتا ہذا
 فکما ان الوجدان و الموحود و لا یظہر کین لک
 المظاہر حق و فیدتا ویل مخیف متکثر و رقا الحق
 الصراح ان الالہام ضرب من تجلی الحقایق
 للعباد علی طہ علیہما اسدال بدین و بدین حالۃ
 القیام الجرام حجاب و ضاق بینہ و بدینہ الی الاقد

بلکہ ہما الاقنات عروفا کونا تجلی و غرو و ادو تلبس بہما کونہ
 نقص ہوا اور اللہ علی نقصان سہ پاک ہے اور کبھی ہوتا ہے کبھی
 لطف اور اس کے حرقی کا سبب اور ترقی کے تقریب تو چشت
 ہوئے کمال کے اور اس کے واسطے لطیفین بین اور نظیر بین
 سے ہے تقدیم کر کے یا تاخیر اس کے اس کے محل سے واسطے ضرورت
 رعایت فی صراحت کے اور اسطرح کلام کرنا ناجی سے سبب ہے در
 کبر کر کے مثال اس کے حقیقت بین غرابت میں یا تاخیر اس کے تو اگر ہم
 اضطراب و عدم قدرت جانیں تو نقصان ہے اور اگر ہم یہ بین
 کو ڈالیں یہ لغت قریش میں نازل ہوئے اور ان کے لغت میں
 تقدیم و تاخیر ہوتی ہے واسطے رعایت فاصلہ کے اور تجوز غرابت
 کے یہ ایک لغت میں نازل ہوئے اضطراب کے سبب نہیں بلکہ
 اور ہر لطف کر کے کہ کتاب کے لغت میں ہے جسے چلتے
 میں تو وہ السین تدرکین جس قدر تدرج پائے تو صفات کمال
 ہے بس ہے یہ قولی لکھا اور یہ ہے توجیہ اور تحریر اس کی
 لیکن ہم کہتے ہیں یہ جہان حق ہے مشکشف ہوا اور کچھ ہر
 سہوہ بعد اس کے طرف رویت کے تو درود آئے ان کے وہ علوم
 خیال خزانہ میں ان کے کمال گئے ان سے تاویل ان کے وجہ ان کے
 اور ان کے قلوب کو الطمینان حاصل ہوگی الطمینان سے اس
 تاویل ترانہ ہوئی ہی اس لئے ہی کہ ان کو خبر نہیں اور ایسا
 اکثر اتفاق ہوتا ہے اور یہ معینہ ہا اس سلسلہ کی نظیر ہے بس
 جیسا کہ عدہ حق ہے اور موحود کبھی نہیں ظاہر ہوتا اسطرح تعلیم
 حق ہے اور اس میں تاویل نہ شاید ہے فہر اور حق صریح ہے
 کہ الہام الیقین ہے تجلی حقایق کی واسطے بندہ کے علی باقی ہستی
 جس کو چھوڑ دیا جاتا ہے درمیان بندہ کے اور درمیان تجلی صریح کوا
 اور کس ہوتا ہے درمیان بندہ و احوال تجلی کے جو مگر قدر

حلقہ بین الایہام والمسبحۃ القلب علی خطا ما
والہام وخطا طی اوھا کما علی اختلاف استعمال
القوی الدارۃ والاسباب الخائفة فی الوقت
واذا کان ذلک فذلک فیسبب عدم وقوع المصحح
امرن احل حمان ینتشف لہ اقتضاء سبب من
سادات الملاء الاعلیٰ ما لو خط الامر مع هذا
الاقتضاء فقط لوجب فی حجة اللہ ان یجب
د حانہ ویوفر لہ اقتضاء لکن هذا الاقتضاء
آخو منہ والک من یجب فی حجة اللہ عند اجابہ
واحد کما لہما فی القی القی فی قلب الطبیعة
الکلیۃ بمنزلة تخی الارادة والعزم المقررن
بفرضیک العضلات ان یقتضی بھی آخر ویوجد
فی المثال صوتی فیہن العبد بالانصل
الی صمم القی العارۃ القی فی قلب الطبیعة
الکلیۃ وانما یخجل انھا فی مرگن العرش وانما
لذلک صارت وی العنا صرا والمالی لید حق یقتضی
الیہا بلا واسطۃ وما خن عنها سفکھا لیل یصل
الی خلاصۃ سبب وصرقاوہ ہمتہ وینظر من
تلك القوة الى القوة العارۃ فیہن لیل لیل
الملا آة بالمرئی فی الخفی فیفصر علمہ عن احاطة
الاسباب والوصول الی جہم حدہ المحقق تولا
یعرف الالہن الاقتضاء وحلہ اذہمہ هذا
للسید جامعہ لہدہ الاحکام مانعہ للاحکام
المضادة لہا فیسر الجمع والمنع فیہ منہ
لا یرى ثری قلب هذا الاکتشاف بالاسباب

حلقہ کشت بہام وسمج کے تو ہو جاتا ہے شجی خطاب الیہام اور
خطا طی ان جن جن کما فی استعداد قوت ورا کر کے اور اسباب
فی الوقت کے اور یہ ہوا وہ امر اس طرح تو سبب عدم وقوع
موجود کا دو اتمین میں ایک تو یہ ہے کہ ان دونوں میں سے
کہ نکشف ہو نہ کو اقتضا کسی سید کا سادات ملا علی سے اس
حیثیت سے کہ اگر جمع ہو امر ساتھ اس اقتضا کے فقط تو ضرر
اس کی حکمت میں یہ کہ قبول ہو دیا اس کی اور زیادہ کیا جائے
اویکے واسطے اس کا اقتضا لیکن وہ ان ایک اور اقتضا ہے دوسرا
اس کے اندر اس سے ہو کہ کہ جب ہے اس کی حکمت میں جب
وہ تو اقتضا جمع ہوں اور ایک دوسرے مقابلہ کریں قوت میں قوت
کہ طبیعت کلیہ کے قلب میں ہے بمنزلة قوت راہ و غم و غم و غم کے
عضلات تحریک کو تو حکم ہو دوسری طرح اور پائی جائے مثال میں
دوسری صورت تو پسند نہ ہوا اوقات نہیں پہنچا اس صیم
قوت مازم کو جو قلب میں ہے طبیعت کلیہ کے اور یہ کہ مثال
کرتا ہوں کہ وہ مرکز عرش میں ہے اور تحقیق مرکز واسطہ اس کے
ہو گیا ہے لہذا ناعنا صر و مالی کا کہ ضا ہو اس کی طرف بلا واسطہ
اور خد کرے اس سے طرف اس کے بلکہ بھی طرف خلاصہ سید او
صفائت کو آگے اس قوت سے قوت مازم کو تا غلط ہو جا
رنگات اور مرئی کا آگہ میں اور قاصر ہو اس کا علم عام
اسباب سے اور پہنچنے سے تھ کو اس حقیقت کے تو پہنچانی
وہ بندہ مگر یہ اقتضا اور اس کا حکم اس واسطے کہ بہت
اس سید کی جامع ان احکام مانع ہے اس کے احکام
مضادہ کو پس سرایت کرتی ہے جمع اور منع اوسین
اس حیثیت سے کہ ہمیں دریافت کرتا ہے مجھ سے نکشف
ہو جاتا ہے مجھ سے انکشاف خطاب سات ان سببوں کے

ما ذکرنا وما طوئنا ذلک و لیس هذا اخبارا
شفاهیا حتی یلین صا دقا البتہ و لیس ہا ان یشف
لہ امر محمل و یحق لہذا الانکشاف الاجالی العالی
بحر لا یتبادر الیہ العلوم الخزنونہ فی صدقہ و تفسیر
شراح من حیث لا بد رے و کما انھا تشرح الانکشاف
الاجالی فی المتام فی صریح رقا بھما جالی التعبیر
فلذلک لہذا المختلط من الہام جالی و شراح
و تفسیر منحنی من العلوم الخزنونہ و یتبادر الی
التعبیر و لا علی جملہ بالظہر و الاطمینان لادہ
فی الحقیقۃ تلج بالامرا الاجالی من حیث هو محفوظ
فی ہذا الشرح و ربما تبادر الیہ ہا جس نفس
و استعجال طبیعۃ و تسویل شیطان فقصر
نظرہ عن التعمیر فبقی لہا عندہ غیب مبین و بالجملة
فمن رأى ہذا الصورة المختلطہ قال وعدا
لم یوجد الموعود و من رأى کل شے مقبوض
من غیرہ قال الوعدا جالی و قد فی بہ و لونی
لنشاء دون منشاء و شہم دون شہم و الصورة
منفیۃ اما بما ہوا تفسیر لہ محتاج الی التعبیر
و لو یجبر حتی التعبیر اما یحاط تلوث الصدق
و لو یبق علی صدقہ قبالجملة فالوجہان جمیع
اغایعتیان المتوسطین اما اهل الکمال فہم
بعزل من ذلک الہام الاجتاج الی التعبیر
و لکنہم لیتھم فی احکام النشآت لایعادلہم
الامر و اللہ اعلم **تحقیق و تمیل**
اعلم ان الارادۃ قہم فی علی صدقہ الخلاق

جو پہنے و کر گئے اور جب کا ذکر نہیں کیا اور نہیں ہوتی یہ خبر دینی
سامنے اور رو برو کے تاکہ سچی ہو ضرور اور دوسری یہ ہے
ان دو باتوں سے کہ اس شخص کو ایک امر نکشف ہو محمل و تحمل
ہو جائے یہ انکشاف اجمالی الہام محمل میں مبادرت کرین کی
سینہ کی علوم مخزنونہ اور او کی شرح کرین اس حیثیت کہ وہ اپنے
جیسا کہ او کی علوم شرح کرتے ہیں انکشاف اجمالی کے سونے اور
وہ ہو جاتا ہے ایسا خواب کہ محتاج تعبیر کا ہو اسی طرح یہ
مختلط الہام اجمالی اور شرح اور تفسیر ترشیدہ علوم
مخزنونہ سے محتاج تعبیر کا ہوتا ہے اور اس وقت کہ محتاج تعبیر نہیں
تھیں مگر اطمینان کا اس واسطے کہ فی الحقیقت یہ وہی تسلی ہو
ایک امر اجمالی سے اس حیثیت کہ وہ محفوظ ہے اس شرح میں
اور کہی او کی طرف متبادر ہوتی ہیں خطرات نفس اور استعجال
طبیعت اور تسویل شیطان تو آدمی کی نظر قاصر ہوتی ہے
تمیز سے تو وہ امر اس کے نزدیک غیر مبین رہتا ہو الغرض جو
دیکھے اس صورت مختلط کو وہ کہیگا کہ وعدہ کیا اور موعود نہ ملا
اور شخص دیکھے ہر شے کو متمیز دوسری سے وہ کہیگا وعدہ
اجمالی ہے اور وہ وفا ہوا اگر کسی عالم میں ہوا اگر کسی قلب میں
ہوا اور صورت ترشیدہ یا ساقدا اس شے کے کہ وہ او کی تفسیر
محتاج تعبیر کے تھی اور تعبیر ناپائی جیسے چاہیے تھی اور یا غلو ط
ہو گئی اس کے جس سے آلودہ ہوا صدق اور اپنی صرفت
پر نہ رہے خلاصہ یہ کہ یہ دو تو وجہین عاری
رکعتی بین متوسطین کو مگر بل کمال اس سے
علیحدہ ہیں مگر یوں کہا جائے کہ محتاج تعبیر ہیں اپنی
تجربہ بکام عالم میں امر چاہا نہیں تلو اس علم تحقیق و تمیل
جاننا چاہیے کہ تحقیق ارادہ پر نروبان ہو علون صدقہ و خلاق کا

ولكن لا راد على تصدقها وهي اقتضاء الله
لها ويستلزامها أيها الالهيته في ذلك احد لان
الارادة ليست واجبة بذاتها واجبة بذات
الواجب ^{بذاته} فهناك مشكلة جدل تعلق الارادة
بهذه دون ضده من جهة خصوصية هذا
وتعيينه واجب بذات الارادة لا يوفق لذلك
وجوب الى الذات الواجبة او يوفق وجوبها
من هذه الجهة ايضا الى الذات الواجبة كما يوفق
وجوب الارادة نفسها اليها كما يستلزمها الشرع
أكثر الناس والحي ان الفاعل لو وجب ذاته ^{وجوبه}
من جذر ذاته فاعدا لكل كمال يحدث له بعد مجز
وجوبه باعتبار ذاته انما تلبيس بذلك الكمال من ان
تلبيس بالوجوب منه فليس نعلق الارادة ^{حده} الى
انبساط الاستعدادات المتأثرية المسماة بالان
والاستعدادات المتأثرية المسماة بالاعيان من
جهة اقتضاء الله واستلزامها وانبساط
نيتك القبلية له حصرا يمنع الزيادة والنقص
ناشئة من جهة الذات وتضرب لذلك مثلا ليس
ان المحاسب اذا تعلققت ارادته بالواحد فتق
منه واحداً واحداً بتلبية النظر فحدث ان
ونفق منه واحداً واحداً واحداً بتلبية النظر
فحدث ثلثة وبالحقيقة تعلقت ارادته بصحة
الى مستحق فله ما يسعه عليه من ثم اتب الاحاد
والعشرات والمئات والاف فزجر بعضه بعض
بقدر ما يسعه فرض العرف حاد في امور غير متناهية

فی انفسها محصور بقا لاضافة الى الواحد فانها
 يشق منه دون غير ومتبين بعض المراتب من
 بعض من جهة اخرى الاشتقان فخذ حلة ظهور
 هذه الصوب العددية المتكثرة تعلق الارادة
 بظهور حال الحاسب ومنشأ تعيين تلك المراتب
 بالتقريب والاختصار والاضطراب جهت لا يزيد
 لا ينقص هو الطبيعة العددية الحقيقية لا
 كان الارادة حكاية لطبيعتها ومنصة لظهور
 احكامها فتسبب الجعل والايجاد الى الماهيات
 كنسبة تأثير الحاسب في الاعمال من جهة
 ظهورها بعد الم يكن وتسمية الماهيات
 ولو انما الى مفيضها قبل الجعل كنسبة مراتب
 الاعمال الى الواحد ونقد م بعضها على بعض
 ولو زعم خواص تلك المراتب لها من فعل الطبيعة
 العددية فقط وحدها معذري لهم الماهيات
 غير محولة والجعل والايجاد هو الظهور والفيض
 المقدس وارتباط الماهيات بمفيضها كارتباط
 المراتب العددية بالواحد وتعينها بغيرها
 لتعين تلك المراتب بغيرها فرضا قبل ان تتغير
 وجو او هو الففيض الالهي فكما ان للعدد
 سلسلة مرتبة بعضها بعد بعض ممتدة من
 الواحد الى ما لا يتناهى كامن في الواحد من جهة
 الفرض والتقدير لا من جهة التقرر بالجعل
 قلنا ذلك للطبيعة الكلية بما في حيزها من اركان
 ومواد سلسلة مرتبة بعضها بعد بعض

بنات خود و مخصوص نسبت کرتے طرف واحد کے کیونکہ مشتق
 ہوئی ہیں اس سے نہ اس کے سوا کے اور متمیز ہیں بعض مراتب
 بعض سے بہت طریق اشتقاق سے تو اس وقت ہوگی علت ظهور
 ان عددیہ سلسلہ کے تعلق ارادہ کا ساتھ ظہور کمال تھا
 اور شمار تعین ان مراتب کا ساتھ ترتیب انحصار و تضابط کا
 اس حیثیت سے کہ نہ زیادہ ہو نہ کم وہ طبیعت عددیہ ہے
 جو محفوظ ہے ارادہ سے پہلے گویا کہ ارادہ حکایت ہر واسطے
 اس کے طبیعت کے اور منصب ہے اس کے ظہور احکام کا تو پس نسبت
 حلی اور ایجاد کی طرف مایات کے ایسی ہے جیسے نسبت تأثیر
 محاسب کے بیچ اعداد کے بہت ظہور اور ان کے صورتوں کی
 بعد اس کے کہ نہ جمع اور نسبت مایات اور ان کے لوازم کے
 طرف ان کے مفيض کے جعل سے پہلے ایسے ہی جیسے نسبت
 اعداد کے طرف واحد کے اور تقدم اور ان کے بعض کا بعض سے
 اور لزوم خواص ان مراتب کا طبیعت عددیہ کے قبل سے
 ہے فقط پس منہ ہیں ان کے قول کے المایات غیر محمولہ
 اور جعل ایجاد و وہ ظہور ہے کہ اور فیض مقدس اور ارتباط
 مایات کا اپنے مفيض سے ایسا ہے جیسے ارتباط مراتب
 عددیہ کا ساتھ واحد کے اور تعین مایات کا ساتھ خواص
 اپنے کے ایسا ہے جیسے تعین ان مراتب کا اپنے خواص سے
 فرضاً پہلے اس کے متعین ہو وجود اور وہ فیض اندس ہے تو
 پس جیسے واسطے عد کے ہر سلسلہ ترتیب اور بعض بعد بعض کے کہ
 متحد واحد سے طرف تباہی کے کا من بیچ واحد کے بہت نفس
 نہ بہت تقریباً فعل سے اس طرح ہے واسطے طبیعت کلیہ کے ساتھ
 اس شے کے جو اس کے چیز میں ہے ارکان
 ومواد سلسلہ مرتبہ بعض بعد بعض کے

مطلوبہ الخواص والمزاہب كما قال عن من قال
 عن تلك الحقائق واما ان الله مقام معلوم منفرد
 الى الانواع نفسا لخاص لا ينزل ولا ينقص
 الا يمكن ذلك ابدان تنفس تلك الانواع الى الابد
 بضر بها في الانتماء لامت الفلكية والارضية ولا
 حضات الوضع السابق المعدل للوضع اللاحق
 الى غير النهاية ممتدة هذه السلسلة من اهيته
 للماهيات وحقيقة الحقائق الى ما لا يتناهى كما كانت
 في حقيقة الحقائق والبسط الانتفاء من جهة
 الغرض والامكان (امن جهة التفرع بالافعال
 ثم ارتباط حقيقة الحقائق الخارج وظهور في صحتها
 حقيقة الحقائق وارتباطها بالماضي بحقيقة الحقائق
 فمثل ارتباطها بالماضي بالماضي فصلا من حلال
 الفعلي بالارادة والاختيار طبيعة كلية واحدا
 هي شخص واحد صلا من بسلطتها الاركان
 والعناصر حصل من احتراز القليلين المواليين
 وادراك هذا الشخص الواحد رب الفرد الصمد
 في خيال فخصالت صفة علمية هي كيفية علمية
 باعتبار نفس المعلوم باعتبار نفس العلم
 باعتبار رتبة الاول قبل في الطبيعة الكلية ثم
 نزول في الماديات المقلدة فصارت حضرات
 منها حظيرة القدس وغيرها مشتمل
 اخر من اخلاق الانسان خلق يسمى بالسمت
 لصالح حقيقة فقط النفس الناطقة بالحق
 واخلاقياته هي فيها كسنة ودين الله ودينه

معلوم الخواص والمزاہب كما فرما ہے اللہ تعالیٰ از رو حکایت
 ان حقائق کے واما ان الله مقام معلوم منفرد
 الوجود کے انصار احصا لیس کہ نہ زیادہ ہونہ کم اور نہ کم
 ایک ہی ہر نفس سوتی ہیں وہ نوعین طرف افراد کے جب انکو
 ضرب کریں القیالات فلیکیرہ ارضیہ میں اور ملاحظہ کریں
 وضع سابق کا واسطے وضع لاحق کے تا غیر نہایت متدہ ہے یہ
 سلسلہ بہت الماہیات سے اور حقیقت الحقائق سے طرف
 لانہایت کے کہ کما میں ہے حقیقت الحقائق میں اور بسط
 اشیا میں بہت فرض و امکان سے نہایت تفرع بالفعل سے
 بہر مرتبہ ہوا ساتھ حقیقت الحقائق خارج کے اور اس میں
 ظاہر ہوا صورت حقیقت الحقائق کے اور ارتباط خارج کا
 حقیقت الحقائق سے ایسا ہے جیسے ارتباط لازم کا ساتھ
 مہیات کے پس صادر ہوئی اس محلی بالارادہ والاختیار
 سے طبیعت کلیہ احدہ کہ وہ مانند ایک شخص احد کے ہے کہ
 جس سے صادر ہوا اس واسطے سے ارکان و عناصر بہر
 حاصل ہوا متفرع عناصر و ارکان سے موالید اور ادراک
 کیا اس شخص احد نے اپنے رب کو فرمایا اپنے خیال میں حاصل
 ہوئی صورت کلیہ کہ وہ کیفیت علم ہے ایک اعتبار سے اور
 نفس معلوم ہے ایک اعتبار سے اور نفس علم ہے ایک اعتبار سے
 اور پہلے تجلی ہے طبیعت کلیہ میں پہر نازل ہوئی مدارک
 نقیذ تو ہو گئے حضرات اربعین ہی سے ہے خطیرہ قدس وغیرہ
 مشہد آخر اخلاق انسان میں سے ایک خلق ہے
 اس کا نام سمت صالح ہے اور سکی حقیقت یہ ہے کہ وہ
 فقط ناطقہ کا اپنے اعمال اور اخلاق کا جو اس میں
 اور اللہ تعالیٰ میں ہیں یا وہ :

وہیں سائر الناس و اعتدال عہد النظام صالح فہما
یومناہ اللہ من عبدہ فاذا شاء اللہ بعید خیر
فقہہ بتلك الاعمال والخلق وهذا النظام صا
فیہا تفقیہا مفاضات من حضرت الروح من غیر فکر
درود منہ و هذا الافاضة انما تكون بركة من
فی خلق السموات والارض وهذا هو معنى قوله
تعالى واوحينا اليهم فعل الخيرات و اقام الصلوة
و هذا صورة ايجاد الفعل و يتبع هذا الاجاد
اجداد محمل تلك الاعمال والخلق و نظامها
المحبوب ولا يتكلم احد من عباد الله الا بها
تین الحدیثین لکن لکن من افراد الانسان
لا يستوجبون الاجاد الشفاعة من حضرة الحق
بغیر واسطہ فکان الخیر حیث ان تنو جملہ
الی کامل من البشر یستحق بجملہ ان ینسلم من
احکام الفرع الخاص ویبقی بامہ من الناس مجہ
اضرتهم و ما یلیق بها من الاعمال والخلق
و کیفیہ ترفیہم من الطبیعة الی ما قدر لهم من
الغریبہ ویستوجب ایضا بفضلہ ان یجن ب
من جزا الطبیعة الی حین القدس فتصبر
هذا لك نفس بلوان الاجاثین و محیط بہما تحقیقا
وتبنا فاذا توجهت الی کامل هذا انعن ضمن
ایہا و غلطہ فا نطبع فیہ السر المراد و تستخرج
هذا السر الاجالی بصورۃ بقاء با حکام تلك
الامة فیسر عنہ وقد دعی علما فراد الی خبر
الفتی والرو بہ من کلام کما و عی و هذه حقیقة

اعمال الخلق صلیان و کسی اور لوگوں کی ہرین اور انکا ہر
پا تا ہے واسطے نظام صالح کے کہ اللہ تعالیٰ رضی ہو انکو عہد
توجب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے بہتری چاہتا ہے تو انکو مجہ
دیتا ہے ان اعمال الخلق کی اور ہدایت کرتا ہے او کو فک نظام
صالح کی وہ مجہ فاضل ہوتی ہے درگاہ رحمت کے فکر درود سے
اوس سے اور یہ فاضل تحقیق ایک برکت ہوتی ہے نفع کی نفع
سمت صالحین اور یعنی ہرین اللہ تعالیٰ کے اوس قول کے
واوحینا الیہم فعل الخیرات و اقام الصلوة اور یہ صورت ہے
ایجاد فعل کی اور نفع ہوتا ہے اس ایجاد کے ایجاد علم ان اعمال
والخلق اور انکے نظام محبوب کا اور اللہ کے بندوں کی کوئی
کمال نہیں ہوتا مگر ساتھ ان دو ہدایتوں کیکن بیگ افسر اور
انسان ہرین کہ مستوجب ایجاد و شافی نہیں درگاہ رحمت ہوتا
کے تو اوس وقت بہتری یوں ہوتی ہے کہ رحمت متوجہ ہوتی ہے
کسی کامل بشر کی طرف جو تحقیق رکھتا ہو اپنی جبلت کی سبب
اس امر کا نکلنے احکام فرو خاص اور ہر جہائے گروہ مردم
میں انکو مزاج کے موافق اور انکو مزاج کے موافق اعمال الخلق کے
اور انکی ترقی کے طبیعت کے لاین جو انکو واسطہ ترقی کیا گیا ہو
اللہ تعالیٰ کی قربت سے مزین مستوجب اس امر کا اپنی فطرت کی سبب
جذب کر مجہ طبیعت طرف مزید قدس اور وہاں نصنع ہوا و کمال
ساتھ لون و حی کو گویں اور احاطہ کر لی ان دونوں ہدایتوں کا اور
تحقیق اور زمین کی پس جس وقت جبر متوجہ اس کمال کی جبکی کیفیت ہو
وہ رحمت اس کمال کا اور اسکو ڈالنا کہ تو اس میں طبع ہو جائے یہ مراد
اور قالب ہو جائے یہ جمالی اپنی بقا کی صورت میں ساتھ احکام اور لوگوں
پس سرایت کری اوس و حالیکہ وہ طرف علم پر ہر وارہ ہر فکر
ہرین برکت میں ہر کمال کر جیسا کہ او کو حاصل ہوا اور یہی حقیقت

نزول الشیاء علی الایماء وحیا ونزول الطرف
 علی الاولیاء کشفاً والهاماً فیسمی من هذا الخلق
 الی الواسطۃ کلاماً حالاً علی النظم المراد فتبادر
 الیہ فطرۃ فہا خد منها خلق السمیت الصالح المخلوق
 الحکیم بتوفیق اللہ مائیناً سبب خوبصورت نفس
 ویداع امر العامة فیقتل بین عینہ النظم المراد
 ویکون حلاً فصلاً فی جمیع امورہ فیقول بالسعۃ
 ویکون من ھدی الی صراط مستقیم وکان
 سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من استوجب
 عقلہ بعد معرفۃنا سبب بہ خوبصورت نفس
 ان یعرف اشياء من حالة الامۃ فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من جالہ علی ھذا الحالۃ
 لعل کان فیہ قلبہ محمد تون الحدیث وقال لو
 کان بعدی بنی لکان عمر بعدی او فدا یا بنی ربی
 من ھذا الباب نصیباً ففہم فی منہا رب الناس
 فی قریبتہم من ربہم فہم فہم فہم فہم فہم
 الانسان لا یعتد بقربتہ حتی یعرف نور الطہارۃ
 ویرفع فہم ویرفع الی الجبل المسد ل بینہ
 و بین ھذا النور من الطبیعة ویرفع یغنی
 قہرہم الطبیعة والا لھا الی مباحث امور جلیہ
 وجہات نفسانیۃ تعجل الیہا فقد یجرب کل
 ذلک من نفسہ و یجرب بنفسہ من ھذا
 البجۃ علما و حتی یعرف لذت المناجات فی
 السجۃ ویرفع کیف رقت روحہ ویرفع
 فی تلك الحالة وارتفع بینہا و بین اللہ الجلیہ

نزول شریع کی نبیوں پر اور شریعت کی اور نزول طریقہ کی اور پوری
 اور کشف اور الوہام کی تو محتاج واسطہ کا سنا ہوا اس
 کلام جو دلالت کرتا ہے اور نظام مراد کے پس متبادر ہوتی ہیں
 کمال کی طرف اس کی فطرت اس سے اخذ کرتی ہے خلق سمیت صالح
 خلق حکمت الدنیا کی توفیق سے جہتہ کہ اس کے خواص نفس کے
 مناسب اور چھوڑ دیتا ہے امر عامہ کو پیش کش ہو جاتا ہے
 او کی آنکھوں کے سامنے نظام مراد ہو جاتا ہے حکم فیصل سب
 امور میں تو وہ فایز ہوتا ہے سعادت کو اور ہو جاتا ہے جو ان میں سے
 جنہوں نے صراط مستقیم کی ہدایت پائی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ ان میں سے تھے جسکی عقل مستوجب تھی بعد معرفت کے
 اس سے کہ جو مناسبت ان کے خواص نفس کو کہ پچانین اکثر
 چیزیں اس کے حال کے پس فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اس حالت کی آگاہی کے واسطے او کو لوقد کان فہم قبلکم
 محدثون الخ اور فرمایا ہے لو کان بعدی بنی لکان عمر بعدی
 اور بیشک مجھ کو دیا اللہ تعالیٰ نے اس میں صحت پس سبباً ہے مجھے لوگوں کو
 مشرب اللہ کے قرب میں اون کے تو اس درگاہ سے یہ بات بھی کہ
 کہ انسان میں قابل ہوتا او کی قربت جب تک نہ پہچانے نور
 طہارت کو اور اس کے فقدان کو اور جب تک نہ پہچانے طبیعت
 پر دے پڑے ہوئے کو درمیان اپنے اور اس نور کے اور پہچانے
 طبیعت کے ظہر کو اور اس کے علاج کو اور سمیت نفسانیہ کو
 جو عادی کرتی ہے اس کی طرف شیخ جو کم ہوئی یہ تجربہ کر جو کو آخر
 نفس اور احاطہ کر رہی نفس کا اس جہت از رو علم کے اور یہاں تک
 کہ پہچانے لذت مناجات کے سجد میں اور پہچانے کہ کیونکر
 او کی روح کو وقت ہوئے اور صاف ہوئی اس حالت میں
 اور اٹھ گیا حجاب جو اس روح کے اور اللہ کے درمیان تھا

فصارت مشافهة بالمناجاة كانه راعى على
 ويعرف كيف يغفل على قلب بعد ذلك وكيف
 يدفع ذلك بالالتقاء الى كلمات تخشعية وهدية
 بانية ونفسانية تعيد اليه ما فقداه وحقته
 يعرف اليقين اى انما اعطى الخاطر الى الله والحق
 عليه ويعرف ما يتفرع على هذه الحلة من الآ
 في الدنيا والآخرين الدنيا والآخرة والتعوذ من
 الفتن من جهة المعرفة ان اعماله واخلاقه و
 اعمال غيره واخلاقه ومصابب الزمان كلها
 ليست بيلة انما هي بيد الله يفعل ما يشاء ويعرف
 ما يهيئ اليه هذه الحلة من الاستخارة في
 كل ما يريد عليه والفرع الى الدعاء والتعوذ
 اضطر الى معرفة معرفة ويعرف ان ما احق
 الله في الدنيا والآخرة فيما يرجع الى القرينة و
 الجنة خيرة من اللذات القانية الجسمانية فحقته
 يعلم حجاب الطبيعة وكيف يغلب عليه هذا
 الحجاب وكيف يفسد عليه نور واطمينانه
 ثم كيف يعالج بقهر لطبيعة ويعرف حجاب
 الرسم وسوء المعرفة فمن عرف هذه الحلة
 من نفسه ولو بقدر خواصة نفس فهو كائن
 يعتقد بقرينة وهو الذي دخل في قلبه بشارة
 الايمان فعليه ان تكون طيب نفسا وياك
 ان تأخذ هذه العلوم ظهرا مشاهدا
 اطلع الحق سبحانه على حقيقة الروح انما هي
 يموت الانسان بانفكاكه عن اندان راقب المحس

تو ہو گیا مشا ذ بسبب مناجات کے جیسا کہ کہوت نے دیکھا اگر
 پہچانے اس امر کو کہ کیونکر پر وہ پڑتا ہے اس کے قلب پر
 اس کے اور کیونکر دفع ہو جاتا ہے ساتھ انجاء کے نشوع سے کیونکر
 بدنی اور نفسانی پر پہر لاتی ہے اس نے کو جو ہم ہوئی تھی
 اور ہر بات تک پہچانے یقین کو لینے جمع خاطر کی اس کی طرف
 اور قیام اس پر اور پہچانے کہ متفرع ہوتا ہے اس خلعت پر
 تفریح بیچ دے دے واسطے بہتری دینا اور آخرت کے اور دنیا
 لگنے فتنوں سے اس امر کے معرفت سے کہ ہمالیہ خلاق کے
 اور اعمال خلاق اس کے سوا کے اور مصائب مانی کے اس کے
 ساتھ میں نہیں سب اس کے ہاتھ میں جو خدا چاہتا ہے ہو کر تا
 اور پہچانے کہ یہ خلت اس سے کیا ہدایت کرتی ہے اتنا رہ سے
 ہر شے سے جو اس پر وارد ہو اور بقدراری سے طرف ہمارے اور
 پناہ مانگے مضطرب ہو کر جنت معرفت کو اور پہچانے کہ کیا اس نے
 اس کے واسطے ہوا کیا ہے دنیا اور آخرت میں اس چیز میں جس سے
 رجوع ہو طرف قرینہ کے اور جنت بہتر ہے لذات فانیہ جمالیہ
 اور بہائیکے جانے حجاب طبیعت کا اور وہ کیونکر اس پر
 آجاتا ہے اور کیونکر اس کے نور کو فاسد کرتا ہے اور طہینا کو
 پہر کیونکر علاج کیا جاوے غلبہ طبیعت کا اور پہچانے حجاب
 رسم و معرفت کا پس جس شخص نے ان امور کو اپنے نفس سے
 پہچان لیا اگرچہ بقدر حوصلہ اپنے نفس کے تو وہ شخص معجز
 اور اس کے قلب میں ایمان کے بنائیت داخل ہوئی پس پر
 لادم سمجھے کہ تو اپنے نفس کا طیب ہو اور خبر دار ان
 علوم کو پس پشت نہ کیجو مشہد آخر اطلاع دی مجھے
 اس سبحان نے روح کی حقیقت پر کہ بیشک روح وہ ہے
 کہ اس کے بدن سے جدا ہونے سے انسان مر جاتا ہے اور جس

والحرکة والحیوة والکمال طبعاً ولطائف اقربها الی
 البدن جسمک هو فی یثبوت فی القلب شرطاً یقتضی
 فی البدن ویصل الی القیامی الدائم والطبیعیة شمس
 حقیقة مثابة وکماله انعقدت قبل طبعک کما
 فی الناسوت ومنتها اخذ المیناق یثبوت حقیقة روحیه
 وحی حصه من الصوره الانسانیة مکشفة بعوارض
 منقصه من قوی الاطلاق والعناصر مقتضیه
 الاحکام خاصه فی صوره الانسانیة مع قطع النظر
 عن المخصوصات فی صوره حیوانیه فی صوره قتل
 فی صوره جسمیه فی صوره من الطبیعة الکلیة فی
 انبساط حکم باطن الوجود علی لوح الخارج قد
 قال ان الروح جسم لطیف حل فی البدن کحول
 النار فی الفخم فهو صادق ومن قال انها مجرد
 فهو صادق ومن قال انها قدیمه فهو صادق
 ومن قال انها حادثه فهو صادق لکل وجهه
 هو مولیها لکن لا یخفی ان الاقتصاد فی صورته
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکن نبی د عقی سقیابہ
 فتجلی کل نبی د عقی وانی اختبات دعوتاً شفاعه
 لا یقین ان قلت کل نبی له دعوات مستجابہ وکن لک
 لتبینا صلی اللہ علیہ وسلم دعوات کثیره مستجابہ
 وقع فی الاستشفاء فی مواضع لا تحصى فالی ای
 دعوات اشار فی هذا الحدیث اذ بعلم من السبق
 انها دعوة واحدة لکن نبی قلت هذه الدعوة
 لیست دعوتی رغبه خاصه فی فیض من المطالب بل
 کلام الله تعالی رسولاً لطفاً بعباده ورحمة

وحکمت ویمات ہے اور اس کے طبقے اور لطائف ہیں
 اقرب بدن میں اور کما جسم ہوا ہے کہ کنون اور جسم
 ہوا کی کالین میں ہے پر وہ منتشر ہوتا ہے بدن میں
 اور علی کرتا ہے قوت دراک اور طبیعت کو پہر ایک حقیقت
 مثالیہ ہے اور وہ ہے کہ منعقد ہوتی ہے پہلے اس کے
 کنون کے طور سے عالم ناسوت میں اور اسی سے لیا گیا ہے
 میناق پہر ایک حقیقت روحیہ ہے وہ ایک حصہ ہے صوت انسانی
 اسی صورت انسانیہ کہ مکشف ہوا عوارض مشخصہ جو قوا و اخلاق
 و عناصر سے مقتضی ہیں واسطے احکام خاص کے پہر صورت انسانیہ
 ہے قطع نظر شخصات سے پہر صورت حیوانیہ ہے پہر صورت نامیہ
 ہے پہر صورت جسمیہ ہے پہر حصہ طبیعت کلیہ سے پہر انبساط
 ہے حکم باطن الوجود کا لوح خارج پر جو شخص کہے کہ روح
 جسم لطیف ہے حل کئے ہوئے بدن میں جیسا حلول الگ
 کوئے میں تو وہ سچ کہتا ہے اور جو کہے کہ روح مجرد ہے وہ بھی
 سچا ہے اور جو شخص کہے کہ روح قدیم ہے وہ بھی صادق ہے
 اور جو شخص کہے کہ روح حادث ہے وہ بھی صادق ہے لکل وجهہ
 ہو مولیہا لیکن بہر امر پر شیدہ زہ کے اقتصاد تصور ہے
 تحقیق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل نبی دعوتہ مستجابہ
 فتجلی کل نبی دعوتہ وانی اختبات دعوتاً شفاعه
 لا یقین ان قلت کل نبی له دعوات مستجابہ وکن لک
 لتبینا صلی اللہ علیہ وسلم دعوات کثیره مستجابہ
 وقع فی الاستشفاء فی مواضع لا تحصى فالی ای
 دعوات اشار فی هذا الحدیث اذ بعلم من السبق
 انها دعوة واحدة لکن نبی قلت هذه الدعوة
 لیست دعوتی رغبه خاصه فی فیض من المطالب بل
 کلام الله تعالی رسولاً لطفاً بعباده ورحمة

فلا یجوز حال الحب احسن من ان یطیع فی صلات
 فی حقہم فاضلہ بركات علیہم وبعث فی قلب
 ذلک اللطف مقادیرا و غضبا و فی کل من الحاکم
 یلهم الخیر الہم تغف فی الروح عا رب عوالمہم او
 علیہم فتلاک حرق و احد لکل نفس ناسیۃ من اللطف
 الذی منہ کانت بعثہم و انبیاء علیہ السلام
 فقل استشعر من نفسہ ان اللہ تعالیٰ لوفیہم بعث
 اللطف بہم فی الدنیا و فی طیل اراد مع ذلک ان یکن
 معالہ الوجود حاتمہم المعاد و قد ذکرنا فی صلی اللہ
 وسلم شہید فی الخرق و الشہادۃ من خواصہ فنفذ
 فی روحہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان یخفیہ ذلک اللطف
 القائم انشا من اللطف الذی ہو منشأ النبوۃ لیوم
 المعاد فقل یوفی ہذا الہم حق الدنیا و **مشہد**
آخر تحقیقات فاضلہ علی قلبہ علوم
 الخلق و الایجاد عوالم الخلق فی النشاۃ الخباہیہ خصوصاً
 و انہ یکن اجزاء النقصین و الضدین فی نفس الہم
 لکن ان یکن احد النقصین فی حضرة و لیس فیہا
 الاجزاء ہذا ہذا لکن الوجود فی حضرة و لیس
 فیہا الا اجزاء ہذا ہذا لیس لکن ہذا ہذا من
 ہذا العلوم فانیسب بآثار الخلق جمع اجزاء مختلفہ
 و افاضہ صواعق مناسبت علی ہذا الاجزاء حقیقہ تصدیق
 شتاً واحد و الخلق یكون تأقیلاً ہوں من الخلق
 اجزاء العاصی و یفاد علیہا صورۃ تناسب الصلوٰۃ
 العنصریۃ فی الکفیات و الکلمات و سائل الاخر من
 فی صلی الخلق انسانا و فرساً و قارناً ہوں من الصلوٰۃ

تو نہ دن کا حال دو امر سے خالی نہیں یا اس ہی کے طبع پر
 تو یہ اونکے عقلمین افاضہ بركات کا ہوا یا نہ ایمان لائے ہو
 تو وہ مہربانی و رحمت قہر و عذاب ہو گیا ان پر اور وہ صوفیوں
 الہام کیا جاتا ہے بنی الہام نفث فی الروح یعنی الہام قلب میں
 اس امر کا کہ اونکے واسطے دعا خیر کرے یا بد دعا کرے تو وہ
 واحد ہے واسطے ہر نبی کے کہ اللہ کے اس لطف نامشی ہے جسکے
 واسطے آتے بھیجا تھا لیکن ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جان لیا
 اپنے نفس اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں ارادہ کیا ان کے
 بھیجنے میں فقط دنیا میں رحمت بلکہ ارادہ کیا ہے باوجود
 اسکے رحمت عام قیامت دن واسطے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ
 ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہیدین آخرت میں اور شہادت
 اپنے خواص ہے پس اونکے قلب میں الہام کیا گیا کہ وہ اس کو
 رکھ چھوڑیں واسطے قیامت کو خوب بخور کر اس سر کو جو غور
 کر نکاح ہے شہد آخر و تحقیقات افاضہ ہوا سیر
 دل پر خلق و ایجاد کا علم عموماً اور خلق کا علم خیالیہ میں خصوصاً
 اور یہ کہ اجتماع نقیضین اور اجتماع ضدین نفس الامر میں لیکن
 اس طرح سے کہ احد النقصین ایک درگاہ میں ہو اور اکین نہ ہو مگر
 یقین کہ یہ امر لو ہرچ اور دو سر نقیض دو سر درگاہ میں اور
 او میں نہ ہو مگر یہ کہ یہ امر لو نہیں ہے اور ہم بیان کرتے ہیں
 تھے یہ علوم جبقہ اور انکایان آسان مگر خلق جمیع اجزاء مختلفہ کا
 ہے اور افاضہ ہے صورت مناسبہ کا ہے ان اجزاء پر
 یہاں تک کہ وہ اجزاء ہوں جائیں ایک شے واحد اور خلق کہی ہوتی ہے
 عناصر سے توجع ہوجاتی ہیں اجزاء عناصر اور افاضہ ہوتی ہے انکو
 وہ توجہ جو مناسبت غفر یکہ کیفیت کدیت میں اس سے ضوین تو وہ
 مخلوق انسان ہوجاتا ہے یا فرس او خلق کہی ہوتی ہے حیوانیہ

مشاہدہ الحادیۃ و لا یعون

الخیالیہ فیقتضیہ خیالات کانت منشئۃ فی الحیوان اور
 ہیمن الحیوان الصور الواقعه فی الخیال من خارج
 فیقتضی علیہا صور تناسب الصور الخیالیہ فی
 القھر من وجہ التلطیح بالمادۃ من وجہ کل خلق فی
 ای نشأۃ کان فائدہ لہا دخل فی تلك النشأۃ من
 خارج تلك النشأۃ لان ذلك محال لا یقبلہ العقل
 ضرورۃ نعم نشأۃ فنوع النشأۃ اُخری وموجع فی نشأۃ
 یصل تلوج فی نشأۃ اُخری وذلك لتطامعہا جہا
 فی الطبیعۃ الکلیۃ وسرہا فی النشأۃ علی السواء
 فینتفی ان قھر منظر لہ الی النشأۃ الخیالیۃ فہذا لہ
 بناء وھدم و اھواء و امانۃ و نقر بآت واللہ ہذا لہ
 کل یوم فی شان فیہا علی الاراحۃ الا لہبہ یکن
 شخص خیالی فیبحث لہ تھرب و یجھد لاجل اعلیۃ
 و من عجب الاسرار خلق النسب بعد ما لم یکن حیوان
 الرجل شریفا فی نفس الامر ویكون لیس بشر یعرف فی
 نفس الامر فی زمان واحد وذلك انہ رجا لم یکن لہ
 شریفا فی الاصل و لکن ولدی زمان تقضی الاتصال
 الفلکیۃ یوم مثل نباحۃ نسب و اری ان ذلک بنوعہ
 دخل مع الشمس و المشتاری بھت یكون الرجل طرۃ
 و نور الشمس و المشتاری منعکسا فیہ فیمثلن یكون
 واللہ اعلم فی ہذا المولوج براۃ النسب و المناہجۃ
 من اجلہ ویكون ذلک الاتصال بوجہ یحفظ فی صورۃ
 الفاضلۃ حکم ہذا الاتصال کما یحفظ فی المولودات
 اشکال الوالدین و خطاطیہا و ہذا الرجل لیس لہ
 شرافۃ موروثہ فیقضی اولی الملاء الا علی بصیرۃ

تو جمع ہو جاتی بین خیالات کہ تجھے ہر گندہ و منتشر خیال میں چٹک
 تجھے خیال میں حلول کرنے سے صورت واقف کی بیخ خیال کے
 خارج سے تو واقف ہو جاتی ہے ان پر وہ صورت جو مناسب صور
 خیالیہ کو بیخ تجربہ کے ایک وجہ او سادہ و سچے فائدہ کے ساتھ
 ایک وجہ اور غلط کسی عالم میں ہو اس عالم کے خارج سے اس
 عالم میں داخل نہیں ہوتی اس واسطے کہ یہ امر محال ہے کہ عقل
 قبول نہیں کرتی ضرور ان یہ بات کہ ایک عالم متحد ہے واسطے دوسرے
 عالم کے اور موجود ہے ایک عالم میں کہ متحد ہو واسطے موجود دوسرے
 عالم کے اور یہ امر ہے بسبب اس کے نظام کے طبیعت کلیہ میں
 اور اس بات کہ فی طبیعت کلیہ کی سبب عوالم میں برابر پس چاہیے کہ
 تیری نظر محدود ہو عالم خیالیہ میں کہ وہ ان بنام ہے اور بنام نہ ہو
 اور زندہ کرنا ہے اور مار ڈالنا اور تقریبات ہے واللہ کہ وہ ان
 کل یوم فی شان ہے تو سب اوقات ارادہ الیہ متعلق ہوتا ہو واسطے
 تکوین ایک شخص خیالی کے تو ہر گز ہوتی ہے واسطے اس کے
 تقریب اس کے واسطے اجزاء خیالیہ جمع ہو ہیں اور محاسب
 اسرار سے ایک خلق نسب بعد اس کے کہ نہ تھاپس ہوتا ہے ایک
 اصل میں اور شریف نہیں ہوتا افضل مرتبہ ایک زمانہ میں یہ امر
 اسلئے ہے کہ اکثر اوقات ایک مرد اصل میں شریف نہیں ہوتا لیکن
 وہ پیدا ہوا ایسے زمانہ میں کہ اتصالا فلکیہ مقصود ہیں اس کی زندگی
 نسب اور میری رائے میں یہ ایک نوع امتزاج ہر اصل کا شمس اور
 مشتری سے اس حیثیت کہ اصل حرات ہو اور نور مشتری کا
 شوکت پس تو اس وقت ہو کہ اور خدا خوب بنا ہوا اس مولودین زندگی
 نسب بنات کے سبب اور ہو وہ اتصالا جسی نسبت کہ ہو
 ہو اس کی صورتیہ خیر کہ اس کا معنی ہو کہ مولودین کل والدین کی اور
 نشان ہیں اس میں شرف و نہیں تو ہم کہ کیا بنا ہے اس میں اس کے

شریفاً انزل ذال فیہم یہوہن الملیحۃ کما یوقی الانسان
فلو فیہم لایقہ یترشح من المہاکات الی الملاء السافل
ومنہم من الاقویاء من یزادہم غلبۃ کل ما خابہ لذل
اشد وجا اتصال یستدعی ظہور نسبہ بظاہر اہم
فیہم ینزل ہذا الشرف الارض فیہم من حفظ الناس
او من بین بطون الاراق وحیدل علی غی نہ تشریفاً
ولن کان علی القلما فی نفس الامر وکن یقہنذا الک مشبہ
فتتقاد لہا خیالات ہی اذہم فیہم عن علی شریف شریفاً
وتعظیہ من جہۃ الشرفہ واذا کان ہذا الانسان مز
احل الصلاح فرما علی نے بعض منامات نہ شریف
مصطفیٰ بنفسہ بن اللہ وکل من حفظ الامر الاول
انہ لیس بشر یفعل کم یفعل منہ قولہ بل احاطہ بالکل
للملاء السافل وکان کالذی یسبب الشرف بانہ لیس
بشر یفعل وہذا اکلہ فی الخارج شیعہ وحتال لتلو نفسہ
بلون النباہۃ النسبۃ وکل ماہ غسیفۃ فی الخناہ
نسب تستقل الیہا الی امام فی الدین او ملک فی الدنیا
فیہم ہذا الانسان اذہم الوقت ویصیر الامر کانہ
حیر وشیعہ وقس علیہ امانۃ الشرف فیہم اللہ
نقریباً کما یسبب لہا شرف ہذا الانسان ویفعل
من نفسہ لون النباہۃ النسبۃ ویحکم الناس علیہ
لیس بشر یفعل وکتابہ دالک فی للملاء السافل وکل
من قال انہ شریف انکر ہذا کالذی نسب غلظ الشرف
الی الشرف ولیس معصوداً انہ احکم النفیضان
من فیل انہ تشریف من وجہ لیس بشر یفعل من وجہ
اذا لیس ہذا امن النفاقض فی شیعہ بل ہذا لک حضرت

پہر اس میں شرف یہ سے بڑھتے جاتے ہیں جیسا تشریف کرتا ہے انسان
اپنے بچہ کو پہرہ بڑا ہو جانا ہے ایسا کہ اس سے تشریف ہوتی ہیں اب
طرف لاسافل کے اور انہیں مجاہد اس سے انو ابی ادم کے سوا
کا ملک کے جو حیوان چیتا ہے انسان اپنی جوانی کو اور آقا کو و تھلا
جو مستعدی ہو اسکے ظہور نسبت اور بنا بت مرکا تو نزول کرتا ہے یہ
زمین میں تو جتنے ہی حفاظت سے لوگوں کے یا بطون اور راقی کو
کوئی وجہ کہ ولایت کرے اس کے شریف ہونی پر اگرچہ وہ فی نفس الامر
لیکن واقع ہوتی ہے وہاں شہادت کی بات بنی آدم کے متقاد ہو
ہیں اور ہر جمع ہوتے ہیں کہ اس کو شریف کہیں اور جہت شریف
اسکی تعظیم کریں اور جہت ہوتا ہے یہ انسان بل صلاح میں سے
اکثر اوقات دیکھتا ہے خواب میں کہ وہ شریف ہے تو اس کو اطمینان
ہے اسے اس کے حفاظت کے امر اول نے اور ذکر کیا گیا کہ وہ شریف
نہیں اس کے قول کا اعتبار نہیں ہوتا اور اس کو اٹھ کر تازی و کار
لما سافل کا اور پڑتا ہے ایسا جیسے شریف نہیں ہے اور یہ باتیں خارج
میں ایک ایک بدین اور مثال ہیں دھلو تلو فی اس کے نفس کے کون
نسب کے اور واسطے ہر بنا بت نسبیہ کے خارج میں نسب کہ مستند ہوتا ہے
اسکی طرف یا یہ کہ امام ہو دین میں یا بادشاہ ہو دنیا میں پس تعین
ہوتی ہے بہتہا و مقتضای وقت اور ہو جاتا ہے امر گویا سرور و تعالیٰ
نہیں اور قیاس کے اسے شرف جاتے رہے کہ امر الخجندہ کرتا ہے
تقریباً عجیبہ کہ اس کے سبب کہول جاتے ہیں اس انسان کا شرف دیگر جاتا
ہے اس کے نفس میں لون بنا بت نسبیہ کا اور سبب لگ اسے جتے ہو جاتے ہیں
کہ وہ شریف نہیں اور کچھ جاتے ہو جاتے بات لاسافل میں اور جو کوئی اس کو
تشریف کہتا ہے منکر ہوتے ہیں اس کو گویا اسے غیر شریف کو شرف کی طرف
منسوب کیا ہوا مقتضی اس کے نہیں کہتا ع نقضیں اسے قبل اس کے کہ
وہ شریف اور ایک ہر شریف نہیں اسے کہتا نقض لشی نہیں بلکہ

حضرت فیہا انہ صریح من کل وجہ و حضرت فیہا انہ
 اللہ صریح من کل وجہ و حضرت فیہا انہ
 الحسرات و من ہذا الباب ان خلافة الخلیفۃ العالی
 خلافت فی حضرت و ولایت خلافت فی حضرت و من ہذا
 الباب تقارب الزمان اخافیت الفیامۃ فیکون
 السنۃ کالشہر والشہر کالجہۃ کالجہۃ کالدوم و خلا
 لا تعقلا کصورۃ الفناء و العمل فی الملاء الخلیفۃ
 لون ذلک فی التاویس و فیض الیہم انہ امتدادہ
 لیس ہذا امتداد و محفل النفا یشتد فلا یقلد انما
 ان یصنع فی یوم ما کان یصنعہ من قبل فی یوم
 و ذلک لئلا یتبدل السنۃ لمفاض من الملاء الا بحدیث
 تاویس و ہذا الانسان فی خلق جلد من جلد و بن جلد
 و لیس یزلی لو کان ہذا الجسد موضوع فی الارض
 و لاجتماع النقصان صورۃ لا یحیط بہا کل منہ
 فی ہذا الساعۃ واللہ اعلم **مشہد اخ**
 اسرار من المبدأ والمعاد فمن اسرار المعاد سر اللباس
 اهل الجہنم سراسل من فطران والباس اهل الجہۃ
 السلسل و الحریر و غبار من اللبسۃ الفاخر و گدا
 سر سواد و جہ اهل النار بضارۃ اهل الجہۃ و بافت
 کل فاذا کل و بیان خلق بتوفیق علی مقد منہا آتھا
 ان بن النفس اعطی اللہ ہا الحسن و الحبوۃ فی الا
 و جہ و جہایوت و بن البدن انما کما الکیل لا سبھا
 فی لکریۃ آدم من ینادر الی فہمہ ان الدرد و
 البدن و انہا حبوۃ و انہا فی البدن کالنار فی فہم
 ولہذا الامزاج الاثنیۃ یمثلہ اوصاف النفس

اور گاہ میں میں گاہ میں ہر دو سے شریف ہر دو سے ہر دو سے
 شریف ہر دو سے شریف ہر دو سے شریف ہر دو سے
 چھ خلافت قلیفۃ ظالم کی گاہ میں خلافت ہے اور دوسری میں خلا
 نہیں ہے اور اسی باب سے ہے تقدیر بنامہ کا حقیقت قیامت تریس ہوگی کہ
 ایک ہر بن ہر ایک جیسے کے اور ہوگا ایک جینا مانند ایک جمع کے
 اور ہوگا ایک جمع مانند ایک دوسرے کے اور ہر ہوگا دوسرے کے
 صورت نما اور عدم کے ملائین میں تو افاض ہوگا اسکا لون عالم
 تاویس میں پس اس کے خیال میں آئیگا کہ امتداد ہے ازمان امتدا
 ہوگا اور تیا سون میں خلل آجائیگا کوئی انسان قادر نہیں ہوگا
 کہ ایک دن میں نہ کام کرے جو پہلے ایک روز میں کر لیتا تھا اور
 یہ امر ہوگا بسبب تاثیر اس کے کہ جو فاضل ہو اسے ملائے ہوئے ہوگا
 وہم انسان کے نفس میں اس کے پائے اوس درخت سے جو دیوان
 و دیوار دیکھے ہو اگر ہی تنہ درخت میں پر کہا ہوتا تو ہر گز نفس
 نہ ہوتی اس کے پاؤں کو اور واسطے چلنے قیض کے بہت صورتیں میں آتا
 کلام اد کو احاطہ نہیں کر سکتا سو وقت واسطہ شہد آخر
 افاض ہوئے جہیز ملکہ مبداء اور معاد کے معاویہ کے اسرار میں سے ہے
 پہنا نا اہل جہنم کو سراسل قطران کے اور اہل جنت کو پہنا نا سندس
 حریر کا اور اس کے سوا اور لباس فاخر کا اور سطر اہل جہنم کے کتہ سیاہ
 ہونے اور اہل جنت کے تر و تازہ ہوا و سوا اس کے ایسی ہی تشکیل جو ہتے
 بیان کین اور اسکا بیان دقت موثر موتوف ہے ایک ان میں سے
 یہ ہے کہ نفس کے دیوان جس میں آدہ شے ہے جس شخص جانتا
 انسان میں در جسکے نکلنے سے مر جاتا ہے اور بد کے دیوان بڑا
 مضبوط تر ہے خصوصاً بنی آدم میں جسکی فہمیں متبادرتا ہر گز روح
 ایک صفت بدنگا اور وہی حیات پر یا یہ کہ روح بدین ایسی جسکے کل
 میں کل سوا اس استخراج کے دوسرے متعلق ہوتے ہیں و صافی نفس کے

بصورت اوصاف البدن فی المناکات و ثانیہ ما ان
بعض الحشرات فی عالم الناسوت یقتل بعض
بعض بصورت شہدیکتہ بھائی عالم الخیال المقتدر کفایت
سیدنا داؤد علیہ السلام و اتمثلت له الملائکۃ
مقنا صغیرین فی النعاج حد و معاملتہ مع بعض الناس
فی الارواح و بعد تمہید المقدمات نقول صہبہم انک
علی نفوسہم ہوالذی یصدر سربیل من قطران و شہد
فی الوجه بسبب ثانی الغشۃ الالہیۃ و صبغ الایمان
عظمتہم ہوالذی یصدر من سائر اعضاء فی
الوجه بسبب عذایۃ اللہ بہم راہبہم کذاک رؤیۃ
روحانیۃ و من اسرار الملبسۃ ان راہبۃ الوجہ الملبسۃ
ملاشی فی الحق من جہتین جہت صدر و ذہن من النہ
الالہیۃ و جہت ظہر و قعر اللہ فیہ جہت احاطۃ جامعۃ
فمن نطق بان الوجہ د الملبسۃ فی اللہ فہو امض
لکن النظر الدقیق یحکم ان الذات الواجبة صدر
منہا الشیون مہما فی المبدأ الاول ثم صدر الوجہ
الملبسۃ و ہوالفعلیۃ و الخارجیہ فظہر ہذاک فی
الخارج شأن بعد شأن علی الترتیب للکون مصلح
آخر فاض علی اسرارہ جہت فی طریق ظہر و لاک
اعلم ان الکرامات لا تنبعث الا من فوق فی النفس
الناطقۃ فاذا عدلت من الملاء الا علی طاعتہم جہا
بالقوة العازمۃ من الشخص الا کبر صارت بمنزلة
الاستقصان بالنسبۃ الی تلك العازمۃ فتقلب القلب
المطلوبۃ ہذاک عز ما تأملہ و لایا ہذاک حقائق
احد ہا حد یكون ہذاک احدی خطرة و احدی ذ

بصورت اوصاف بدن پنج سوئے کے اور روحان و دون
مقدموں سے یہ ہے کہ بعض حضرات عالم ناسوت میں متحمل
ہوتی ہیں یعنی بصورت ایک شے کے مانند متحمل اوئے عالم خیال
مفید میں جیسے سیدنا داؤد علیہ السلام کا انجیل پر ہونا و کہ
مقنا صغیرین کا بیچ بھڑو کے مقابلہ اوئے معاملہ کے ہفتہ آدمیوں
از و اج میں اور بعد تمہید دون مقدموں کے ہم کہتے ہیں کہ کفر
رنگ کافروں کے نفوس پر وہی سر اول نظر ان ہو جائیگا
اور سبھی سبب لعنت الہی کے اور ایمان کے رنگ اہل جنت
و وہی سندس ہیں اور ترو تازی انکے چہروں کی بسببیت
آہی کے ہوگی مینے یہ دیکھا ریو روحانین اور اسرار مبداء
یہ ہے کہ مینے دیکھا جو دنیست کو متلاشی حق میں جہت
ایک جہت اوکی صادر ہوئی ذات الہی سے اور ایک جہت
او میں ظہور علی الہی کی الہی جہت کہ سب جامع کا احاطہ کر لیا ہو
تو جو ناطق ہو اس بات کہ جو دنیست وہ اللہ ہے تو ہی اوکی
نظرت کاہ ہے لیکن نظر دقیق حکم کرتی ہے کہ ذات جسے صادر
ہوئے شیون ساتھ اوش کے جو مبداء اول میں ہر مبداء ہوا
جو دنیست اور دنیست اور خارج ہر مبداء ہوا
ایک شان کے بعد شان او پر اس ترتیب جو کمون حق
مشہد آخر مجہر اسرار عجیب افاضہ ہوئی ظہور کرامات کے
طریق میں جانا چاہیے کہ کرامات نہیں برانجیتہ ہوتی مگر اس
قوت جو نفس ناطقہ میں پس جہت سازگار ہوتی ہے لا اعلی
او کو درجہ ہر مبداء قوت عازمہ کے شخص اگر ہے تو جاتی
ہے بمنزلہ استحقان کے نسبت کرنے طرف اس عازمہ کو تنقلب
ہو جاتی ہے صورت مطلوبہ ان غم مضبوط اولیا کے بیان حدین
ہیں ان و میں سے ایک حد اوئے خطرہ اور ادنی

استحسان سے متصل ساتھ عائدہ کے اور دوسری بیان ہے
تو یہ شیعہ ہے صلیب نفس سے کہ وہ شیعہ نفس پر اوقات کثیرین
اور میان دونوں طرفوں کے مراتب کثیرہ ہیں اور اوقات و
احوال اسباب کے واسطے خواص ہیں ہر اولیا امین قسمین
ایک وہ ہیں کہ انکی ہمت نفس اور انکے نزدیک تشل ہو اور وہ کہ
ہیں کہ آثار اور اس کے ہمارے ہجو ہیں اور ایک وہ ہیں کہ ہمت تشل
ہوئی ہے بلکہ محصل ہوتی ہے خاطر یا خیال میں یا لفظ میں تو وہ
نہیں پائی اس کے واسطے توجہ اور بایل ہوتی ہے کسی وقت
ساتھ تدبیر حق کے اور اسکی حرکت تو صادر ہوتی ہیں ان سے
آثار اور اول قسم کے کثیر ہیں ہندو خیر انسان اور اکثر قرب
اور دوسری قسم کے ہیں مجاہد و مجاہد اور اس کے نواحی میں پرتو
کے واسطے وقت ہیں ان میں سے وہ ہے کہ حسین ارادہ صرف ہو کہ
اسکو قہر میں نہولید جائیائے مخالفت بجا سنت اس کا جمع حضور
میں کیونکہ جب نظر و آئینہ کے دل میں متبعا کا یا مخالف عادت
اس کا تو قلب کس جاتا ہے جیسے حیال کے آجانی سے اور شریعت ہر سو اور
یہ سرور علیہ السلام کی اول قہر کا واسطے اور کچھ جہت طلب تمام
تیسری مرتبہ در انوار حق کی کیا تاکہ یا رسول اللہ صبری کے ذراع
دوبی ہو ہیں اپنے فرمایا تھا اگر تم خاموش رہو تو ذراع کو قطع ہوتے
لاکڑی جنگ خاموش رہی اور ان میں سے وہ کہ حسین مخالفت ہستیا
اور انکار قوم سخت نہ ہو نہایت میں جیسے تم دیکھتے ہو فتنہ کونین
اور پہلو انوکھ اور ان کیوں میں ان قرآن کچھ پرتو لیا کی نسبت ہو میں طیف
ہیں ایک طبع کچھ میں دیر نیست ہوتا ہی الباقی حق اور یہ کہ ارادہ
نظام خیر کا فتح کرتا ہو اسکی ہمت میں دوامی اور یقیناً ہر یا تو وہ
حادث سبب اسکی فضا کی جیسا قصہ خضر علیہ السلام کا اور یا تو ہر
مستمر ہو یا ارادہ اس کی کیا تھیں ان کی ساقی بخت

استحسان متصل فی العاقبة فیما بعد یحییٰ حالہ
الحیۃ القیۃ المبتعثۃ من صلیب النفس المستقرۃ علی
النفس فی اقامۃ کثیرۃ فی المتصلۃ بہا و بین الحکم
مراتب کثیرۃ والادوات والاحوال والاسباب غیر
شراک و لیا فی خالق علی قسمین منهم من رکن ہست
النفس متمثلۃ عندہ ویدعی الآثار بعد منہ لہم
من لہم ہست خلیۃ مقلدہ بل مضیہ فی خالہا و
خیال او لفظ فلا یجد لہ لک بالآ وصادق فی وقت
بعض بیولحی و رحمہ بہ فبعد منہ الآثار والاول
اکثر فی الہند وخراسان وایلیہا و الثانی کمند فی
والہن وایلیہا وخراسان وایلیہا و الثانی کمند فی
الارادۃ الصغیرۃ من خلیۃ حجة استبعاد و فی الفتنۃ
اللہ الخیر فی القصر فاذا اخطی فی قلبہ خاطر استیعاب
او فی الفتنۃ سنہ اللہ انکس کما فی عندہ و عندہ لہ
والجلی و ہذا اس قول علیہ السلام علیہ وسلم لا یزاد
المطلب منہ لانی راعی لذلک الثالثہ فقال یا رسول اللہ
انما الشاہد را عان اما نیک لو سکت لانا لعلی خرا عا
فل راعا لک و منہا ما لاتزید فی الخلفۃ والصدق
وانکال لقم الام الاشدۃ فی العزیمۃ کما تری عند المناقب
ومعانۃ الابطال و محاربتہ القرآن و لیا فی العاقبۃ
اللہ عیۃ علی طبقین منهم من یكون اللہ عیۃ و فی
من الہام الحی بعالی و ذلک ان ارادۃ نظام الخیر
منہ فی ہمدہ و داعی ذلک اما ان یكون داعیۃ حادثۃ
لا سماء فیظیرہا قصۃ خضر اکان یكون داعیۃ
مستقرۃ کاردۃ اقامۃ الامۃ العو العبادۃ سعۃ سید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما مسبق لالتلال
 من جهة من شراجه متصلة بقلبه المقدس فيصير الالة
 لا فاعيل خاصة واوضاع عجيبة بحسب اقتضاء المقام
 والوقت وهذا الطبقة العليا المختصة بالكمال المطلق
 فيصيروا شرافا واسما في رتبة عام وتكون بطعام وشراب
 بحسب المتقتضيات والمحللات ساجدة وقس
 على ذلك شراجه العلم منبجسة من الناموس المنعقد
 في اللام الاحاطة بالخبر اهل الارض في متصل
 بقلبه المقدس داخل الان يتصور وجوده بحسب
 الاوضاع والاضاع وحيات النفس فيخرج بصورة
 المنعقد في الوجود مع وتمثل الملك اخرون وافاضة بركة
 في الروية تارة ومنا في الخوف وتمام من يكون الالهية
 السقلبية في الباعثة به فكذلك من مقامات الكمال
 اللهم الا غا ملية الجا معية واليه الاشارة في مقالهم
 المشهور ان العارف لا يحزن له نيران الولي اذا بلغ
 هذا المبلغ من القوة العان من خلع عليه خلعة القطبية
 في مشهد سويلاه القلب من الشخص الكبر في صار
 لان خا للناس وانا لهم واما مع انتم لهم وتنت انت
 وجوب تفر من شخص بهذا الامر بل ربما يصل اليه
 انما وثلاثة وفوق ذلك ابصار والحضرة مع كل واحد كانه
 المتفرد به مثل حلك مثل الانسان كل فرد من البشر
 و من عليم مزاجه وان كانوا الوفا ومن رعم
 الاله وبعده عن هذا الانفراد الذي ذكر في مجله
 على ماحول والحمد لله الذي سقاى كاسا دها فاد

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گوشہ کے ہر سترہ ہے ہمیشہ
 کوئی گوشہ اسکے گوشہ زمین سے متصل ہے اور نکلے قلب مقدس
 پس آتا ہے ارادہ فعلی خاص اور اوضاع ہر سترہ کا موافق
 اقتضات وقت اور مقام کے اور یہ طبقہ علیا ہے جس کا تہ کمال
 مطلق کے پس آتا ہے شراف درجہ اولیت و عا اور زیادتی طعام
 و آب و آبی متقتضیات اور محلات کے اس ساعت کے اور اس پر
 قیاس کے چشمہ علم کا جاری ناموس سے جو منعقد ہے ملا اعلیٰ من
 خیر کا ارادہ اہل زمین سے پس متصل کئے قلب مقدس سے
 ہمیشہ لیکن اسکے صوتمین متفرق ہیں بحسب اوقات اوضاع کے
 اور ہر بیت نفس کے کہی خارج ہوتا ہے بصورت لغت فی الوجود
 کے اور کہی متصل ہوتا ہے رشتہ اور کہی خواب میں افاضہ
 برکت کا اور کہی قیام میں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ دینیہ
 مستحلیہ باعث ہوتا ہے اذین اور یہ مقامات کمالین سے
 نہیں ہے الہی یون کہا جائے کہ واسطہ تمام کرنے سے حاجت
 اور اس کی طرف اشارہ ہے اور کو اس قول مشہور من کران العارف
 لا یتم لبہر جہت لی پہنچا کر مبلغ کو تو تار کے کہ تو پہنچا جاتا اسکو
 قطبیت کے شہان سید اقلب کے شخص اگر کھڑے تب ہو جاتا کردہ
 لوگوں کے واسطے چاہ کے جاؤ اور لوگوں کا مرجع اور جامع ان کے تفرق کا
 اور سرتی احوال میں نہیں ہر وجہ ہا و اس کی شخص کے ہر یک بلکہ اگر کافر
 ہو کر کردہ اذین تفرق و مثال اسکے ایسی جیسے انسان کہ ہر فرد بشر تفرق
 کر کے اذین تفرق و مثال کی لہی ہے جیسے انسان کہ ہر فرد بشر تفرق
 انسان ہونہیں بغیر مزاجت اگرچہ بین ہر اذن اور جس شخص کے کمال
 تفرق اس نہ کہ ایک شہا کیا طرف ہر غیر اسکے جوینے بیان کیا کر
 یادہ مید بخلا اہل لغز اذین اور اسکو حل کیا غیر اسکے محل کے اور
 الحمد للہ ان سب مقاموں سے جوینے بیان کن میں مخلو عام لہر پلا یا ہے

یہ تمام مقامات کمال ہیں اور ان کے واسطے ہر ایک شخص کو پہنچنا ہوتا ہے

من كل هذه الملاحظات التي اشرت اليها في المباحث

آخر يتفق الملام وأما الذين فاعلموا من الله تعالى

هذا هو شقيق من نظام الخبز الحافى كالجارية الا تمام

مراد که در مابست ان دلائل الهیة استقلی علی باره السی

وذهب أموالهم وسلبوا ثيابهم وأظهروا في بلدنا

سعی فی الامر و ابطال سعی فی الاسرار و تعیاد بالک
و فی سائر اعمال و نوازل و احوال و غرض از کشف و بیان

صورة هذا الغضب تتماثل في الماء الا ان شدة الغضب

الى فرايقه غصبانا من جهة نعت من تلك الحضرة فنفقه

لا من جهة أرجع إلى هذا العالم وأنا سأعيتني في جم

غفيل من انسان منهم الروم منهم الا زابكة ومنهم

العرب بعضهم ركان الابل وبعضهم فرسان و

بعضهم مناة على اقل منهم وافرب ما رايته سبها

بمحوه الحجاج يوم عرفه ورايتهم غضبا غضبا

وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْلَعُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَهُوَ كَافِرٌ يَكْفُرُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

عِصْبِهِمْ جُتِلُوا يُتَقَاتِلُونَ بَيْنَهُمْ وَيُضْمِرُونَ وَحْيَ اللَّهِ

فقتل منهم كثيرًا وانكسرت أسوارهم وابلهم وشفاهم

ثُمَّ انْزِلْنَا فِيهَا نَارًا مِّنَ السَّمَاءِ فَفَتَكْنَا بِهَا أَشْجَارَهُمْ أَكْثَارًا

في ذلك وقتنا بلقاء بعد بلقاء حتى وصلنا إلى

وَقَتْلَانَا هَذَا لَكَ الْكَفَارَةُ اسْتَخْصَصْنَا هَاهُنَا مِنْهُمْ وَسَبِينًا مَلَكًا
لَكَ أَنْ تَخْرُجَ أَسِيرًا كَمَا رَأَى شَرِيحُهُ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي

نفس من المصطفى (ص) واما قوله الا سلاما في انشاء ذلك

من جهة قطبتن به القوام وصرع و ذبحه اسكن

فلما رأيتُ الدم فخرج من اوداجه متدفقا قلت

مشهدا شریعتی که با خواستین که قیام الزمان چون این

میں نے ان کو اس لئے نے جب یاد کیا کہ اس کی کا تمام خیر سے

تو بھوک کیا نہ سہا سہا کہ وسطی آتام اپنی مہاوکی اور بے دیکھا کہ کانو کا

بادشاہ غالب کیا مسئلہ فرمائیے تھیں پیراۓ راہ کا مال بٹ لیا اور اس کے

ذیاتِ معلوم بنالیا اود تہر اجمیرین تعارف کا ہے اور سب سے

۴۴ خطی از کتب درجہ اولیہ و عربیہ مضامین

من قہر مغضاک و السبقت مونکہ اُس کا گھر میرے منظر

یعنی نہ اس جہت کہ جو جہوج و طرف اس عالم کے اور میں اوس

ساعت کو گونجے جم غفیر میں ہوں کہ کہ نہیں موم اور اذہب اور عرب

سب میں بعضے اوتھو پڑو اور کچھ گھوڑوں پر اور

بعض پر یادہ میں اور قریب کے جوئے دیکھا مشابہ کے میں سر

غضبناک ہونے سے اور بچے کہتے ہیں کہ کیا حکم ہے اللہ کا

اُس وقت یہ کہا ہر لحاظ میں دور کر سکا اہول نے کہا

تو کہ جس وقت کہ فرنگی انرا دیکھ کر منہ نہ توڑا

اور میں سے بہت اور اس کے بہت اور ٹوٹے بھر

مین بڑا لگے ایک شہر کے طرف جو اسکے پیچھے تھا اور اس کے

لوگوں کو قتل کیا اور ادھنوں پر دھڑکی اور ٹانجا بھاری

میری اس امر میں اور اسے طرح خراب کیا ہے ایک قسم کے

لجہ ایک ہر بہانہ تم پر جو اچھے زبان کا روضہ کیا اور اس کا

[illegible]

یہ لکھنے سے پہلے اس کا دلچسپ کہنا تو یہاں اس کے لوگوں نے اور اگر ادا اس کا

فرو فرمود ای پسر هر چه میماند کنون اهل باج و مالی گوئی بنده کسای

100

خلی لا یراد۔ بلکہ النشأة نفاذ اجزاء وقت ظهور افراد
 تلك النشأة صاحب ظهور الافراد بتفصیل ہوا
 ظاہر و منہ جب متعلق بظہور فرد من نشأة یکن
 فرداً مقشخصاً فی المثال و فرداً منتشر بعد قی علی
 کثران علی سبیل البدل فی الناس و مت بان یكون القاهر
 فی ذلك المركز شخص من بعد شخص آخر و علم جواثر
 الحب المتعلق بظهور فرد بهذا المعنى اما ان بقصد
 بظهور رتبہ بدلی متعلق بتلك النشأة او لا و كذلك
 ان انعلق الحب بظهور نشأة کلیة شر انفس خلت
 الحب عند ظهور حالی افراد و اشخاص فاما ان ینفس
 بقصد ظهور رتبہ بدلی اولاً یكون المقصود الانفس
 و حیث ان النوع من الجمال شاهدنا ذلك و شاهدنا
 ان النشأة الانسانية لیست تابعة للنشأة الحيوانية
 فخصاً بل بان انما احب خاص ظهور اول الامر و كذلك
 النشأة الحيوانية لیست تابعة للنشأة الناصية
 و شاهدنا ان الحب المتعلق بظهور فرد اذا كان فی
 اول الامر یكون حل المبدأ فرداً جامعاً لجمیع النشأة
 الالهية و الكونية فان كان قصده تدبیر انشاء فهو
 الفرد المصمم كالحقیقة النبوية التي كانت متمثلة فی
 علم المثال و هو المصمم بالاصالة و انزال فی عالم
 الناس و یظهر له امثال بعد مثال حی و جد
 سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فکند به احکام تلك
 المراتبة و انما یقصد به تدبیر نشأة بل انما یقصد نفس
 تحقیق هذه الوجهة من الکمال فهو الفرد الذی یلین
 بنیم و اذا انعلق الحب بظهور نشأة کلیة تروا حاله

بہر جب با دولت ظهور افراد اس نشا کا ہوئی حسب ہوا افراد ہی
 تفصیل و نسبت باز ظاہر اور اوس سے حبی ملا کہ کئی کئی ہوں
 فرد و اس نشا کو کہو کہ شخص فی مثال و را کہ فی منتشر کہ ہوا
 آدمی کثیرین بریکہ سبیل البدل عالم ناسوت میں ساتھ اس طرح کہ
 کہو کہو قائم اوس گزین ایک شخص بہر بعد اوس کے دوسر شخص
 او اس طرح اور بہر جب متعلق ظہور فرد کے ساتھ اس معنی کے
 یا بہر کہ قصد کیا جاوے اوس تدبیر آدمی کا جو متعلق ہوتا ہوا
 نشا کے اول اور مانند اس کے حب متعلق ہو کہ حب ساتھ ظہور نشا کلیہ
 بہر نفس ہوئی حسب اپنے ظہور کے وقت طرف افراد اور اشخاص کے
 بہر یا یہ کہ منفس ہو کہ ساتھ قصد ظہور تدبیر الہی کے یا جو مقصد
 مگر نفس جو اس نوع کمال کو یہ ہمنے مشاہدہ کیا اور ہمنے
 مشاہدہ کیا نشا انسانیہ تابع نہیں نشا حیوانیہ کے فقط بلکہ اس کے
 مقابل حسب خاص ہر اول امر میں ظاہر ہوئی اور بہر طرح نشا
 حیوانیہ تابع نہیں ظہور الہی کے اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ حب متعلق ظہور
 فرد کے حسب ہر اول امر میں ہوگی بہر مراد فرد جامع جمیع نشات
 الہیہ کے اور کو نہ کے پس اگر ہے اوس سے قصد
 تدبیر نشا کا تو وہ فرد ہی ہے مانہ حقیقت نبویہ
 جو شتمثل تھے عالم مثال میں اور وہ ہی نبی بالاصالة
 ہے اور ہمیشہ عالم ناسوت میں اوس کے مثال ظاہر
 ہوتی ہے ایک بعد دوسرے کے یہاں تک باقی
 گئے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پور ہو گئے
 اوس سے احکام اوس مرتبہ کے اور اگر قصد کی
 جاوے تدبیر نشا کی بلکہ قصد کیا جاوے نفس
 تحقیق اس وجہ کمال سے تو وہ فرد ایسی ہی کی نبی نہیں
 اور جو وقت متعلق ہوئی حسب ظہور نشا کلیہ کے بہر جب آیا

وقعت ظهور و فرادہ تعلق الحب ثانیاً بظہور منہ
 فان كان قصد به حیثین ثم بدلتا فہی من
 الانبیاء و لیس بالفرد الحاضر وان لم یقصد به حیثین
 ذلک بل یخص ظہور کالات تغلب فیہا القوی العظی
 علی القوی الکونیۃ فہی الولی الفانی الباقی و رہا لا یطو
 الحب فی اول الامر ولا عند ظہور افراد المنشأۃ
 الکلیۃ بظہور فرد بل انما یتعلق عند ظہور افراد
 فی التأسس و حیثین ان کان قصیدۃ تد یرید ہل تھو
 وارضا الانبیاء و غیر ذلک فہی وارضا الملاء الا
 اولیہ یقصد الا کونہ لا شئاً فقط فہی وارضا الا قلیل
 فھنہ معرفۃ غامضۃ غرض علیہا بواجب لہ شئ
 اعلم ان الفترۃ احکاماً لا توجد لغیر منہا نہ لیس لہ
 مستقر مناول و اسافر مت النقطة الحبیۃ الی ان
 تعود لما منہ سافر مت انما کل منشأۃ مستوح و وسیع
 فیہا اسع من سیر السہم اذ ان من القوس یحق
 یبلغ الی منہا فلا تعلق بینہما شئ من المنشآت
 بخلاف غیر الھم الاکان فی حتمۃ اللسان المنشأۃ
 لما خیرۃ تستمد من المنشأۃ المنقذۃ من روق و قنار
 انہ یرتق الحبۃ الداتیۃ و حقیقۃ النقطة الحبیۃ
 عادۃ الی و منہ ہذا السیر حل و احوال و نشأۃ و
 اما غریب فلیس لہ فی ہذا القسم نصب و منہا نہ
 لا یكون السبب الحقیر لیس الافرء من نشأۃ الی
 منشأۃ الا لمحہ الذاتیۃ تفصیل ذلک ان الفرء
 اذا ورد فی مسقط دے فلا بد ان یلعب رفا الی احکام
 کلہ المنشأۃ فیصل الی ذرۃ منہا ماکو یفصل

وقت ظہور اسکے افراد کا متعلق ہو ہی حب ثانی ظہور فرد کے پس
 اگر قصد کیا جاوے اس سے تد ہر نشاۃ کا نورہ ایک نبی ہو یا
 میں سے اور نہیں نہ و جامع اور جو یہ قصد کیا جائے اس وقت
 بلکہ شخص ظہور کالات کا کہ نہیں غالب ہوں تو لے آئیے لے
 کو نہ ہر نورہ ولی فانی باقی ہے اور بسا اوقات حب متعلق
 امر میں نہیں ہوتے اور نہ وقت ظہور افراد نشاۃ کلیہ کے ساتھ
 ظہور فرد کے بلکہ وہ حب متعلق ہوتی ہے وقت ظہور افراد کے
 بیچ نا سوت کے اور اس وقت اگر اس نے تد ہر ملت کہ تو
 وارث الانبیاء ہے یا اسکے سوا پس ہ وارث لما اھلک ہے یا
 نہ قصد کیا جاوے مگر اسکا ارشد ہونا فقط تو وارث اولیہ ہے
 پس معرفت بہت غامض ہے اسکو خوب غیبی ہے
 پہرہ جان کر فرد کے واسطے احکام ہیں ایسے کہ اسکے لیے ہر فرد
 نہیں ہیں بعض انہیں سے یہ ہے کہ اسکے واسطے کوئی مستقر نہ
 اول سیر حب ہی سفر کیا نقطہ جمیعہ ہے جب تک کہ وہ عود کرے اگر
 اس شے کے جسکے واسطے سفر کیا تھا بیشک ہر نشاۃ کے کو مستوح
 ہے اور یہ اسکی جگہ اسکے تیز تر سیر و جست و خیز کے لیے ہر نشاۃ کے
 پہنچے ہو نہ ہا کو پس اسکر دان میں کوئی شے نہیں متعلق ہوتی تھا
 کہ کوئی نشاۃ سیر بخلاف اسکے جو کہ آئی ہے بات ہر اسکر حلیہ
 ہو کر نشاۃ تاخر ہو جاوے نشاۃ متقدم سیر از رو ضرر دیکھ الی بعض افراد
 سے یہ ہو کہ اسکو تعصیب کی ہی محبت داتیہ اور اسکی حقیقت کے نقطہ
 جمیعہ کو زینو الا طرف اس شے کے جس سے یہ سیر و علما یا حالاً یا نشاۃ
 اور اسکے غیر کے واسطے اس تعصیب نہیں ہے اور بعض اس سے یہ کہ زین
 ہوا حبیبیہ واسطے انتقال فرد کے ایک نشاۃ ہی و دوسرے نشاۃ کی طرف
 مگر محبت داتیہ کی تفصیل ہے کہ تحقیق فرج ہا رہو ہا سیر و زین
 تو ضرر ہی اسکو کہ التفات کر و ایک ماہ اس نشاۃ کو احکام کی طرف پس لے لے

نور محمدی

حاضر ہوا و ظہر منہ فالایظہر من غیباۃ فیض
 بخلاف الاول ان بنفسه تالی الشیء عن نفسہ کالجین
 فیض من بطن امہ و بنفسه عن النشأة الجذیبة
 فالحاج ان النفس تملک النقطة الجذیبة فیہ صقر
 الخ و حین البساطة و تشناق الیہ الشد الاشد انی
 فیہ انہا النفس علی المحبة الذانیة و من خاصیتہا
 ان ینقطع عنہ عروق الذلک النشأة فہی و ینقطع
 نسفہ عن جسد الکثیف الارضی و آحاد ان العکال
 بعدہ عن نسفہ الہویۃ حاد الیہ ذلک الہویۃ
 و النفس و آحاد انقطاع روحہ عالیہ ایضا و
 علم جریحہ فصل النقطة الی حین ہا و موضع لیساق
 و مفر عن ہا و اما قعود غارب النشأة الجسد فی
 الانبیاء ظاہر و اما فی غیبہم فمناصب وراثۃ
 الانبیاء کالجذیۃ و القطبیۃ و خلوی افادہ و کما
 و البورغ الی حقیقۃ کل علم و حال و الجمیع بین صفات
 کل مقام حصل لکل انسان من خلق الخلق و ظہور
 رقایق منہ و نعین کل رقیقۃ بنایا سہا و وفوا انار
 کل رقیقۃ یجہت لا یشغل بشأن عن شان و اما قعود
 غارب النشأة الذمیۃ فہا ان یكون معال
 الوصول علویہم النسم المقیدۃ باجسادہا الی
 التذلی الاعظم الخلق منہ الطبیعۃ الکلیۃ فان
 یكون جازحۃ فاضۃ الصلح الخارجیۃ و الوفاۃ
 المونیۃ وان شئت الحق فلیس للفر د حال و لا مقام
 ولا منصب اغاکل فیہ علہ بلسان رقیقۃ و علہ حال
 لدلی لکھ العالم بامہ لا یفشاہ حال و لا منصب

اور یہی وہاں اور اس کو وہ باتیں ظاہر ہوں جو ہوں
 اس کے سوا سے پہلے اس کے خد رہے کہ یہ نشاۃ کواچی میں سے
 نکال دی جیسے بچانے کے سکھ میں سے نکلتا ہو اور درہو جا کر اس
 نشاۃ پر نہ تو جہت ہو درہو جا سکا تو یاد کا نقطہ حقیقہ
 غرق و غیر بساطت و رشتاتی اسکا نہایت شوق کی لیس بچوں
 اس کے نفس کیو پہلو وہ ہی جہت تیس ہے اور اسکی خاصیت ہے
 کہ اس کو منقطع ہوا لیکن عروق اس نشاۃ کے ہیں و مر جا کر او
 رہا پہلے نہ ہوا کما جسم کثیف الارضی و او جہت ہوا اسکی روح
 انکال نہ ہو ایہ و عود کے اسکی طرف وہ سرکشگی جہت
 بے تعلقی او جہت ہوا و فل ہونے اسکی روح کا تو ہی اسکی
 طرف عود کے اور یہ طرح عود ہوتی چلی جائیں جہت کی لیس
 اپنے خیر کو اور اپنی جان بساطت کو اور اپنی ترارنگہ غرت کو لیکن
 یہی نہایت میں نشاۃ جسد کے پس نبو ثمن کو ظاہر ہے اور لکھ
 سوائیں پس منصب انت انبیاء کے ہیں جیسے مجذبت او قطبیت
 اور ان کے آثار و احکام کا ظہور اور پچھنا حقیقت کو بر عود حال
 اور جمع دربان صفات ہر مقام کے حاصل ہو واسطے ہر نہان کے
 جسے پیدا ہوئی ہے خلقت اور ظاہر ہونا اس کے رقایق کا اور
 متعین ہونا ہر رقیقہ کے اس شے جو اس کے مناسبہ اور نایا
 آثار ہر رقیقہ کی اس حیثیت کو کہ نہ رو کے اسکو ایک سال و دوسرے
 حال ہو اور لیکن یہی نہایت مذی پر نشاۃ نسیم پس اس سے یہ کہ
 اسکو چل علوم نسیمتہ باجمام کی طرف تدلی عظم کے جس سے
 پڑے طبیعت کلیہ و ریرہ کہ جارجہ ہو جاوے افسانہ میں صحت خارجہ
 اور قایع کو نہ کے اور اگر تو چاہی حق بات تو نہیں بدستور دے
 حال و مقام اور منصب حق ہر شے واسطے اس کے ہر سہا بنان نقطہ
 اور ہر حال تدلی کے لیکن عالم تمام نہیں باکھ اسکو حال اور نہ

لغز الاحوال والمناصب فی فعله من الیض ان یصل
کل کلام من اللغز ما یشعر ببقائه بالثبوت بدیات
العالیة والمناصب الشائخة وقد یمتد الی ما یمتد
کلامه وذلک امر ان کنتم لقنا وفیه عشر
ظاہرة بانہ فی کل رقیقہ حکم وانہ خاص لا بد ان
یظہر تلک الآثار منه ولیس لمان یلم نفسه عنہا لا
جبلہ جبلت علیہا رقیقہ قریبہ لحن وحن وها من
العلیٰ الکسبۃ علم الحادیث ویکون الطریق للشیخ
لی مشا الخالص فیہ ذر قریقہ عطاء یتبع من وحن و
من العلویٰ الکسبۃ التصانیف ورائی خاص فی کل
علم یبلغ الی منظر ایا کان سواء کان محققا لا ومنقول
ورقیقہ قریبہ یتبع من وحن وھا الجلال والمحبۃ لب
کل احد وحبہ کل احد من حيث لا یدری ان ورقیقہ
شمسیہ یتبع من وھا الظلمۃ والظہور کل کل معنی
واسعاً وحقاً وحقاً الجہت اللہ تحت الحکم والوحد
ورقیقہ مریخیہ یتبع من وحن وها من کل کمال التاقل
والشدۃ والوسوس وحو لا ھا لکان کل شے مہلہ لا
ضعیف الشیم ورقیقہ مشنویہ یتبع من وحن وھا
قطبیۃ وامامۃ وھذا یتبع وھذا من ثانیہ للناس فیما یترکون
الی ربهم ورقیقہ تحلیہ یتبع من وحن وھا من کل
رقیقہ بقا وواصل ونفخ لدی الازمنۃ وایضاً
تقر الی الطبیعۃ الکلیۃ ورقیقہ من الملاء الاعلیٰ
حن وحن وھا حمة محیطۃ بحمیمہ بالیصلیٰ بید
تجلی نظر اللہ وعصمہ لہ ورقیقہ من الملاء السافل
یتبع من وحن وھا نور یدخل فی بدیہ ورجلیہ وھینیہ

جنابین نیست کہ احوال اور مناصب سے اس کے بنی بنی کاربن
چاہئے یہ کہ کل کیا جاہر کلام فرد کا اوس سے جو خبر دی او کے
قرآن کے تفسیرات عالیہ مناصب بندہ اور ہم آگاہ کہ چکے ہیں
جامع کلام اور طاک امر کے اس کے اگر تو سمجھ دے اور میں
وہ تاقی ظاہر بارزہ میں اور رقیقہ کا اثر و حکم خاص سے
ضروری کہ وہ آمار اوس سے ظاہر ہوں اور میں وہ اسکو کہ
اپنے نفس کو دے ہو سکتے کہ وہ جبلت ہو سکتے ہوئی ہو اور
اس کے ایک قیقہ قریبہ سے مقابل ہے علوم کہ یکے علم حدیث سے
اور برکت طریقیوں منسوب شاخ صوفیہ سے اور ایک رقیقہ
عطار دیر سے وہ مقابل ہے علوم کہ یکے تصانیف سے خاص سے
ہر علم میں کہ او کی نظریاتی آئین کوئی علم ہو مقبول ہو ہو
ہو اور ایک قیقہ زہریہ سے وہ مقابل ہے جمال و محبت کے کہ
وہ ہر ایک کو دوست کہتا ہے اور ہر ایک اسکو دوست کہتا ہے
اس حیثیت سے کہ وہ تو گونستا وحقاً وحقاً سادہ نام خلقت
اللہ تحت میں اس کے حکم وحدانی کی اور ایک قیقہ مریخیہ ہے
کہ اس کے مقابل ہر کمال اصل و ختی دروغ کا اور اگر وہ نہ ہوتا
تو برتے ہوئی خوفی کا وضعیافتہ اور ایک قیقہ شمس
مقابل ہے اس کے قطبیت امت اور ہدایت اور ہونا اس کا
شائبہ للناس جس میں لوگ اللہ کا قرب ہو نڈین اور
ہر ایک قیقہ ہے زحلیہ اس کے مقابل ہے ہر رقیقہ کنی
اور تامل اور نافذ ہونا درازی دما تک اور
نیز خمر و طعن طبیعت کلیہ کے اور ایک قیقہ ہلالیہ
اس کے مقابل ہے بہت محیط بجمع بالیصلیٰ سے کہ وہ قالیک کے
نظر اور اس کے عصمت کا اس کے واسطے اور ایک قیقہ ہلالیہ
وہا بلکہ نور داخل ہونا قانون اور قانون اور نہ نہیں

معلوم ہوتا ہے کہ وہ مقابل ہے قیقہ ہلالیہ سے

و جميع اعضائه و رقيقه من اللؤلؤ الى اللؤلؤ الى
 الى ضياء اللؤلؤ يشع من شعبتان شعبة نور اللؤلؤ
 و شعبة الولاية و بعد ذلك كله جعلت نفسا
 قدسية ترمش على ميثان عين شان و لا باق عليه
 من الاحوال الى الفرح الى النقطة الكلية الا وهو
 خبير بالآل و انما الآتي تفصيل لاجمال او شمس
 نقطة تبار و رقة و ليس صد و الكافات من الفرد
 بعد لعل من غيب فان غيره يصد منه الآثار
 الخوارق بغلبة حالة فيه حيث تحلكت على طبقات
 و جرحه و تسلطت و لم يكن العبد الا في الفرح
 فكل جزء منه مستقل على شاكلته و ذلك انك
 قد علمت ان فيدر قايق كلية جليلة جاءت من
 قبل الاسماء الالهية و قايق جاءت من قبل
 نفوس الافلاک و طبایعها و رقائق جاءت من
 قبل العناصر و رقائق جاءت من قبل تصنف
 الكمال الحاصل له اصنافا فلا يتسلط جزء على
 جزء آخر قط فلا تنزع البهيمة عن مقتضاها
 ابدان بسلط الملكة حلياً و لا تنزع الملكة عن
 مقتضاها ابدان بسلط البهيمة عليها و لا يكون
 مقتضى النفس من الكمال بحيث لا يخال آخون كل
 عنده بمقدار فاذا اظهر منه خارق حاجة فلهذا
 وجهين احدهما ان يكون المدد بالحق و اذ بعينه
 ايصال نعمه و دعوى او دعوى او دفع صدره لذلك
 او اراد تعدد بهم على افعالهم فيهم على يدية
 و منسب هرق الية و هو في الحقيقة كالميت

اور نام اعتقادین اور ایک شیعہ ہے ثانی الہی کا جو متعلق ہیں
 ایکے بندگی طرف اوس کو دیکھتے ہیں ایک شیعہ نور و شمس
 کا اور ایک شیعہ نور لایت کا اور پھر ایکے اوس کا نفس کل نفس
 قدسہ سرشت ہوا ہے کہ نہیں ہو سکے اوسکو کوئی شان کسی
 شان کو اور دوسرے کوئی حال نہیں تا احوال ہو وقت تجربہ
 لفظ کلیہ کے گردہ گاہ ہوتا ہوا اوس کو اوس کی لائے
 تحقیق آواز الاغصیل پر اجمال کے یا نمرہ پر نقطہ کے ساتھ وہ
 اور وہ دوسری کر تائیں نہیں جا دیتی جیسے اس کے سوا کوئی
 اوس اسے نام اور کر تائیں ہوا و ہوتی ہیں غلبہ اوس
 حالت کجی اوسین کجی حکم کرتی ہے وہ حالت اوس کے مطابق
 وجود پر اور سلط ہوتی ہوا و نہیں ہوتی عہد گردہ پر لیکن
 ہر جزائی روح رت مستقل ہوتا ہوا و یہ بات ہوتی ہے کہ تم
 جان چکے ہو کہ اس قاتی کلیہ جلیں کر تائی ہیں اگر ایک طرف
 اور رقائق ہیں کر تائی ہیں نفوس فلاک سوار طبائع افلاک
 اور رقائق ہیں کر تائی ہیں جانب عناصر سوار رقائق ہیں کر
 آویں طرح طرح کے کائنات جو اسے حاصل ہیں تو نہیں سلط ہوتا
 ایک جزو دوسرے پر کبھی تو نہیں ہر مل ہوتی ہیست کبھی ای
 مقتضای ملکیت تسلط سوار و سلطت اپنی مقتضایا مغرور
 ہوتی ہر کبھی ہیست کے تسلط سوار و سلطت کبھی متغیر نہیں ہوتا
 کمال کیو سلط ای ہیست ہو کر دوسری کمال کا اثر کم ہوتا
 بلکہ اوسکو نزدیک شے اپنی مقدار کو تو اوس جو خالق عادت
 ظاہر ہو تو وہ جہن میں لیک ان دو ہیست کہ بدعتی اپنی بندگی
 نصیب ہوا چاہا دنیا کا یا آخرت کا یا ضرر دفع کرنا چاہا دنیا یا آخرت کا
 یا انکوائف ابدال یا غدا بنیا چاہا تو اوس کے تاہر پر جاری ہوتا ہوا
 وہ کی طرف حق عادت منسوب ہوتا ہے و حالیکہ وہ فرد نامزد نہ کرے

فی فیوض الحسین لا یجوز له فی ذلک و تالیفهم ان یقول
 من الفرح الی عقله و حلقه فلهذا ستمه فاذر الی
 شفیقا فیه نفعه و له و لعلنا یسطر فحقة من رواقه
 الی ما یناسب هذ الشیء فظهر خارق عاده فی
 الناس مثلا اراد ان یضی الناس بما سبائی من التوا
 ضیط رقیقه من رواقه و هی القمیة فتتقست
 حلما و القاه الیه هم و اراد شتی یقوم فیسطر فیه
 من رواقه و ط الشمس فیسفر و هلم حوا
 من خواص الفرح فی الحیوة الدنیا انما ینتانی
 لکن یعبد من جمیع اخلاقه و جمیع طبایعه و
 ذلک ان الانسان فی مجری العادة یفعل افعال
 الشیء لئلا اعیة ترجع الی جلب نفع و اذ فم
 ضری یونین فاذا کان العبد قد انشغل فی الملأ
 الاصل حکم من احکام الحق فتشغم منه اشغلی
 النفس و انبثت الداعیة و خدعها خلق من اخلا
 فیرت الافعال و هی فی کل ذلک فان عن ملحد
 باق بملد الحق فلهذا یحفظ عبادة باخلقة و لا
 له طبایع و کل طبیعة فذا و بقاء و محال تو نا من
 رب و افعال مجری منها بقاء هانی الحق و تجلی
 معنویة حاصلة من تولب الکمال بالطبیعة
 البشریة یتجسب ذلک الکی گب کما ان الطبیعة
 الزهر یتجسب الشمیة تقضیه ان یلتن کل حصر
 بالجمال الذی خصه الله تعالی به و یری فی کل
 لذة و حبه انما یدخل الی الله و اخبا باله فیکون
 الحساسة بل انما و لا انشیاء الله یلتن بها کلها السنة

عند ان یلتن بها کلها السنة
 یکره فزوجه و یفری عقله و ملک و دستک طرفه و یکره
 که کسی شیء من سکو نفع یزاد و دوسر کو تو اسکے دقاتی من سے
 کوئی تفریح یا کرم جو مناسب اس کے ہو تو ظاہر جو خالق اود
 لوگوں شغل و امداد کرے جو دقایع انوالے من انگلی لوگوں کو
 خبر کری تو بسط کرے اسکا تفریح جو تفریح ہے تو علم سے ملاتی ہوا
 لوگوں کو وہ علم پہنچا دے یا ارادہ کرے وہ فرد کسی قوم کے تسخیر کا
 تو بسط کرے ایک تفریح دقاتی من سے کہ وہ شمس سے پس خیر کرے او
 اس طرح اودھا تکریم خیال کرے او فرد کے خواہش کے کر وہ زندگی
 دنیا میں بزرگی عبادت کرتا ہے بزرگ بخلق اور جمیع طبایع سے او
 یہ بلہ اسلئے کہ عبادت میں ہر کر انسان افعال شجاعت کرتا ہے
 واسطے ایسے ایسے کے کہ حصول نفع ہو یا دفع ضرر ہو دنیا کا تو
 بندہ جب تیرا ہے تو لا اعلیٰ من جو حکم منعہ ہوتا ہے حق کے
 احکام و اسکا اثر ترشح ہوتا ہے نفس کی طرف تو اٹھتا ہے
 داعیہ و اس کے خدمت کرتا ہے کوئی خلق اس کے اخلاق میں سے
 تو جابھی ہو من فعل او ردہ فرد بالکل فانی ہے اپنی مراد سے
 اسکی مراد میں باقی ہر تو یہ سننے میں اسکی عبادت کی جمیع اخلاق
 او رہا کے واسطے طبایع ہیں اور ہر طبیعے کو واسطے فنا و بقا ہے
 اور ہر طبیعت کو ایک کمال اس کی طرف سے دیا گیا ہے اور افعال
 ہیں جو اس طبیعت سے جاری ہوتے ہیں جب سکو فنا کرے فی حق
 اور تخلیات سنوی ہیں جو ترکیب کمال سے ماہ طبیعت بشریہ
 حاصل ہوتی ہیں موافق اس کو کہ جسے طبیعت ہر ترکیب سے
 متقضی ہر لذت و ہوائی حسن اوں کمال کی جس سے اسکا اوں خواہش
 کیلئے اوں کی ہر لذت و ہر خوشی و ہوائی اسکی اوں دردمند کرے کہ
 پس جانیں کہ اس لذت و ہر شے جس لذت اوں ہوتا ہے

تدکر اللہ تعالیٰ فیحصل لہ حال عجیبہ یستغفر قضا
 ویستغفر حیضاً من الدھر وقس علی ذلک کل طبیعۃ
 وان شئت الخی فعباد تملیہ فی حد جویاضہ
 علی مقنضہ طبیعہ واللہ حافظہ واخلاقہ رجب
 علی فعل فسدبہ عن الفتنہ فی ذلک للیاسیہ البیہ
 اللہ نعالی ومن خوال صد فی البرزخ انہ اذا انتقم
 عن ہذا البدن ہام الی طبیعۃ العالمۃ لئلا تم
 کل موجہ حیوان لانفس الناطقۃ الی بد نہ الا ان
 حیوانہا ہیما نہ تدیر وہیما نہ ہیما نہ عشق فیہن
 یتیم فی جزاء العالم ہیما نہ فی العجز ہیما نہ فی العجز ہیما نہ
 فی الفلک فلک فی المملک ملاک لا مہد وطلوع
 طلوع کسۃ طبیعۃ المطلقۃ حلتا ربما کان
 من ہذا الفرحا تاعجیبۃ واحکام عویۃ فہنہا نہ
 یعلم بالعلم الحسوس انہ القیم بالطبیعۃ الاولی کا
 ان النفس یعلم انہ تاجور ولبس بقایم الالجسد
 ولا یعلم بہن العلم انہ فلان بن فلان بل ربما علم
 بعلم حصولی کا یعلم ان فلانا الاجنبی ابن فلان و
 متھان ہذا الحقیقۃ ربما صار ت معدۃ
 لبعض التذبیہ الکی فبریز بن دنانی بعض
 المواطن ویكون سبباً لا فاضلہ کلک شعر
 ومن بعد ہذا ما تدق صفاتہ واما لہ حظ لہ واجل
تحقیق فی بیان قول السید عید السلامین
 بنسبت قدس سرہ علی مشرب القوم اللہم اجل
 الحجاب الاعظم حیاۃ راجی وروحہ سر حقیقۃ
 وحقیقتہ جامع عو الی بتحقیق الحق الاول انظر

سببہ ربانین وکلی ما دلائلہ کما کے تو حاصل ہوا گو ایک
 عجیبہ حالت کہ اس میں تنفر ہوگا اور سکرمین آجاکہ وقت
 سے اور اسی پر قیاس کیے پر طبیعت کو اور جو تو سچ پوچھو تو سچ
 جانی ہونا ہی اور اند اسکا حافظہ اور جو وقت کس فیل پر نہ کہ
 نہ جاکے تو اسکا سبب اسکی مخالفت میں اس امر میں
 بسبب اس لباس کچھ اسے اند نے پہنایا ہی اور اس فرد
 کے جو ہے علم برزخ میں کہ وہ جب انتقال کئے اس بدن سے
 ہیما نہ کرے کہ یہ طرف طبیعت عامہ کے جو عام ہے ہر موجود کو جیسا
 ہیما نہ نفس لاطقہ کو بدن ہیما نہ نفس لاطقہ کا ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ
 اور اس فرد کا ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ
 اپنی ہمت سے اجزائے عالم میں تو جبر میں مجبوری اور جبر میں شجر
 اور فلک میں فلک ہی اور ملک میں ملک ہی نہیں روکتا ہی
 اسکو ایک طور دوسرے طور سے ہا نہ ہی طبیعت مطلقہ
 اور اس وقت کثرت اوقات اس فرد کے آثار عجیبہ اور احکام
 غریبہ ہوتے ہیں پس ان میں سے یہ کہ جانتا ہی علم حصولی
 سے کہ وہ قیم بالطبیعۃ الاولی ہی جیسا کہ نفس جانتا کہ قائم ہے
 اور وہ قائم نہیں مگر حسد قائم ہے اور اس علم ہی نہیں
 جانتا کہ وہ فلان ابن فلان ہی بلکہ بسا اوقات یہ جانتا ہی
 علم حصولی جیسا کہ جانتا ہی کہ وہ غیبی ابن فلان ہی اور ان میں ہی
 یہ کہ حقیقت کہی ہوتی ہی متحدہ سطحی تدبیر کلی کو پس ہر فرد
 ہی بعض موطن میں اور بسبب ہوتی ہی فاضلہ برکات کا شجر
 ومن بعد ہذا ما تدق صفاتہ عوام کما تملی لہی واجل کو
 نتیجے کے بعد اسکی صفیتیں ظاہر نہیں کی جاتی اور سیرت نزدیک اسکا
 چہا نہ بہت خوب اور چہا نہ تحقیق ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ ہیما نہ
 قدس سرہ کچھ شربہ قیم کو وہ قیل یہ ہی اللہم جل العظم عاۃ

مہمات اپنے اپنے لئے لکھ کر اپنے اپنے مقصدات کا اظہار

وہی دور حقیقت و حقیقتہ جامع عو الی بتحقیق الحق الاول انظر

الروح من سنة من عمر من اقامته العجايب و فقه
ابصار عجيبة و آذ انصاف و قلوب غلبت حجة فيقولوا
بالوحدانية و يتعلموا و يعيدوا احكام الله المتعلقة
بالفعل المولفين و غير ذلك من المعارف الجليلة
و اكل الاولياء من كان على قلب خاتر الدنيا عاصم
الله عليه وسلم في تلك النشآت الثلاث اكن الحقائق
الجزئية المستعدة للحالات المحبة و المحبة و ايضا
لا يتعين الا بعد اختيار الانسان الكلي بحاله فاول
تعينها في الخارج بضاه و يسامات التعيين الروحي
من الحقائق الكلية فلا يظهر من الحقيقة الجدية
الواصل الى الحقائق الجزئية الا بعد تعينها و تكون
الجمعية و يراد عنها و انعقاد الاستعدادات لها
هو انما عن الروح المحمدي ببلون مرتبة العطايا و احوال
و اسرار و جوارحها متعدة فاذ اتجهوا هذا انفقوا
الشقيف قدس سره و يتجه الى ربه تبارك و تعالى
بلسان استعداد اذ ان يجعل من ورثة سيدنا و مولا
محمد صلى الله عليه وسلم بحسب النشآت الثلاث و
الحالات الخاصة بكل منها فبعد عن سواد و اوقات
من الحالات الاسوتية بقول اللهم اجعل الحجاب
الاعظم حقيق روحى اعلم به الروح المنفوخة
في البدن للابرة له للابدات الحس و الكبر و هي في
الافراد الجزئية المستعدة للحالات الجزئية التي
اشترطها باراء الصور الناسوتية في الافراد
الكلية المستعدة للحالات الجمعية و لا يخفى حسن
تشبيه المدد الواصل منه صلى الله عليه وسلم

جب عمر مبارک چالیس برس کے ہوئے کہ گمراہوں کو راہ پر لائے
اور اندھوں کو بینائی اور بہروں کو کان و لون کو ہرست بخشی
کہ انہوں نے وحدانیت الہی کی گواہی دی اور تہذیبیانی
اور حائے امد کے حکم جو تعلقی افعال مکلفین کے تھے اور اسکو سوا
اور معارف جلیلہ اور احوال لاویلا و شخص ہی جو قلب خاتم
الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ان تینوں نشات میں لیکن
حقائق جزئیہ مستعدہ واسطے کمالات محبت و محبت اور ان
دو کے مانند کی نہیں تھیں ہوتی بلکہ جب اختیار کرنے انسان
کلی کے اس کے مقابل میں پس ان تینوں حقائق جزئیہ کا خارج
میں مشابہ اور ہر و شہر تعین حقی کا حقائق کلیہ پس نہیں
ظاہر ہوتی مدحیقت محمدیہ کے جو اصل بہر طرف حقائق جزئیہ
کے مگر وقت اس کے تعین اور جامعیت میں حقیقت محمدیہ کے
اور استعدادات کا یہاں میرا ہی روح محمدیہ سے
تو ہوا مرتبہ عطا یا کا واحد اور اسرار کے وجود کا مستعد جب
یہ بات تہذیب ہولی تو اب ہم کہتے ہیں کہ شیخ قدس سرہ تہاں
درازی کرتا ہے رتبارک و تعالیٰ سے زبان ان استعداد
کے کہ الہد اسکو کہے وارثوں سے سیدنا و مولا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے بحسب نشات ثلاثہ کے اور کمالا مختصہ جو
ایک میں میں پس میرا ہی سوال میرا کہ اس کے کمالا اسوتیہ سے
اس قل کو ساتھ کہ اللهم جعل الحجاب الاعظم حقی روحی کہ مراد
اس روح منفوخ فی البدن ہی ایسی کہ بدن کی مدبر اور اسکی
حس حرکت کے ارادہ کو نیوالی کر اور وہی افراد جزئیہ میں
واسطہ کمالا جزئیہ کے جسکا ہم نے اشارہ کیا ہے بمقابل صورت
ناسوتیہ کچھ افراد کلی کے جو استعداد کمالا جمعیت کے ہر اور کچھ
چہا ہوا نہیں حسن تشبیہ اس مدد کا جو اصل روحی علیہ وسلم

الى روح هذا المستفيد بالحقائق التي هي بحال اولها
 وبعين سوانه من الكالات الروحية بقول
 وروحهم حقيقه وذلك لان الحقائق الجزئية تلتحق
 تشافعا من حيث تتعين الرواح الكلية ولا يخفى
 في التعيين عن الماد الواصل منه صلى الله عليه وسلم
 الى حقيقة هذه المستفيد بالسر الذي يفهم منه
 الحقائق والاصل في الآثار والكالات فتعين
 الاستعدادات مستمرة دائما على خط واحد من
 الحسن والبراعة وعلو سوانه من الله بحسب
 الكالات التي ورثها الحقيقة المحمدية وان لم تظهر
 الا فيما دون تلك المرتبة بقول حقيقة جامع علم
 وفضل لان الاجلية بهذا الوجه تلامذهم ظهور
 دقائق كثيرة باراء النشأة الخاجية كل حقيقة
 اجمال نشأة ومعرفه لاحوالها فالمد والاصل منه
 صلى الله عليه وسلم في هذه المرتبة التي حقيقة
 المستفيد صورة جمع العوالم بهذا المعنى اجعل
 ذلك كله بيقينك والتحقيق جعل الشئ متحققا في
 الخارج والمراد من الفيض المقدس ولا يخفى ما في
 وضع الظاهر مكان المضمون الاشعار بان التحقيق
 صادر منه من جهة كونها حقيقة متحققة بانها حقيقة
 لغيبه واول الاشياء فانه وجود الوجودات
 وما هي الماهيات **تحقيق** للعارف ووصول الى
 الذات ووصول الى الاسماء والتجليات سواء
 قلنا بان الوصول الى الذات علمها وادراكها
 اولا وبابهم خلاف فاذ كان نام كماله المحققين

طرف روح اس مستفيد کے ساتھ حیات کے اسی حیات کہ وہ
 کمال اول جو واد روح کے تعبیر کیا اس نے اس سوال میں
 صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال اور عروج کے ساتھ اس قول کے کہ وہ روح
 حقیقہ اور یہ اس واسطے کہ حقائق جزئیہ بشکلیہ کثر تین
 اس جگہ سے کہ تعین ہوتی ہے ارواح کلیلہ اور پوشیدہ
 نہیں وہ کتب تعبیر مددی پر اسی مدد جو اصل ہوا حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے طرف حقیقت اس مستفید کے ساتھ اس
 سر کے جس سے سمجھا جاتا ہے اور صمدیت و سطو آثار و کالات
 اور تعین استعدادات مستمر و ایم نطو واحد جزئیہ ہر
 اور تعبیر کیا اس سے سوال اسکا میرا اس کی موقوف ان کالات
 کے جسکی واد ہوتی ہے حقیقت محمدیہ اگرچہ نہیں ظاہر ہوتی
 مگر بیچ سوال اس مرتبہ کے جو اسکا قول ہے حقیقت جامع ہر
 عوالم کا اور یہ امر اسلئے ہر کمالیت اس کے کہ لازم ہوتی ہے
 ظهور دقائق کثیرہ کے بحالہ نشأت خارجہ کہ ہر قریہ جمال ہر
 ایک نشاء کا اور اس کے احوال کی معرفت و مدد جو اصل و صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اس مرتبہ میں طرف مستفید کے اس کی صورت
 جمع عوالم ہے ساتھ اس میں کے اصل و ذلک کذا لک تحقیق
 تحقیق گردانائے کا متحقق ہر خارج میں اور اداس سے
 فیض مقدس ہر محقق نہیں وضع مظہر سے مکان مضمین
 کہ اشعار سے اس بات کا کہ تحقیق صادر ہے اس سے
 بسبب اس کے ہونے کے قیاسی متحقق بذات متحقق لغیرہ اور
 اول اشارتیں پیش پیش وہ وجود و الوجودات مابین
 الماہیات ہے تحقیق واسطے عارف کے ہے وصول
 الاسماء والتجليات کے برابر ہر کوہا یہ کہ وصول الذات علم ذات
 اور اسکا ادراک یا نہ اور وہ جو ہم ہوتا ہے اسکی حقائق

ہذا ان موجدی تہی جو دلچسپ و جادوئی امکانات
 لان کل شے ناما تحقیق تحقیق الواجب لہ واما وجد
 بايجاد الواجب الا فبازاء کل شے کمال الواجب
 وافتضاء وھذا الکالات مبداء وھذا
 الاشياء وکنہ حقایقھا کل کمال یقتضی شے
 وکل شے یحتاج الی کمال مخصوصہ کان ہذا الکالات
 و الاشياء امر واحد غیور ہذا من لوازم الوجود
 واعتبار ان لا تلتزم بجزء العلم والقدرة والحیاء
 وکمال معلول الیہ صادرہ منہ وکانہما الواجب فی
 بیانہ ان کل موجدی دنا ماھو معلول الواجب لا
 یکون معلولا لا یکن ان یحقق ولیست حاجۃ
 ہذا المعلولات الیہ تعالیٰ مثل حاجۃ البقاء الی
 البناء بل حاجتھا واصل تفر وھا وجوہھا و تحقیقھا
 و تقومھا مسئلۃ فاما موجودۃ وایچولہا
 و تحقیقہا یاھاھن کتہ وجوہھا و تحقیقھا لا غیر
 وانما منشأ امینا ماھیاک بعضہا من بعض امینا
 بعض الخ لا یجاد و التفتیق والتقوم من بعض
 فھذا الارتباط اقوی من ارتباط الوجود بھذا
 یقتضی حصول الاشياء لھا علما فی علم الاول تعالیٰ
 الاشياء بتلك الاشياء لا یصورھا لکن تسمی فی الواجب
 وھذا علم الواجب لھا وجودھا الامکانی سواء
 فی ذلک المادیات والجزوات الخ انہ لا حاجۃ
 الی توسط الجوہر العقلیۃ المرسمۃ فیھا صلا الاشياء
 الا فی المر وضات لا لا تحقیق لھا الا فی فرض
 الفارص کا ثواب العوال فدل بر کلام حق اللہ بر

و ان موجدی تہی کے ذمہ وجود مکانی کو اسلئے کہ
 شے مستحق ہوتی ہو تحقیق و کمال و پائی جاتی ہو ساتھ ایجاد
 و جبکہ پیش ل شے کے کمال ہو واسطہ و جبکہ افتضاء اور یہ کمالات
 مبداء ہیں ان شے کے صدور کا اور نہیں ان کے حقائق کا تو ہر کمال
 مقتضی ہر شے کا بخصوص و ہر شے محتاج ہر طرف کسی کمال کی
 بخصوصہ گویا یہ کمالات اور شے امر واحد ہیں سواء کہ یہ لوازم
 واجب ہیں اور اعتبارات الکی ذاتیہ بمنزلہ علم کی ہیں اور قدرت
 اور حیات کے اور معلولات ہیں واسطہ اسلئے کہ صادر ہوتی ہیں اس
 اور دوسری چیز نہیں ہی ہو جو تفسیلی ہو بیان میں کیا یہ کہ ہر موجود
 معلول ہے یا کا جو اور جو نہیں ہر معلول نہیں مکن ہر اس کا تحقیق
 اور نہیں ہر حاجت ان معلولات کی طرف البتہ کمال حاجت
 معمار کی طرف مکان کی بلکہ حاجت معلولات کی اور اصل ان کی تفر
 اور جو ہر اور تحقیق اور تقوم کی مستمرہ ہو جب تک موجود ہیں اور
 ایجاد واجب کا جو واسطہ الکی اور تحقیق کرنا اس کا ان کو کہہ کر
 الکی وجود کا اور الکی تحقیق کا نہ کچھ اور جزا نہیں نیست کہ منشأ
 امتیاز ماہیات کا بعض سی بعض کو امتیاز ہو بعضے تمام کجا کا
 اور تحقیق اور تقوم بعض پس یہ ارتباط بہت قوی ہر ارتباط صوری
 انہو محل مقتضی ہر خصوصیات کا واسطہ اپنی فال کی پس جانتا ہر اول
 شے کو ساتھ ان شے کے نہ الکی صورت تسمیہ فی الواجب اور یہ علم
 واجب کا واسطہ الکی ساتھ الکی وجود مکانی کی ہر ہر ہر ہر
 اس میں ماویات اور مجردات پس حق یہ امر ہے کہ کچھ
 حاجت نہیں واسطہ جو اہر غلطیہ تسمیہ فیھا صور الاشياء
 مگر مفروضات میں جو مستحق نہیں ہوتے
 مگر فرض فارض میں جیسے غول کے دانت پس
 غور کر اس کلام کو جیسا حق ہے اسلئے غور کر نیک

مشترک آخر جاننا چاہیے کہ لیتین اور نہرب وصف
کی جاتی ہیں ساتھ حقیقت کی کہ تیرمین کہ ملت تھا و نہرب
اور نالہ نظر کرتا ہی وصف میں ایک ان دونوں کے پیش ہاں کہ حقیقت
اس واقع کی کہ موافق ہو اور اس کے توحی ہو اور نہرب نظر تو
ہے نہ دو یا ایک ظاہر و روشن اور دوسرے دقیق و تاریک
میں معلوم ہو کہ تو ظاہر و روشن تو یہ ہیں اگر کہ یہ ہو کہ حقیقت
مطابق وسط اس کے جس پر عقائد کیا ہے خارج میں شلو کیا جائے
کہ اللہ شکر کرتا ہو اور غصہ نہ تار اور ہر اور ہر میں اور یہ کہا جائے
کہ شکر جسمانی ہو نہ اولیٰ اور یہ یونین ہو اور جو مسئلہ ہو کہ
کہ اس میں حکم و جو بہ حرمت ہو مطابق وسط اس چیز کے کہ شکر عقائد
اور لار اعلیٰ میں شلو کہا جائے کہ نماز فرض ہو اور بیخ لاہ اعلیٰ کے
نازل مثالی اور مضمون اسکی تحمین اس شخص کے کہ تلبس ہو
اس کے اور اسکا ہونا مستلزم ہو انسان کی ترقی کی شکل ہار سے
اس کے دہن آسمین بیچ دنیا اور آخرت کے اور تکفیریت ظلمات کے
نہر سے کہ وہ بیئت ظلمات نہ حاصل ہوئی ہو مستغرق سے
احکام ہمیں ہیں جیسا مستلزم ہو زنجبیل کا گھنا اسخین بن کو
اور دور کرنے بر دوت کو انسان کو یہ نازل ہاں مطابق وسط
علم اسکے فرضیت کے اور جو مسئلہ کہ آسمین توحیت ہو یا خدی
مطابق وسط تو اعدا ملت کے جسے ناز کے پانچ وقت اور کوہ کو
وہ سو ورم اور برس بہر گزنا اور جو اس حیثیت کے کہ ثابت ہو
درمیان اصل اور درمیان اشباح کے وجود تشبیہی مدارک
لار اعلیٰ میں تو یہ وہ ہی اور جو یہ ہے اس اعتبار سے
پس جب ہو ملت ایسی تو کہا جائے گا
کہ ملت حق ہے اور اسی طرح معنی
حقیقت نہ ارب کے ہیں

مشترک آخر جاننا چاہیے کہ لیتین اور نہرب وصف
کی جاتی ہیں ساتھ حقیقت کی کہ تیرمین کہ ملت تھا و نہرب
اور نالہ نظر کرتا ہی وصف میں ایک ان دونوں کے پیش ہاں کہ حقیقت
اس واقع کی کہ موافق ہو اور اس کے توحی ہو اور نہرب نظر تو
ہے نہ دو یا ایک ظاہر و روشن اور دوسرے دقیق و تاریک
میں معلوم ہو کہ تو ظاہر و روشن تو یہ ہیں اگر کہ یہ ہو کہ حقیقت
مطابق وسط اس کے جس پر عقائد کیا ہے خارج میں شلو کیا جائے
کہ اللہ شکر کرتا ہو اور غصہ نہ تار اور ہر اور ہر میں اور یہ کہا جائے
کہ شکر جسمانی ہو نہ اولیٰ اور یہ یونین ہو اور جو مسئلہ ہو کہ
کہ اس میں حکم و جو بہ حرمت ہو مطابق وسط اس چیز کے کہ شکر عقائد
اور لار اعلیٰ میں شلو کہا جائے کہ نماز فرض ہو اور بیخ لاہ اعلیٰ کے
نازل مثالی اور مضمون اسکی تحمین اس شخص کے کہ تلبس ہو
اس کے اور اسکا ہونا مستلزم ہو انسان کی ترقی کی شکل ہار سے
اس کے دہن آسمین بیچ دنیا اور آخرت کے اور تکفیریت ظلمات کے
نہر سے کہ وہ بیئت ظلمات نہ حاصل ہوئی ہو مستغرق سے
احکام ہمیں ہیں جیسا مستلزم ہو زنجبیل کا گھنا اسخین بن کو
اور دور کرنے بر دوت کو انسان کو یہ نازل ہاں مطابق وسط
علم اسکے فرضیت کے اور جو مسئلہ کہ آسمین توحیت ہو یا خدی
مطابق وسط تو اعدا ملت کے جسے ناز کے پانچ وقت اور کوہ کو
وہ سو ورم اور برس بہر گزنا اور جو اس حیثیت کے کہ ثابت ہو
درمیان اصل اور درمیان اشباح کے وجود تشبیہی مدارک
لار اعلیٰ میں تو یہ وہ ہی اور جو یہ ہے اس اعتبار سے
پس جب ہو ملت ایسی تو کہا جائے گا
کہ ملت حق ہے اور اسی طرح معنی
حقیقت نہ ارب کے ہیں

الحکام مطابقة لما قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفسه بالامر ولما كان عليه القرون المشهورة
لما بالبرهان كانت المستقلة لان في ولا روية
لحقية جان كون محقق قد بقران تورث غالب
الظن بان النبي صلى الله عليه وسلم لو كان في المسئلة
لما نطق بغیر هذا القول وان يكون وجب الاستقراء
والاستنباط ظاهر الا يرب فيه المهيطة باساليب الكلام
ومقاصد الشارح في شرح الاحكام فهاهنا
حقية المذهب واما الدقيق الذي يبعث من بعد
فان يكون الحق علم جرح شمل امه من الامم بانها
مصطفية من عباد الله بانها ملة من الملل فيصير
خاد فالارادة الحق مستظهرة تدبره وولكن
لفيض مدد الغيب فقال فيه من اطاع الله العبد
فقد اطاع الله ومن عصاه فقد عصاه الله فصدق
الرحمة مقصودا في موافقة هذا للتدبير والسياسة
في مخالفة ومناقاة واذ كان كذلك صا لاحكام
الملة جميعا حقة والمنظور في وصفها بالحقيقة
حينئذ ظهر التدبير الالهي في هذا الشبه لا خيرا
ولكن المذهب بها يكون العناية المتوجبة
الى حفظ هذه حققة متوجبة بحسب معدلات
الى حفظ مذهب خاص بان يكون حفظه
المذهب يوقد هو القاطن بالذات عن الملة
او يكون شعرا هو في قطر من الافطار هو لقا
بين الحق والباطل فيحدث معقد وجو د شبيه
في الملاء الاعلى والسافل بان الملة هي هذا الملة

که ہوں اس کے احکام مطابق واسطی اس چیز کے کہ ہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس الامریہ اور مطابق ہوں واسطی اس
چیز کے اس پر ہونے قرون کی واسطی شہادت پر خیر کی اور اگر ہو
مسائلہ احسین یہ نص ہم ورنہ روایت تو اس کی حقیقت محتاج
قرائن کی جو مورت ہوں غالب طبع کے ساتھ اس طرح کی کہ اگر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیدین کو پیرن فرماتے اور یہ کہ وہ
اس کی استخراج کی اور متنباط کی ظاہر ہو ایسی کہ شک نہ کرے
وہ شخص کہ محیط ہو اس سبب کلام کا اور مقاصد شائع کا
بیچ شروع احکام کی پس یہ معنی ہیں حقیقت مذہب کے
اور وہ جو دقیق و باریک معنی ہیں کہ بعد میں معلوم ہو تین
وہ یہ ہیں کہ ہوا مد نے جانا کسی مہت کی چھوٹی ہوئی کو
لانا اور جمع کرنا اس طرح سی کہ الہام کرے کسی
برگزیدہ کو اپنی بندوں میں سی واسطی اقامت
کسی ملت کی کہ وہ برگزیدہ میں خادم ہو اور وہ
حق کا اور منصب ہو اس کی ظہور و تدبیر کا اور نشان ہو
اس کی فیض مدعی کا جس کو کہا جائی کہ جس نے اس کی اطاعت
کی اس نے اس کی اطاعت کی ورنہ اس کی نافرمانی کی اس نے
اس کی نافرمانی کی اور ہوا موقوف اس تدبیر کی
موافقت پر اور غضب اس کی مخالفت اور منافات پر
اور جب اس طرح ہو تو ہونگی احکام کے سبب سبب اور وقت مطلق
کہ جس میں منظوری تدبیر الہی ہی بیچ اس طرح قائم ہو کہ اس طرح
نہیے کہ اکثر اوقات غایت الہی متوجہ ہوتی ہے حفظ ملت کی وجہ
مسائلہ حفظ مذهب کی سطح کی کہ نگہبان کے ہر بن بن میں
تایم واسطی یہ دور نیکی ملت سے یا انکا شعائر و اطراف کسی
طرف میں فرق میان حق باطل کی تو قوت منعقد ہو ہو وجودی

وہی ہے کہ اس کی اطاعت کی ورنہ اس کی نافرمانی کی اس نے اس کی نافرمانی کی اور ہوا موقوف اس تدبیر کی موافقت پر اور غضب اس کی مخالفت اور منافات پر اور جب اس طرح ہو تو ہونگی احکام کے سبب سبب اور وقت مطلق کہ جس میں منظوری تدبیر الہی ہی بیچ اس طرح قائم ہو کہ اس طرح نہیے کہ اکثر اوقات غایت الہی متوجہ ہوتی ہے حفظ ملت کی وجہ مسائلہ حفظ مذهب کی سطح کی کہ نگہبان کے ہر بن بن میں تایم واسطی یہ دور نیکی ملت سے یا انکا شعائر و اطراف کسی طرف میں فرق میان حق باطل کی تو قوت منعقد ہو ہو وجودی

و یقتضی احکامها الکلیه بطلان الصلوات الخاصة فی کل مکان
فیصل المذهب حقا بهما المعنی ویكون مناط العقبة
هذا الوجود التشبیہی اما المعنی المحذوف عن الوجود
الراسخی فی العلم یعلمهم و اهل الاستنباط باستنباط
واما المعنی الدقیقی فلا یجوز منه الذی الذی الذی الذی
الکاشف عن اسم الله و القائل فی الذی الذی الذی الذی
فلان ان عدلی یوی صد - ما لا یقهر من ان ذی ذی ذی
لی ان فی المن ذهب المعنی ذی - ما لا یقهر من ان ذی ذی
فی هذه السمر الغامضین ذی و جلد ذی ذی ذی ذی
ان لو ان الذی ذهب یومنا هذا السمر الا علی سائر الذی ذهب
محسب الذی المعنی الذی وان کان بعضه ارجح منه
بحسب المعنی الاولی و شاهد ذی ان ذی الذی الذی الذی
ر بما یار که صاحب الکشف نوع احد الذی ذی ذی ذی
الذی ذهب علی سائر الذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی
فیها و یستقیم رؤیا ما لا یقهر من ان ذی ذی ذی ذی
باقا افعض علی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی
دخلت الکعبة الشرفیة و توجهت الی باطن ذی ذی ذی
فتجلی حقیقۃ الصراط المستقیم الذی بینها البیضاء
الله علیہ وسلم بان خط خطا و خط خطی خطا
الی آخر الذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی
النفوس بعض ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی
ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی
صراط مستقیم و لیس الصراط المستقیم اسما
خاصة بالزکیة و وجدته نوعا من التثبیت و التوسخ
فی الموافقة و الانقیاد و وجدت کان الذی ذی ذی ذی

اور مقتضی ہے بین اسکا احکام کلیہ ساتھ اس صورت
خاص کے انکے عارکین تو وہ مذہب حق ہوتا ہے اس معنی
اور ہوتا ہے مناط حقیقت یہ وجود تشبیہی و یکس معنی علی
و روشن وہ میں جسکو پہنچو ہیں اسخوں فی العلم انو علم اسو
اہل استنباط انو استنباط است و معنی قوی کو نہیں اکتفا
مگر ساتھ نور نبوی کے جو کاشف ہوا احکام تدبیر قاهر علی
ان اور یقین ہے جو ہم کہہ کہ یہ بعد کہا فی ذی ذی ذی ذی
ہو لی تو ہم کہہ ہیں کہ و کہا فی ذی ذی ذی ذی ذی
سرخامض ہر میر ہمیشہ میں اسین نور کیا کرتا تھا کہ کیا
سرخامض ہر یہاں تک کہ میں سے پاماجو بیان کہ حکما ہوں
اور جسکو شاہد ہوا کہ اس مذہب حق کے واسطی اس زمانہ
بن ترجیح جو سب مذہبوں پر موافق اس معنی قوی کے اگرچہ
بعض مذہب زیادہ ترجیح کہیں موافق پہلے جو کاشف شاہد
کیا کہ یہ دستہ جسکو اکثر صاحب دریافت کرتے ہیں اور اک
ایک فی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی ذی
تمثل ہو گا الہام اسین مضبوط ہو گا بانواب میں و کہا تو
اسی پر عمل کر نیکی لیکن حق صریح و وہی جو ہم کہہ کہ اسکو
مضبوط اور ہوں پیکر پر جو کاشف مشہد آخر میں کہہ نہ میں
و ظل ہوا اور متوجہ ہوا انو باطن کی طرف تو سہلی ہو محکو حقیقت
کی جسکو بیان کیا جی صلیم اس حرکت ایک سیدنا حکیمینا اور
و وارڈین اور خطوط کینے آخر حدیث تک قیہ اس حقیقت کو باہر
و سطر احوال نفوس کے بعض سکافرت کو کہہ او بعض
سوا میری مراد اس ہے کہ ہر طبقہ کی ہر طبقی اسکے واسطی
مستقیم ہے اور ہر صراط مستقیم نام کسی سطح منہرست ہے
اس معاملہ کیا ایک طرح کا بت رہنا اور سوجھنا اور انقیاد میں اور

و سطر احوال نفوس کے بعض سکافرت کو کہہ او بعض

الى النفوس قتيلا ما من الله لها قولا الا انعام الا
 ويكون اكلها للنفوس بعد ما عن الانعام ليس الوصول
 اليها بقسم كسب من النفوس ووجبات الصراط
 المنصوب على ظهر جهنم مثالا لهذا الحقيقة يلقية
 المهارى في الاكاف حذو الله هذا في عالم الاضن
 ووجبات لجوف الكعبة خصوصية بهن الصراط
 المستقيم ووجبات الاشياء على الدين والدين امثال هذا
 المعاني مناسبة لكن الله متقوية في عالم المحشر
 بتقويته في المعاني بصوره اوهل اسر وجود
 المنبر والمسجد النبوي والاسطوانة الخانة هذا
 ونسب قوله صلى الله عليه وسلم ابلين منبري وبني
 روضه من رياض الجنة **تحقيق** الافعال
 يفعلها الانسان بالارادة والاختيار لها اسباب
 توجب صدورها كالعزم على الفعل حتما فحين
 كن اعم مطاوعة الجوارح الى غير ذلك من الامور
 الخفية التي فلما يطاع العزم والارادة وكل ادرين
 تلك الامور له علة توجب مثلا وجود الشوق للنبوة
 من الاعتقاد الجازم والظن من نفس كذا في حاله
 كذا ايوجب العزم ولهذا السببا بصا على كذا لان
 وهلم جرحه ينهض الى الوجوب البات فهي موجبة
 بايجاد الله تعالى صادرة من ارادة العبد لكن
 ارادته ايضا واجبة لاسبابها كقوله اياها الله
 وجب لصوقها بجوهر النفس لصدورها بقصد
 منها ولا نشأ حقي من قواها بها ووجوب ان تتألم
 النفس او تنعم بما يحض القلب لها هذه الاوصاف

نفوس من اكثر نفوس استقر قبل محيية بين سبب لها
 اليه كسب اور قليل يتبين جبر تكتي الهام من بعيد
 نہیں ہے واصل اسکی طرف ممکن کسب سے نفوس
 کے اور میں نے پایا ہر لاکر جنم کی پشت پر نصب کر
 مثال اس حقیقت کے کہ والا ہے اللہ تعالیٰ نے جانی
 کے موافق اس کے جوڑا لایا ہے عالم النفس میں اور میں نے
 پائی جون کیمہ شریف کو خصوصیت اس صراط مستقیم سے
 اور معلوم کیں میں نے بہت چیزیں کہ انہیں اور ان جانی
 میں مناسبت ہے ایسا ہی تقوم عالم حشر میں ساق
 قائم کرنے ان معانی کے اگلی صورتوں سے اور یہ ہے
 وجود مشہور مسجد نبوی اور اسطوانہ خانہ کا اس جگہ اور
 اسکا سر جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر میں
 وحق روضہ من رياض الجنة تحقیق جو فعل انسان
 ہے اپنی ارادہ اور اختیار سے ان فعلوں کے واسطے سبب
 ہیں کہ موجب ہوتی ہیں انکی صدور کے جیسے عزم کسی
 فعل کا ضروری نفس سے ایک طرح کا ساتھ اظہار
 اعضا کے اور اسکی سوا بہت امور خفیہ جنکا کم احاطہ ہو
 ہے انکی خامض ہو نیکی سبب کیلین سے عزم ہو اور ہر امر
 ان امور میں سے جو جو اس کے واسطے ایک ایسی علت ہے کہ اس
 وجہ کرتی ہو مثلا ہونا شوق کا ایسا شوق کہ بڑی خیمہ ہو
 ہے اعتقاد جازم یا ظن سے ایسی نفس سے جسے حال میں
 کرتا ہے عزم اور ان اسباب کے واسطے بھی علتیں ہیں غیظ
 اور یہ جہاں تک چاہو نکالو چاہا وجہ تک کہ غیظ ہو
 وجوب قائل تک پس وہ موجود ہیں اللہ تعالیٰ کے
 سے صادر ہیں بلکہ ارادہ ہے لیکن اسکا ارادہ ہی واجب ہے

انک سببوں کے واسطے جو حقیقت ارادہ یا مشیروا انان واجب ہے اسکا حصول جو ہر نفس سے واجب ہے صدور کے قصد انہی اور صدور

ظاہر و باطن ہوا و یقیناً یہاں کا یہی ہونا چاہیے کہ ہاں یوں مسئلہ
 القیاس شہید بالمثال المطلق فیعتقد فی المطلق صورت
 المطلق و الذالک و یض مہام لک و یض مہام لک من تلك المطلق
 فیصعد اسباب السرور والام و بان یكون ارادة المطلق
 بالناس رحمة فی حقا و نعمة کل خلق فانی الدنیا
 اوفی الاخرة و کل احتمال من هذه الاحتمالات علی
 موجبة فلا یكون فی العیود الا واجب و کذا لک ظہور
 الشرائع واجب من المبدء اذا علم الخیر و مقتدا
 فی هذه الصورة فیكون وجود الاعتقاد الحیازم
 بحسبها فی النفوس الصالحة و غیر المتدلسة بادهل
 الشیطة و اجبا عند ظہور المعجزات و دلالة
 العقل الصالح علی صدق الخبر و تلقیها من حضرة
 الغیب و یكون الصراف الارادة و العزم الی
 الجبران علی حسب الاعتقاد الحیازم و اجبانی الکف
 النفوس فیظہر رحمة الله ببعث الرسل و امثال
 الذنب تنور النعم و لله الحی الباقی

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی تقریباً خارجیہ
 ساتھ اس طور کے کہ ہوشال کسی مقید و حالیکہ شیعہ
 ساتھ ہوشال مطلق کے تو مستعد ہوں مطلق میں صورت تنہم
 یا الم کے اور اس کا خادم ہوں وہ ملائکہ جو الہام کو جانتے ہیں
 اس درگاہ سے تو حاصل ہو اسباب سرور یا الہام کی یہ کہ جو
 ارادہ لوگوں سے خیر کا رحمت کی حکمتیں یا عذاب اور سزا
 یا دنیا میں ہو یا آخرت میں اور ہر احتمال کی واسطے اکی امتثال
 سے علل موجبہ ہیں پس نہیں آئے وجود میں کوئی چیز
 جو ہر اور اس طرح ظہور شریعت و اجبائے سب سے جب جائز
 ان خصوصاً اس صورت میں پس تاہم وجود اعتقاد حیازم کا اس کی
 نفوس صالحہ میں آلودہ ہوا ہوا یا مستور شریعت کی وہ وقت ظہور
 معجزات کے اور دلالت عقل کے صحیح اور صدق اس کے
 جسکی خبر دیتی اور تلقی اسکی درگاہ غیب کے اور ہو تاہم پھر ناراض
 اور غم کا طرف جاری ہو سکتا ہو مطلق اعتقاد حیازم کے واجب
 نفوس میں پس ظاہر ہوتی ہر اللہ کی رحمت ساتھ ہی ہر
 اور نازل کرنے کتاب و نوحہ اور تمام کرنے نعمت اور اللہ ہی کے
 واسطے ہے رحمت بالغتہ تمام شریعتیں و احکام

خاتمہ الطبع

الحمد للہ الذی جعل اہل العلوم اشرف الاشخاص خصوصاً اہل العلوم شرعیۃ و المعاد و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء
 محمد بن المصطفیٰ و علی الہدیۃ و اصحابہ المقدمین علی هذا الکتاب المستطاب المسیم فیوض الحرمین و قد وقع
 الفراغ من انتہائہ فی اشہر الحرم الحرام و ثلثہ ثمانیۃ و ثلثاتہ بعد الالف من ہجرة البنی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 بعد حدود صلوۃ کے عرض کرتا ہے بندہ سید ظہیر الدین عرف سید احمد شیر مولوی سید ناصر الدین صاحب نوہ ہند
 شاہ فریح الدین صاحب حدیث و ہدوی رحمت اللہ علیہ کہ جب ہم حضرت مولانا اسحاق صاحب محدث دہلوی بیت اللہ
 شریف ہجرت فرما گئے اور مولوی محمد مخصوص لہد صاحب خلف مولانا شاہ فریح الدین صاحب کا انتقال ہو گیا مدینہ گئے
 جدا مجد حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ کا تہنیت چالیس سال سی غیر آباد رہا ہے اگرچہ اولاد مولانا

یہ کتاب اور بیست سالہ تصنیف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی تالیف ہے جس کی تالیف مولانا شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی نے کیا ہے۔

مولانا رفیع الدین صاحب تالیف ہے جو دارالحدیث حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے شاگرد ہیں۔ مولانا صاحب دہلوی نے مولانا شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی سے یہ کتاب لکھوائی ہے۔ مولانا صاحب دہلوی نے مولانا شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی سے یہ کتاب لکھوائی ہے۔ مولانا صاحب دہلوی نے مولانا شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی سے یہ کتاب لکھوائی ہے۔

مولانا صاحب دہلوی نے مولانا شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی سے یہ کتاب لکھوائی ہے۔

فہرست کتب مولانا شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی

